DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222141
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٫٤٣٩٣٣ Accession No. ٢٩٨٩

Author محمد احمد حسین ا - ح

Title حورِ کلکتہ

This book should be returned on or before the date last marked below.

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب
فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے
حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت کبھی بار
سامنے ہیں اور بعض کتب ناول مرغوب دل اردو
کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر د

نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اردو	
حسینہ	۸/
عیاروں کا عیار -	عہ/
مارگریٹ	عہ/ ۳
وقائع نادری -	۱۲/
عشق نصیب -	عہ/
لال کپتان	۱۲/
تماشا د...	عہ/ ۳
ہم خرما و ہم ثواب -	۱۲/
نئی نویلی	۸/
فرمان خانم -	۴/
حلوائی کی بلا بندر کے سر	۴/
فریب فرنگ -	۱۰/
طلسم تاریخ	۱۲/
روح زلیخا -	۱۲/
نور ...	[illegible]
ملک العزیز ورجنا -	[illegible]
غلط فہمی -	عہ/
جوالا	عہ/ ۳

بی-اے ...
معشوقہ فرنگ - مؤلفہ بابو
جوالا

...ed 1978

باب دوازدہم

ہم ہین چاہ رہین کہ دل ایک اور طالب ہو حسین
کس حسین سے منھ چرائین کس حسین کی سنی کہین

"حسنا کا جلسہ"

حسنا کے جلسے کی تاریخ آپہونچی ۔ اور والدہ نے جواب کے لیے چو مہلت دی تھی وہ بھی پوری ہوگئی ۔ صبح کو اُٹھ کر مین نے اُن کی خدمت عریضہ بھیجدیا ۔

جناب امی جان صاحبہ مدظلہا ۔ آداب بجا لاتا ہون ۔
آپ کے حکمون کی تعمیل میرا فرض اور اطاعت فرزندی کا مقتضا ہے ... سے کسی حال مین باہر نہین ہون ۔ صرف اسقدر گذارش ہے ۔ البتہ ... کہ سرانجام مین عجلت نہ کیجائے یقین وقت میری رائے پوچھ ... دیا جائے ۔

خط بھیجے ہوے پانچ منٹ نہ گذرے ہونگے کہ سنبل نے کہا ۔ چاء ٹھنڈی ہو رہی ہے سرکار یاد فرماتی ہین ۔

مین کسی قدر اضطراب کی حالت مین والدہ کے پاس گیا ۔ اُنھون نے میرے سلام کے جواب مین مجھے گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگین ... تمھارا خط دیکھا مین بہت خوش ہوئی ۔ مجھکو تمھارے سے بیٹے سے ایسی ہی سعادتمندی کی توقع تھی ۔ تم نے میری بڑی پریشانی دفع کردی ۔

مین ۔ (ذرا سکوت کے بعد) ایک بات اور آپ کے گوش گذار کردینی

ضرور ہی ہے۔

والدہ۔ وہ کیا۔ خیر تو ہی۔

بیٹا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اُس روز خالہ امان نے ملقیس کی نسبت قیصر مرزا کے ساتھ تجویز کی تھی اور آپ نے میری راے دریافت فرمائی تھی۔ اُس وقت تو مین بجز اس کے اور کچھ عرض نہ کر سکا کہ قیصر مرزا سلیم الطبع لایق اور نہایت نیک آدمی ہین اور یہ مین نے غلط نہین کہا۔ وہ ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ہین۔ لیکن اس طرف جو اُن سے کچھ میری پھر دو ہی ایک ملاقاتون سے بے تکلفی ہو گئی۔ تو اُن کا ایک راز مجھ پر ظاہر ہو گیا۔ اور اب میرے نزدیک ملقیس کی نسبت اُنکے ساتھ ہرگز ہرگز نہونی چاہیے۔

والدہ۔ کیا۔ کیا۔ مجھ سے تو کہو۔

بیٹا۔ ملقیس کی آیندہ راحت کا واسطہ نہ ہوتا تو مین ایک دوست کی پردہ دری کا مرتکب نہ ہوتا۔ چونکہ قیصر مرزا کی یہ نسبت ملقیس [illegible] ضروری ہے۔ اس لیے گذارش کرتا ہون۔ اصل یہ ہے کہ قیصر مرزا ایک عورت پر فریفتہ ہین۔ بلکہ میرا گمان تو یہ بھی ہے کہ شاید اُنھون نے پوشیدہ طور پر عقد بھی کر لیا ہے۔

والدہ۔ یہ تمھارا گمان ہی گمان ہے یا تم نے کسی سے ایسا سنا بھی۔

بیٹا۔ عقد کی نسبت البتہ صرف میرا گمان ہے۔ قیصر مرزا نے [illegible] صداقت اقرار یا انکار نہین کیا۔ لیکن فریفتگی کا حال تو مین نے اُنھین کی زبان سے سنا۔

والدہ۔ کچھ تمھین معلوم ہے کہ وہ عورت کون ہے۔ کوئی چھوٹی ذات تو نہین ہے۔

بیٹا۔ عورت کا حال مجھکو مطلق معلوم نہین۔ مگر یقین سے کہتا ہون کہ کوئی شریف زادی [illegible] ہے۔

والدہ۔ [illegible] سے [illegible] اُن کے کان مین ڈال دونگی۔ اس

[illegible]ت کا ذکر اب بیشک مناسب نہین ہی -
[میں] - تو اب مین جاتا ہون -
[و]الدہ - شوق سے سدھارو - کیا کہین باہر جانا ہی -
[میں] - جی ہان - قیصر مرزا کے ہان جاؤن گا - اُن کے ایک دوست
نے میری دعوت کی ہی - شب کو جلسہ ہی - مجھے بہت اصرار سے
بلایا ہی - رات کو شاید واپس نہ آسکونگا -
اپنی اس دروغ گوئی پر مین دل مین بہت ہی پشیمان ہوا -
[اگر سب] آدمی پہلے پہل سچ کہدیا کرین - تو جھوٹ بولنے کی حاجت
بہت کم ہوا کرے - جہان ایک بار بولا - پھر سلسلہ وار زیادہ کے لیئے
بولنا پڑتا ہی -
والدہ - اچھا جاؤ - مگر رات بھر جاگتے نہ رہنا - تمھاری طبیعت
نا[ساز] ہی -
[میں] - [آج] تمام رات تو شاید جاگنا نہ پڑے - اور جلسہ شب بھر رہا تو مین
[بھی] جاگ رہا ہونگا -
وا[لد]ہ - کیا دن کو کھانا قیصر کے ہان ہوگا -
[میں] - جی ہان - (سنبل کو پکار کر) جا - میر صاحب سے انگریزی کتابین
مانگ لا - جو کل آئی ہین -
سنبل - (لاکر) کتابین حاضر ہین -
والدہ - قیصر کے گھر پہونچکر تم سیدھے دُلھن کے پاس جانا - دیکھو
خبردار - اُس روز تمنے بڑی غلطی کی تھی -
مین - دوسری دفعہ تو مین ہو آیا تھا - اب آداب بجا لاتا ہون -
خالہ اماں کی طرف سے چلا جاؤنگا -
والدہ - (مجھپر کچھ [پڑھ] کر کے) جاؤ خدا کے سپرد کیا -
مین - (خالہ کے محل مین پہونچکر) لطفن - کہان ہو - لو یہ بھی اپنی
کتابین - بی گمانی خانم - خالہ اماں کہان ہین -

گمانی خانم ۔ ابھی وظیفہ پڑھ رہی ہین ۔ حضور تشریف رکھین ۔ مین
بیگم کو بلائے لاتی ہون ۔
بلقیس ۔ (آکر) بندگی عرض ہے ۔ کتابین آگئین ۔ اہاہا ۔ کیا منی منی
ہین ۔ اور جلدین کیسی خوبصورت بندھی ہین ۔ تشریف رکھیے ۔ آپ تو
اسوقت جیسے کہین جا رہے ہین ۔
مین ۔ ہان ۔ مجھے ایک ضروری کام سے باہر جانا ہے ۔ ورنہ بیٹھتا ۔
آج میری ایک جگہ دعوت ہے ۔
بلقیس ۔ (مسکرا کر) تو بسم اللہ تشریف لیجائیے ۔ ایسا نہو ۔ ۔ ۔ ۔
مین ۔ اس مسکراہٹ کی تہ مین کوئی بات ہے ۔ اور تم "ایسا نہو"
کہکر زبان کیون دبا گئین ۔
بلقیس ۔ تو کیا مسکرانا کچھ برا ہے ۔ مثل مشہور ہے ۔ ہنستے گھر بستے ہین ۔
"ایسا نہو" مین نے صرف اس خیال سے کہا تھا کہ کچھ حرج نہ ہو ۔
کہین ایسا نہ ہو کہ آپ دیر کو پہونچین ۔ تو پھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
مین ۔ (ہنسکر) یہ دوسری ہوئی ۔ تو پھر کیا ہو ۔
بلقیس ۔ اوئی ۔ مین کیا جانون کیا ہو ۔ کچھ مین آپکے ساتھ تو
وہان ہونگی نہین ۔
مین ۔ کہان ۔
بلقیس ۔ جہان کی آپ کو لگی ہے ۔ (پھر مسکرا کر) وہی دعوت کی
جگہ ۔ ہان تو کب آئیے گا ۔ کہیے صبح کو ۔ وہ دعوت ہی کیا ۔ جو رات بھر
کی نہو ۔
مین ۔ ہے تو ایسی ہی دعوت ۔ طبیعت لگی ہے ۔ واقعی مین صبح کو آؤنگا ۔
بلقیس ۔ مین تو چتونون سے پہچان گئی تھی ۔ خیر تشریف لیجائیے ۔
بلقیس کے پاس سے آکر مین اس کے تبسم اور ان دو چٹکلون
کو جنسے اس نے میرے دل مین دو چٹکیان لی تھین ۔ یاد کر کے
ہنستا رہا ۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اس نے مجھے کہین اٹکا ہوا سمجھ لیا ہے ۔

تو میرے دل کو اوہام میں مبتلا کرنے کی یہ کافی وجہ تھی ۔ مگر اس سے جو قول ہارا تھا وہ آئندہ کے واسطے تھا ۔ اس توجیہ نے مجھے کسی قدر تسکین دی ۔ اور میں نے یہ ارادہ مضبوط کر لیا ۔ کہ جلسے کے بعد معمولاً شام کو بلقیس کی نظروں سے کبھی نہ ہٹوں گا ۔ پھر تو آئندہ کا گمان جو فی الواقع صحیح تھا اور جس پر اس کی طنز آمیز مسکراہٹ میرے سینے میں تنبیہ کے کوڑے کا کام کر رہی تھی ۔ زائل ہو جائیگا ۔

اس غور و فکر کے بعد میں نے گاڑی تیار کرائی اور قیصر کے مکان پر پہونچکر پہلے ماموں (دلدار مرزا صاحب) کے پاس گیا ۔ وہ کچھ علیل رہتے تھے ۔ مجھے دیکھ کے خوش ہوے اور بولے ۔ محل ہی میں چلے جاؤ قیصر وہیں ہیں ۔

قیصر مرزا اپنی والدہ سے باتیں کر رہے تھے ۔ مجھے آتے دیکھ کر جھپٹ کر میرے گلے سے لپٹ گئے ۔

ممانی ۔ (میرے سلام اور مزاج پرسی کے جواب میں) بیٹا تمہارا پھیرا نہایت مبارک ہے ۔ جس دن سے تم اس گھر میں پھر آنے جانے لگے ہو میری طبیعت خودبخود سنبھلتی جاتی ہے ۔ دمہ گویا بالکل جاتا رہا ۔ ضعف میں بھی بہت کمی ہے ۔ غذا اگرچہ روز دو وقت نہیں ہوتی ۔ لیکن ایک دن بیچ دیکر دونوں وقتوں میں تھوڑا بہت کھا لیتی ہوں ۔ کہو تمہارے ہاں سب اچھے ہیں ۔

میں ۔ جی ہاں ۔ الحمد للہ سب خیریت ہے ۔ خدا کرے آپ جلد تندرست ہو جائیں ۔ امی جان اور خالہ اماں کو آپ کا سخت انتظار ہے ۔

ممانی ۔ میں آپ کہہ رہی ہوں کس دن مہینا پورا ہو ۔ جو میں شہر جاؤں ۔ باجی کا گھر کیسا ہے ۔

میں ۔ بہت بڑا مکان ہے ۔ کئی کمرے خالی پڑے ہیں ۔

قیصر ۔ بس امی زیادہ باتیں نہ کیجیے ۔ نہیں تو خدا نخواستہ پھر دم

پڑھنے لگے گا۔ حکیم صاحب نے اسی کا پرہیز زیادہ بتایا ہے۔ آؤ منے باہر چلیں۔ اچھا ہوا۔ میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ نہیں تو تمکو تنہا کھلاتے میرا دل دُکھتا۔ رات کو میں نے عزہ کیا تھا۔ غضب کی بھوک لگی ہے۔ (باہر آتے ہوے) کھانا کھالیں۔ تو باتیں ہون گی۔ معاملہ سب چولوں ٹھیک نظر آتا ہے۔ کہو تمپر کیا گذری۔

میں۔ بہت لمبا چوڑا قصہ ہے کھانا کھانے کے بعد کہونگا۔ تمھارے یہ مرزا صاحب تو گرگ باران دیدہ نکلے۔ جو جو انھوں نے کہا تھا۔ قریب قریب وہی پیش آیا۔

قیصر۔ حقیقت میں عجب شخص ہیں۔ میری نظر سے تو ایسا آدمی اتبک نہیں گذرا۔

ہم دونوں کو ایک دوسرے کی کارگزاری سننے کی وہ بیصبری تھی کہ دسترخوان ابھی خالی نہیں ہونے پایا کہ قیصر اُٹھ کھڑے ہوے اور مجھے بھی اُٹھنا پڑا۔

قیصر۔ (تخلیے میں پہونچکر) پہلے تم کہوگے کہ میں شروع کردوں۔

میں۔ تم کہو۔

قیصر۔ دیکھو بھئی۔ کوئی بات مزاج کے خلاف ہو تو بُرا نہ ماننا۔

میں۔ استغفراللہ۔ تم کیا کہتے ہو۔ ارمان یہ تو میری ہی نجات کی کوشش ہے۔ اور ساری بناوٹ تو ہو ہی رہی ہے۔ میں تو اصلیت کا بھی بُرا نہ مانتا۔

قیصر۔ مرزا صاحب نے مجھ سے حسنا کے ساتھ اظہار محبت کی فرمایش کی تھی۔ وہان معاملہ برعکس ہوا۔ اس کی مجھے نوبت ہی نہ آنے پائی۔

میں۔ کیا۔ کیا۔ میں نہیں سمجھا۔

قیصر۔ جبتک پوری کیفیت نہ سنوگے معاملہ سمجھ میں نہ آئے گا پرسوں جب میں تمھارے ساتھ حسنا کے ہان گیا تھا۔ ابتدا ہو چکی

نھی۔ تم نھی کی جانب مخاطب ہوئے۔ تو بی حسنا میری طرف مُڑیں۔ میں سمجھا کہ جلسے کی باتیں کریں گی۔ مگر اُنھوں نے تو خلاف توقع مجھ سے یہ سوال کیا۔ "کیا آپ تنہا دم بھر کے لیے میرے غریب خانے پر تشریف لا سکتے ہیں۔" میں یہ سنکر چونک ہی تو پڑا لیکن فوراً سنجیدگی سے میں نے جواب دیا کہ "دن کو تو میرا آنا کسی طرح ہو نہیں سکتا۔" حسنا کہنے لگیں کہ "رات کو تو نواب یہاں ہوتے ہیں۔ اُنکے سامنے آپ کا میرے گھر آنا مناسب نہیں۔" میں چپ ہو گیا تو وہ ذرا سوچکر بولیں کہ "اچھا آپ کل شب کو ضرور آئیے۔ نواب آئیں گے تو میں آپکو دوسرے والے کمرے میں چھپا دوں گی۔" میں نے قبول کیا لیکن خواجہ صاحب کی طرف سے خطرہ ظاہر کیا۔ حسنا نے جواب دیا کہ خواجہ صاحب گھر کے آدمی ہیں۔ ان کی جانب سے اطمینان رکھیے وہ روز ایسے ایسے رنگ دیکھتے رہتے ہیں۔ میں نے اقرار تو کیا مگر اتنا ان سے پوچھا کہ آپ مجھے تنہا کیوں بلاتی ہیں۔ وہ بولیں کہ بلانے کی غرض جب کل رات کو آئیے گا کھل جائے گی۔ یہ تو پرسوں کا واقعہ تھا۔ کل کا حال سنو۔

میں۔ ذرا ٹھہرو تو۔ یہ باتیں کس وقت ہوئیں۔ میں بھی تو قریب بیٹھا تھا۔

قیصر۔ یہی تو مجھے حیرت ہے کہ تم نے ذری بھی سن گن نہ پائی۔ خیر اب کل کی واردات سنو۔ میں تمھیں جانے کی ممانعت کرکے کوئی ساڑھے سات بجے شام کے وقت وہاں پہونچا۔ خواجہ صاحب زینے سے سڑک پر آ رہے تھے۔ (شاید تمام دن وہیں رہتے ہیں) وہ میرے تنہا آنے پر ذرا بھی متعجب نہ ہوئے۔ اس لیے میں جان گیا کہ یہ بھی سازش میں شریک ہیں۔ میں نے بلایا۔ مگر وہ ایک ضرورت کا عذر اور جلد واپسی کا وعدہ کرکے چلے گئے۔ اوپر گیا۔ تو بڑے ہی دروازے پر کھڑی تھیں۔ وہ نہایت آؤ بھگت سے پیش آئیں اور دیکھو ان لوگوں کی چالاکی یہ تھی کہ تم کو پوچھا بھی نہیں —

"بی حسنا سہ منزلے پر تھین وہان پہونچ کے مین نے اُنھین خوب ہی ٹھاٹھ سے دیکھا۔ وہ مجھے دروازے پر کھڑے دیکھکر ہاتھ پکڑے ہوے کمرے کے اندر لے گئین۔ مین قصداً حیران بنگیا۔ تو حسنا ہنسکر بولین "آہ آپ تو ایسے بھولے چلے ہو رہے ہین جسطرح کوئی بچا اجنبی گھر مین جانے سے پریشان ہونے لگتا ہے" مین نے جواب دیا کہ "پہلے آپ اس انوکھی والہی کی وجہ بتائیے۔ پھر مین اور کوئی بات چیت کرون گا۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے"۔

"حسنا۔ آپ تو جان بوجھ کے بھولے بنے جاتے ہین۔ دل سے پوچھیے وہ کیا کہہ رہا ہے"

"مین۔ میرا دل تو یہ کہہ رہا ہے کہ مین اپنی بھابھی کے پاس آیا ہون مگر بھائی کی چوری سے آیا ہون۔ چوری پکڑی گئی تو اُن کو شکایت اور مجھکو ندامت کا موقع مل سکتا ہے"

"حسنا۔ کہین خدا کے لیے ہنسی ہنسی مین کچھ منھ سے اُگل نہ بیٹھنا۔ اُڑی اُڑی طاق پر بیٹھے۔ سُنین گے تو نواب میرے خون کے پیاسے ہو جائین گے۔ آپ دونون ٹھہرے بھائی بھائی۔ لڑینگے اور جا بنینگے مین بیچ مین یون پس جاؤن گی جیسے چکی کے دو پاٹون مین دانہ"

"مین نے پھر کہا کہ آج تو تم معمّون مین باتین کر رہی ہو۔ صاف صاف کیون نہین کہہ دیتین۔ حسنا نے کہا کہ "عورت کی زبان سے آپ وہ بات کہلانی چاہتے ہین جسے چھپانے کی وہ ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔ خیر۔ سنیے کہ پہلے ہی دن دیکھ کر آپ پر میری طبیعت آ گئی ہے۔ آپ مجھکو اپنی لونڈی سمجھیے" مین نے عمداً سکوت کیا اور سوچنے لگا کہ اس موقع پر جو خلاف امید ہاتھ آگیا ہے۔ چوکنا نہ چاہیے مگر صاف انکار یا اقرار بھی مناسب نہین۔ انکار مین معاملہ اسی حد تک پہونچ کے رہجائیگا۔ اقرار پر ایفاے وعدہ سے پہلو تہی مشکل ہوگی حسنا نے مجھکو خاموش دیکھکر جانا کہ مین نے اس درخواست کا بُرا مانا۔

بولی کہ ”اجی حضرت کچھ مُنھ سے بولیے سر سے کھیلیے - آپ آزردہ تو نہین ہو گئے -“

جو یہ دل چاہتا ہی کرتا ہے
قابو اس ناسمجھ پہ کس کا ہے

آتا ہی تو آندھی سا اور ٹوٹتا ہی تو کچے دھاگے کی طرح - میرا کچھ قصور نہین - اسی بدنصیب دل نے مجھ سے یہ کچھ کہلایا ہی“ مین نے جواب دیا کہ مین تمھاری اس قدردانی کا شکرگذار ہون - تمنے بڑی مہربانی کی جو مجھ کو اس قابل سمجھا - مگر کیا تم اُن دقتون سے بھی واقف ہو جو میری تمھاری راہ و رسم مین پیش آئین گی - پہلی دشواری تو یہ ہی کہ بھائی صاحب تمھارا پنڈ نہ چھوڑین گے - ایک میان مین دو تلوارین کیسے رہ سکتی ہین - مجھے کیونکر گوارا ہوگا کہ میرے ساتھ تعلق کر کے تم اُن سے بھی ملتی رہو - اگر تم اُنھین میری چھاؤن دیے بغیر القط کرسکتی ہو تو مین بسروچشم حاضر ہون - دوسری بات یہ ہی کہ خواجہ صاحب بھی میری آنکھون مین کھٹکتے ہین - جب تمھارا میرا اور طرح کا واسطہ ہو جائے گا تب اور زیادہ کھٹکین گے“ حسنا نے بہت توجہ سے میری اس تقریر کو سنکر جواب دیا کہ ”تمھارے بھائی سے اتنے دن ہو گئے ہین میرا دل نہ ملنا تھا نہ ملا - پر نہ ملا - امان اور خواجہ صاحب کے بہت کہنے سننے سے اور زیادہ تر روپے پیسے کے خیال سے مین نے اُن سے راہ و رسم پیدا کی تھی - مگر آخر کب تک - عمر بھر تو انسان اپنے جی کو مار مار کے نہین رکھ سکتا - اب میری طبیعت اُن سے پھرتی جاتی ہی - تم کہو تو مین اُنھین آج جواب دیدون - تمھاری بات اور ہی - مین تم سے تنخواہ ونخواہ کچھ نہین مانگتی“ اسپر مین نے ہنسکر کہا کہ تنخواہ نہ لوگی تو چلیگی کیونکر - کلکتے کا خرچ ایک تو یونہی زیادہ ہی - اسپر تم لوگون کی شاہ خرچی - اِس کے جواب مین حسنا بولی کہ تمھین ان جھگڑون سے کیا واسطہ - خدا مالک ہی - ابھی تو

اُسکا دیا ہوا اتنا موجود ہو کہ بہت دنون تک باہر کی آمدنی نہو تب بھی آرام و آسایش سے بسر ہوسکتی ہو" مین نے کہا "کہ مین ذرا غور کرلون تب اپنا آخری جواب جلسے کے بعد دون گا"۔ معاملے کی بات چیت ہونے کے بعد تمھارا ذکر نکلا تو مین نے تمھاری بدمزاجیون کی شکایت شروع کردی - اور حسنا پر بالکل ثابت کردیا کہ میرے تمھارے داون مین صفائی نہین ہو - حسنا کو یہ شہ جو ملی تو اُسنے بھی شکایتون کا دفتر کھولدیا - اور تمھین شکی - وہمی - مغرور - بدمزاج اور خدا جانے کیا کیا کچھ بنا کر رکھدیا - ان باتون مین رات زیادہ آگئی مین اُٹھتا ہی تھا کہ خواجہ صاحب بڑی بی کے ساتھ تشریف لائے بڑی بی نے حسنا سے مخاطب ہوکر کہا کہ ہمارے قیصر مرزا صاحب ("ہمارے" کے لفظ پر غور کرنا) کی شکل سے ریاست و امارت ظاہر ہوتی ہو - اور مزاج کیسا دھیما ہو - یہ نہین کہ ہر وقت مورچے باندھے لڑائی پر تیار - خواجہ صاحب نے بھی اِس راے سے اتفاق کیا - حسنا نے بڑی بی اور خواجہ صاحب سے میری گفتگو کو بیان کیا - بڑی بی تو چپ رہین - مگر خواجہ صاحب بولے کہ قیصر مرزا صاحب واجبی بات کہتے ہین - مین بھی کہتا ہون کہ اب سنے صاحب کو کرو القط - اُن سے اور کچھ ملنے ملانے کی امید نہین ہو - ذرا سیانے ہوگئے ہین - قرضہ ادا کرکے تائب ہونیوالے ہین - اُس روز مجھ سے قرضے کا حساب مانگتے تھے - حسنا نے کہا کہ چلتے چلاتے تو کچھ اور اینٹھون گی - بھاگتے بھوت کی لنگوٹی بھلی - اِس کے بعد دھتا بتاؤن گی - خواجہ صاحب بولے کہ دیکھ لینا اب کچھ نہ ملیگا - چڑھی ہوئی تنخواہ بھی ملجائے تو غنیمت جانو اسپر بڑی بی کہنے لگین کہ تنخواہ تو مین اُن سے کھڑے کھڑے لیلونگی اور کچھ ملا تو ملا نہ ملا تو نہ ملا - میری لڑکی جسمین خوش ہو - مین بھی اُسی مین خوش ہون - بڑی بی چپ ہوئین تو مین نے جانے کی

اجازت مانگی - حسنا اور بڑی بی دونوں مجھے روکتی رہیں - مگر میں چلا آیا - تم آج جلسے میں ذری چوکنے رہنا - کچھ تعجب نہیں کہ ذہن کوئی اشغلا تمھارے مشتعل کرنے کے لیے اٹھایا جائے - مگر دیکھو بھلائی غصہ نہ کر بیٹھنا - ورنہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا -

قیصر مرزا کی یہ گفتگو سنکر مجھپر ان بیسواؤں کی چالوں کا سارا پردہ کھلگیا - گو افسوس ہو کہ بہت دیر کو کھلا - اور خواجہ صاحب کے متعلق جو جو اشتباہات اب تک میرے دل مین آتے رہے تھے وہ درست نظر آنے لگے - مین نے قیصر سے صلاح پوچھی تو انھون نے کہا کہ مرزا صاحب غالبًا آتے ہونگے - ان سے دریافت کرکے کوئی راے قایم کیجائے گی - مگر تم یہ تو کہو کہ حسنا کو چھوڑ دینے کی تم اپنے مین طاقت پاتے ہو - مین نے بلا تذبذب ان کو جواب دیا کہ بیشک حسنا سے میرا دل ہٹ گیا ہو کیونکہ میرے سر مین سودا اور میرے دل مین اب خیال ہی اور ہو -

قیصر - شکر ہو کہ اس خطرناک طرز زندگی سے تمھارا دل خود بخود متنفر ہو گیا - مجھکو کل حسنا کے ہان جاکر یقین ہوا کہ یہ فرقے کا فرقہ تمام نہایت خصلتوں سے معرا اور معلم الملکوت کا شاگرد رشید ہو - جب حسنا کھل کھیلی - شرم کو دھو کے پی گئی اور آنسے بلا تکلیف مجھ سے راہ و رسم کی خواہش ظاہر کی - تو مین اپنے دل مین کٹ گیا - اور واللہ کہتا ہوں - میرا تمام بدن پسینے سے یون تر ہو گیا جیسے مینھ کے پانی سے زمین - ہان - حقیقت مین ان لوگون کی صحبت نہایت نجس اور ناپاک ہو - خدا ہر شریف کو ان کی زد سے دور رکھے -

قیصر - خیر - اب تم کہو کہ تم نے کیا کیا -

مین نے اس کے جواب مین والد کے پاس خط بھیجدیا - اور قیصر کے عشق کا حال ان سے کہدینا - اور امتحان کی کیفیت بیان کی -

قیصر - سب کارروائی کانٹے کی تلی ہوئی ہو - کامیابی خدا کے اختیار مین ہو -

ابھی یہ فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ مرزا سہیل صاحب (یاد ش بخیر) کوٹھی کے صحن مین دکھائی دیے - قیصر انھین اسی کمرے مین لائے اور اُن کے سامنے پھر تمام قصے کا اعادہ کیا گیا - مرزا صاحب نے حسنا کی بیوفائی کی داستان سُنکر فرمایا کہ "خیر - ابتدا انھین بی صاحبہ کی طرف سے ہوئی - منے صاحب آپ بیمروتی کے الزام سے بچ گئے - اب اس معاملے کو ختم ہی کر دینا چاہیے - سب مواد تیار ہی تاکہ نسبتون کی اکھاڑ پچھاڑ اور اُن مین کتر بیونت کی تدبیرین اطمینان سے سوچی جا سکین - دل ایک - دماغ ایک - دو جھگڑون مین بٹ کے پوری قوت سے کام نہ دے سکیگا حسنا کے ہان کا جلسہ آج ہی ہونا ہی نہ - جی ہان -

مرزا صاحب - آپ دونون صاحب ایک ساتھ تشریف لیجائیے کوئی حرج نہین ہو - اگر قیصر مرزا صاحب کے خیال کے مطابق آجکل مین بی حسنا آپ سے بڑی فرمایش کرین - تو انکار نہ کیجیے گا مگر اسقدر اقرار بھی نہ معلوم ہو - ادھر وہ قیصر مرزا صاحب کو جال مین پھانسنے کے لیے دانہ ڈالین گی - مگر یہ وحشت دکھا کے اُڑ جانے کے لیے پر نہ تولین بلکہ آرسے بلے مین رکھین - کچھ دن یون ٹلین گے - مگر جلسے کے بعد سے آپ کو ضرور رفتہ رفتہ مین بتدریج کمی کرنی چاہیے - جب تنخواہ کا تقاضا ہو - تب بھی جواب صاف نہ دیا جائے - "بہت اچھا" "ان شاء اللہ کل" - کا سلسلہ جاری رہے - آپ کی بیرخی دیکھکر بڑی بی ضرور قیصر مرزا صاحب کی طرف جھکین گی - اور گو ابھی تنخواہ دینے سے انکار کرتی ہین مگر دیکھیے گا کہ اس وقت نوکر رکھنے کی درخواست ہوگی - یہ فوراً انکار کر دین - یقین ہو کہ مقصود اصلی حاصل ہو جائیگا - رہگیا خواجہ صاحب کا معاملہ -

اس کی مین نے خفیہ تحقیقات کرلی ہو - خواجہ صاحب اور حسنا مین پوری گٹھول ہو - اچی آشنائی سمجھیے - جو روپیہ وہ اپنے احباب کو قرض دلا دیتے ہین - وہ بڑی بی کا ہوتا ہو - بابو ایشان چندر گھوش اس عجیب وغریب "کوٹھی" کے اٹرنی ہین - آپ کو سب روپیہ بڑی بی کے پاس سے لیکر دیا گیا - جو ہیتھ پھیر سے پھر بڑی بی کے بنک مین پہونچگیا - سود کا نفع کھاتے مین رہا - حسنا جس رئیس کی نوکر تھین - اُس نے خواجہ صاحب کے تعلق کی سن گن پاکر ان بی صاحبہ کا سارا زیور چھین لیا اور اپنی ریاست سے راتون رات نکلوا دیا - یہ غلط بیان کیا جاتا ہو کہ رئیس گھر مین ڈالنا چاہتا تھا اس لیے نوکری چھوڑ دی - حسنا کا حال اور رنڈیون سے خوب معلوم ہو سکتا ہو - مگر گوشت خر دندان سگ - کون فضول درد سر مول لے - آپ سے صرف اسی قدر درخواست ہو کہ آپ حسنا کی جانب سے اپنا دل سخت کیے رہین - ایسی چھچوری عورت سے ملنا ہی کیا - جو عزت والون سے تنے اور بے عزت کے آگے منھ کے بھل گرے - (قیصر سے) دیکھیے تو سہی - بھلا کہان نواب ہمایون مرزا - اور کہان یہ خواجہ احمد جان - چہ نسبت خاک را با عالم پاک

میں - میرے دل کو یکسوئی حاصل ہو - اس لیے کہ اب اس مین ایک سے زیادہ کی گنجایش بھی نہین -

مرزا صاحب - الحمد للہ - خدا ایسا ہی رکھے - خواجہ صاحب کے ذریعے سے جو روپیہ آیا تھا - اُسکا حساب اُنھون نے دیا ؟

مین - ابھی تو نہین - کہیے تو آج جلسے مین اُنھین یاد دلاؤن -

مرزا صاحب - ضرور - اس کی ادائی کی آپ نے کیا فکر کی ہو -

مین - (پاکٹ بک سے چک نکال کر) ۳۵ ہزار تو یہ موجود ہین -

مرزا صاحب - حساب لیکر اس معاملہ کو بھی ختم ہی کر دیجیے

جب تک قرضہ باقی رہیگا - مجھ کو آپ کی طرف سے اندیشہ ہو گستاخی معاف فرمائیے گا -

مین - گستاخی کیسی - یہ پیش آمدنی واقعہ ہو -

مرزا صاحب تو دو بجے تشریف لیگئے - اُنکے جانے کے بعد گانا بجانا ہوتا رہا - جب پانچ بجے تو قیصر نے کہا -

اب چار پارک چلنے کی تیاری کرنی چاہیے - مگر اُس باغ کا پتہ تو معلوم نہین

مین - پہلے حسنا کے ہان چلو - سب گاڑیون کے ساتھ ساتھ ہماری گاڑی بھی ہو جائے گی -

تھوڑی دیر مین ہم لوگ تیار ہو گئے - قیصر کی گاڑی بھی آ ئی - مین نے قیصر کو اپنی گاڑی مین بٹھایا - دوسری مین میان لڈن - عابد حسین - اور بندہ علی استاد بیٹھے - اور سینڈو ریا پچی کو روانہ ہوئے -

قیصر - (راہ مین) مرزا صاحب بڑے تجربہ کار آدمی ہین - اُنکی تعریف تو مین نہ کر چکا ہون - نہ کر چکون گا - میرا تو جی یہ چاہتا ہو کہ (ہنسکر) اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لون -

مین - (سادگی سے) کیا ؟ مرزا صاحب پیری مریدی بھی کرتے ہین - وضع تو ہماری تمھاری سی ہو -

قیصر - (ہنسکر) پیری مریدی کرتے تو نہین ہین - لیکن اگر کرین تو اس کلکتے کی بھیڑیا دھسان خلقت اُن پر ٹوٹ پڑے - تم نے غور کیا ہوگا کہ یہان شاہ صاحبون کا - ارباب انشا اللہ کا دھوبیون کا اور شراب کا کاروبار خوب چلتا ہو -

مین - یہ تو سچ ہو - ہمارے محلے کے قریب بھی ایک ایسے ہی حضرت بہت دنون سے فروکش ہین - میر تراب علی داروغہ اُن کو جانتے ہین - کئی برسون سے اس شہر مین رونق افروز ہین - سنا جاتا ہو کہ پیری مریدی کے چلتے اُن کی آمدنی ایک سو سٹر کی

آمدنی کے برابر ہو - بڑے شوقین آدمی ہین - دسترخوان بہت وسیع
کر رکھا ہو - داروغہ بھی ایک آدھ دفعہ چاے نوشی کے وقت موجود ہوے
ہین - کہتے تھے چاے نوشی کا تو نام ہو - اچھی خاصی دعوت کا سامان
ہوتا ہو - اکثر ادنے طبقے کے لوگ اُن کے مرید ہین - تعویذ گنڈا
بھی کرتے ہین - "ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام" کے پورے
مصداق ہین - ان صاحب کا تعویذ شہر کے ایک خاص گروہ مین
(ارباب نشاط) بہت مشہور ہو گیا ہو - ایک روز میری گاڑی اُس
گلی مین گذری تھی تو مین نے سیما بھون کو اُنکے گھر سے نکلتے دیکھا تھا -
قیصر - تم ایک کو لیے پھرتے ہو - ابھی ایسے ایسے کتنے کلکتے مین
پڑے ہوے ہین - خوب خوب رقمین مارتے ہین - جو عیش انکو
نصیب ہو لوگ ہزارون روپیے خرچ کرکے بھی نہین پاتے -
واللہ ہو نوکری اور تجارت وغیرہ سے تو یہ فقیری اچھی -

ایسی ایسی باتون مین راستہ کٹ گیا - ہم لوگ جس وقت
پہونچے ہین - حسنا کے دروازے پر اس سرے سے اُس سرے
تک - سکنڈ کلاس - تھرڈ کلاس کی گاڑیان ہی گاڑیان کھڑی تھین
اکثر پر کپڑون کے صندوق - پاندان - طبلے - سارنگیان - اُگالدان
دریان - جاجمین لادی جا رہی تھین - ایک دو مین حقے - پیچوان
اور مٹی کے مدریے بھرے جا رہے تھے - مین یہ دیکھتا ہوا - پہلے
زینے پر چڑھا - قیصر مرزا اور لڈن وغیرہ میرے پیچھے تھے - دو منزلے
کے کمرے کے دروازے پر بڑی بی کھڑی ہوئی کچھ ہدایتین
کر رہی تھین - ہم لوگون کو آتے دیکھ کر اُنھون نے پہلے قیصر مرزا
سے اور پھر مجھ سے (رکاوٹ کے ساتھ) صاحب سلامت کی -
اور کہا کہ "اوپر چلے جائیے - حسنا وہین ہو" - ہم نے لڈن وغیرہ کو
نیچے کے کمرے مین چھوڑا اور خود اوپر گئے - بی ننھی حسنا کی چوٹی
گوندھ رہی تھین - ان کی وضع آج بھی سادی تھی - مگر بسم اللہ ٹھہرے

کرو فر سے آئی تھین - سر سے پانؤن تک گھنگھرون کی طرح گہنے سے لدی ہوئی تھین -
حسنا - (ہمین دیکھ کر) خوب کیا کہ یہین چلے آئے - باغ تم کو نہ ملتا -
مین - وہ باغ مین نے کبھی نہین دیکھا - نہ شاید میرے کوچبان کو معلوم ہو - اب کیا دیر ہی -
حسنا - اوئی - مجھے چوٹی تو گوندھ لینے دو - بہن جلدی نہ کرو -
ننھی - گوندھ چکی - اب جاؤ - کپڑے پہنو - (ہنسکر) آج تو بغیر پہنے اوڑھے تمپر قیامت کا جوبن ہی - دیکھنے والون کے دلون کا خدا حافظ (مجھ سے) نواب صاحب آپ اپنی خیر منائیے -
مین - اجی - مین ان کی اداؤن اور جفاؤن کا خوگر ہون - دوسرے ع جو خود ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا -
حسنا - (طنز سے) قیصر مرزا صاحب آپ بھی کچھ فرمائیے - چپ کیون ہین -
قیصر - (ہنسکر) مین دل کو ہاتھون سے تھامے ہوے ہون - زبان سے بات نکلنے نہین پاتی -
ننھی - دیکھو حسنا - یہ باتون کی شاعری ہی - لکھنؤ اُجڑ گئے یہ بھی ایسے لوگون کی بستی ہی -
بسم اللہ - نواب صاحب کا دولت خانہ تو کلکتے ہی مین ہی - اُس دن خدا جانے کون تو کہتا تھا -
مین - لکھنؤ کا قصہ نکلا - تو رات یہین تمام ہوئی اور جلسہ ہو چکا - جاؤ حسنا - خدا کے لیے کپڑے پہنو - آٹھ بج رہے ہین -
قیصر - بس مبالغہ کوئی تم سے سیکھ لے - ابھی سات بھی نہین بجے یہ کسی مندر کا گھنٹہ بجا تھا -
حسنا - یہی تو مین بھی کہتی ہون - ابھی ابھی تو شام ہوئی ہی - اِس آتش بیانی کا بھی کوئی ٹھکانا ہی -

مین ۔ اچھا صاحب ۔ آٹھ نہ سہی ۔ سات ہی سہی ۔ تم کو کپڑے بدلنے مین کیا تین چار گھنٹون سے کم صرف ہون گے ۔ کھانا کہان کھلاؤ گی ۔

حسنا ۔ باغ مین ۔ اور کہان ۔ سب کھانا وہین بھیجدیا گیا ہے ۔ پہونچتے ہی لوگ دسترخوان پر بیٹھ جائین گے ۔

قیصر ۔ یہ اچھی بات ہے ۔

مین ۔ (منہہ سکھاکر) مردون مین اور کون کون بُلایا گیا ہے ۔

حسنا ۔ (بگڑ کے) مردون کی بات اماں جانین اُنھین بلا کر پوچھو ۔

مین ۔ اب کیا گھر کی بات تمکو معلوم نہ ہوگی ۔ اجی سیٹھ جی کو بھی بُلایا ہے کہ نہین ۔

حسنا ۔ (اور غصے ہوکر) دیکھو پھر وہی سیٹھ جی کا نام آیا ۔ اُسدن اتنی حجت ہو چکی ہے پھر بھی تم نہین مانتے ۔ وقت دیکھو نہ بیوقت باتون مین کڑہی سُنا جاتے ہو ۔ مین جل کے کچھ کہہ بیٹھون گی تو پھر چٹکو گے ۔ بگڑو گے اور آنکھین لال پیلی کرکے تیور بدلو گے ۔

مین ۔ بھئی قیصر ۔ دیکھو اس مین بگڑنیکی کیا بات تھی انصاف کرو یہ بیکار کا بگڑنا ہے کہ نہین ۔

قیصر ۔ (آہستہ سے) یہ سیٹھ جی کس کھیت کی مولی ہین ۔ اُس روز بھی مین پوچھنے کو تھا ۔ سمجھ لون تو کچھ جواب دون ۔

مین ۔ حسنا سے پوچھو ۔ مجھے ایک دفعہ اُن کی زیارت ہوئی تھی جسکا لطف ابتک آنکھون سے نہین گیا ہے ۔ چشم بد دور خوش قیافہ بھی بہت ہین ۔ مجھے یاد کرکے ہنسی آتی ہے ۔ مگر ہنسونگا تو بی حسنا جلکے اور چراغ پا ہون گی ۔

قیصر ۔ بی حسنا جان صاحب سیٹھ جی کی کچھ تعریف کیجیے ۔

حسنا ۔ آپ بھی مُنّے صاحب بنے جاتے ہین ۔ ان کو تو چھیڑ چھاڑ کا مرض ہے ۔ جب بولتے ہین ۔ تب اوکھی ۔ مین جواب دون تو

اُلٹا دھڑا باندھنے کو تیار ہون۔ کہنے کو تو منے اور ہونے کو بڑے کھڑپیے ہیں۔
ننھی۔ واقعی بہن اس مین بگڑنے کی کیا بات تھی۔ نہ تم یون بگڑو۔ نہ نواب صاحب تم کو بنائین۔
بسم اللہ۔ (میری طرف دیکھکر) مجھے اشارہ نہ کیجیے۔ مین کچھ نہ کہونگی۔ میری زبان سے ایک بات نکلی اور حسنا رو پڑین۔
حسنا۔ روئے میری جوتی۔ روئے میری پیزار۔ بہن۔ تم کیون کسی کے پھٹے مین پانؤن دیتی ہو۔
بسم اللہ۔ کیا اب مجھ سے بھی لڑنا منظور ہے۔
مین۔ لاحول ولا قوہ۔ اجی جاؤ۔ کپڑے بدل کر فراغت بھی کرو۔ کب سے تاپ رہا ہون۔
(حسنا بہت زچ زچ ہو کر چلی گئی)
قیصر۔ آخر یہ سیٹھ جی کا واقعہ کیا تھا۔ حسنا ان کا نام آتے ہی اینٹھ گئین۔
مین۔ بڑا قصہ ہے کسی روز پھر کہونگا۔
بسم اللہ۔ سیٹھ جی حسنا کے پرانے عاشق ہین۔ پتے کی بات ہے۔ کون نہین بگڑتا۔ اے لو وہ کپڑے بدلے آرہی ہین۔
حسنا۔ (قیصر سے) لیجیے حضور۔ مین تیار ہون۔ اُٹھیے۔ مین۔ ننھی اور بسم اللہ سب آپ کی گاڑی مین بیٹھین گے۔ انکار مین نہین مانتی۔
مین۔ (بسم اللہ کی طرف دیکھکر) ایک گاڑی مین پانچ آدمی کیونکر آئینگے۔ کسی کو زانو پر ضرور بیٹھنا پڑیگا۔
بسم اللہ۔ نوج۔ مین مردودن کے زانو پر بیٹھنے سے رہی۔
حسنا۔ (مسکرا کر) آج ہی تو نواب کی حسرت نکلے گی۔ کب سے تمھاری تمنائین ہین۔

نجمی - ایسے صاف نیت مردون کے زانو پر بیٹھ جانے مین
حرج کیا ہو -
حسنا - بڑے صاف نیت - اِن کے دامنون پر نماز نہ پڑھ لو -
قیصر مرزا صاحب مین آپ کو نہین کہتی - بہن بسم اللہ تم اطمینان رکھو
ہم تین عورتین ایک طرف بیٹھ جائین گے یہ دونون مرد دوسری طرف
چلو چھٹی ہوئی -
مین - اور خورشیدی کو بھول گئین -
حسنا - خورشیدی کے لیے اور گاڑی منگائے دیتی ہون -

یہ مسئلہ طے ہوا اور آخر کار ہم لوگ کوٹھے سے اُترے - دو منزلے کے زینے سے لڈن وغیرہ کو بلایا - نیچے کے کمرے مین کوئی نہ تھا سب رنڈیون کو بڑی بی نے پہلے سے رخصت کر دیا تھا - ابھی ہم سڑک پر نہین پہونچے ہین - کہ ملکہ - ممولا - اور زمین بھی آ پہونچین

ملکہ - حسنا معاف کرنا دیر ہو گئی - مین کپڑے پہن کر آنے کو تھی - کہ ایک بنگالی بابو لٹنے مین چور نازل ہو گئے - اور مجرا سننے پر اڑ گئے - اُن سے پہلے کی جان پہچان تھی - بیمروتی کرتے نہ بن پڑی خدا خدا کر کے ابھی ابھی ٹیا ترا کے بھاگی ہون انھین وہان تکیے پر اوندھے سیدھے غین پڑے چھوڑ آئی ہون - بہن ممولا اور زمین کو بھی میری وجہ سے دیر ہو گئی -
حسنا - خیر - تم آگئین - اسی کا شکر ہے - خورشیدی کو اپنی گاڑی مین بٹھا لو - تو بڑی مہربانی ہو -
ملکہ - سر آنکھون سے - آ خورشیدی میری گاڑی مین بیٹھ جا -

جیسا مجھ کو خیال تھا - مٹیا برج سے دمدم دور نہین ہے - ہم لوگ ایک گھنٹے مین وہان پہونچ گئے -

باغ بہت چھوٹا سا تھا مگر بے مرمت - جس سے مالک کی بے توجہی یا موجودہ بیمقدوری کا پتہ لگتا تھا - بیچون بیچ مین

ایک مختصر سی کوٹھی - جس مین چار، پانچ چھوٹے بڑے کمرے تھے کوٹھی کی مرمت بھی شاید مدتون سے نہین ہوئی تھی - کیونکہ دیوارون کی قلعی اور زمین کی پچ جابجا سے اُکھڑی ہوئی نظر آئی - بڑا کمرہ جلسے کے لیے تجویز ہوا تھا - اس مین دری پر چاندنی بچھی تھی - اور صدر کی جانب ایک مسند بچھی تھی - جو عورتین ہم لوگون سے پہلے پہونچ گئی تھین - اُن کو دو بغل کے کمرون مین بٹھایا تھا - حسنا کے لیے ایک اور کمرہ ہال سے ملا ہوا علیحدہ کر دیا گیا تھا - گاڑی سے اُتر کر حسنا بسم اللہ - ماشاء اللہ - زمین اور نہی کو لیے ہوے اپنے کمرے مین چلی گئی - خورشیدی بھی ساتھ ساتھ گئی - مرد ہال کے کمرے مین ٹھہرے - مین کھڑا ہی تھا - کہ خواجہ صاحب فقط کرتا پہنے آستینین چڑھائے اور پلاؤ کے گھی مین ہاتھ بھرے ہوے تشریف لائے -

خواجہ صاحب - (صاحب سلامت کے بعد) آج تین بجے دن سے کس مردود نے ایک منٹ کے لیے دم لیا ہو - نواب صاحب یہ آپ کی خاطر ہے - ورنہ مین تو ایسی دردسری سے کوسون بھاگتا ہون -

مین - (مخفی طنز سے) اگر آپ نے میری خاطر سے یہ تکلیف گوارا فرمائی تو مجھپر بڑا احسان کیا اور مین شکرگزار ہون -

خواجہ صاحب - یہ آپ نے کیا فرمایا - واللہ ہر فقط آپ کا لحاظ تھا ورنہ . . . .

مین - خیر اب بحث سے کیا فائدہ - فرمائیے کھانے مین کیا دیر ہے -

خواجہ صاحب - کھانا سب تیار ہو - زردہ - فیرنی - کباب دستر خوان پر چن دیے گئے ہین - شیر مالین - قلیے - قورمے کے پیالے اور پلاؤ کی رکابیان ابھی نہین چنی ہین -

مین نے حسنا سے جا کر کہا کہ خواجہ صاحب کہتے ہین - کہ

اب اپنے مہمانوں کو کھانا کھلا دو۔ وہ "ہاں ٹھیک تو ہی" کہکر سبھوں کو بلا لائی۔ بنگالی گو مسلمانوں کے ساتھ کھانے مین درحقیقت پرہیز نہین کرتین مگر حسب معمول اپنے گھروں سے کھا کے آئی تھین۔ لہذا سب نے عذر کر دیا۔ میری راے کھانا کھانے کی نہ تھی۔ مگر حسنا کے اصرار سے مجھ کو اور قیصر مرزا کو دسترخوان پر بیٹھ جانا پڑا۔

مین۔ ابھی کوئی مرد مہمان تو آئے ہی نہین۔

حسنا۔ (تیوریاں چڑھا کر) نئی سیٹھ جی کو کھانے کی دعوت دی ہی۔ اور سب اپنے گھروں سے کھا کر آئین گے۔

مین۔ کیا سیٹھ جی ہم لوگوں کے ساتھ کھانا کھا لیتے ہین۔

بسم اللہ۔ ای ہی۔ کلکتے مین ہندوؤں کو کوئی پرہیز رہا ہی۔ اس روز مین الیاس کے ساتھ ایک ہوٹل مین برف کھانے گئی تھی۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو دس بارہ بنگالی بابو مزے سے چھری کانٹا کھڑکھڑا رہے تھے۔ ان کے لیے ہوٹلوں مین الگ سے انتظام تو کیا نہ جاتا ہوگا۔

مین۔ مگر سیٹھ جی تو شاید اگروال ہین۔

بسم اللہ۔ (ہنسکر) نواب صاحب آپ کو سیٹھ جی کا ذکر نکالنا فرض ہی۔ اور حسنا کو اس سے چڑھ ہی۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین۔ کہ ایک گاڑی آئی اور ذری دیر کے بعد محمود سیٹھ جی کو لیے ہوے کھانے کے کمرے مین پہونچا۔

سیٹھ جی۔ (مجھ کو دیکھکر) اکھاہ (اخاہ) لباب (نواب) صاحب تشریف (تشریف) رکھتے ہین۔ میرے کو جرا (ذری) دیر ہی ہو گئی۔

حسنا۔ آپ کس دن سویرے آتے ہین۔ اچھا جائیے۔

دستر خوان پر بیٹھ جائیے اُدھر قیصر مرزا صاحب کے پاس۔
سیٹھ جی۔ (گڑگڑا کر) میرے کو تو نا پھر (معاف) کرو۔ دن کا کھانا ہجم (ہضم) نہین ہوا۔
مجھ کو سیٹھ جی کے اس فقرے پر ہنسی آتے آتے رہ گئی۔ قیصر نے بھی بہت ضبط کیا۔ مگر خواجہ صاحب ہنس پڑے۔ اور اور رنڈیاں بھی ہنسنے لگین۔
حسنا۔ (ہنستی ہوئی) معاف ایک کوڑی نہ ہوگی۔ کھانا نہ تھا تو دعوت کیون منظور کی تھی۔
سیٹھ جی۔ جریانہ (جرمانہ) لے لو میرے کو کیا کچھ عجر (عذر) تھا۔
مین۔ بیچارے سیٹھ جی کا پیچھا چھوڑ دو۔ اور اب ہم لوگوں کو کھانے کی اجازت دو۔
کھانے کے مرحلے سے فراغت ہوئی۔ تو سب لوگ منھ ہاتھ دھو۔ اور گلوریاں کھا کے ہال کے کمرے مین آئے۔ اس درمیان مین اور لوگ مثل ڈاکٹر عبدالرحیم۔ ابو صاحب۔ شیخ نورالدین وغیرہ آ گئے تھے۔ ان لوگون سے مجھ سے ملاقات تو نہ تھی۔ مگر حسنا وغیرہ سے ان کا ذکر اس کثرت سے سنا تھا کہ ایک طرح کی شناسائی ہوگئی تھی۔ صاحب سلامت کے بعد بیٹھا ہی تھا۔ کہ قیصر نے مجھکو کہنی کے اشارے سے مسند دکھائی۔
مین۔ (منھ بنا کر) کیون حسنا۔ یہ مسند تو سیٹھ جی کے لیے بچھی ہوئی ہے۔ ان سے زیادہ مسند پر بیٹھنے کا کون سزاوار ہو سکتا ہے۔
سیٹھ جی۔ آپ کیسی بات پھر (فر) ماتے ہین۔ آپ رئیس (رئیس) لوگ سب سے آگو (آگے) ہین گریب (غریب) لوگ کو مسند پر بیٹھنا جیبا (زیبا) ہے۔
قیصر۔ ہم ایسے سیکڑون رئیس آپ خرید کرکے آزاد کر سکتے ہین۔
سیٹھ جی۔ (حسنا سے) آپ کون صاحب ہین۔
حسنا۔ ان کی تعریف مین بہت کچھ کر سکتی ہون۔ مگر نہ کرونگی۔

میں ۔ یہ میرے بھائی ہیں ۔ اب تکلف میں تو ساری رات یون ہی گذر جائے گی ۔ آپ نے تشریف رکھیے ۔

سیٹھ جی گانے کے لیے نھی ۔ حسنا ۔ بسم اللہ ۔ ملکہ ۔ اور نمولا ۔ اور خورشیدی تجویز ہوئی تھین ۔ زینت علالت کے عذر پر معاف کی گئین ۔ اور بنگالی عورتونکے گانے کی ضرورت کچھ تو اُنکے پھیکے غمزونکی وجہ سے اور زیادہ تر اس باعث سے کہ اس محفل میں بنگالی گانونکے سمجھنے اور قدر کرنیوالے بہت کم تھے نہین سمجھی گئی ۔ اور چونکہ یہ بنگالنین اپنی ہم پیشہ ہندوستانی عورتونسے بھی اُسیقدر چھپتی ہین جتنی مردون سے اس لیے زیادہ اصرار بھی نہین کیا گیا ۔

حسنا ۔ نواب آج خورشیدی کا پہلا مجرا ہو ۔ اُس روز کا گانا مجرے مین داخل نہین تھا ۔ تھین اور قیصر مرزا صاحب کو انعام معقول دینا ہوگا ۔ سیٹھ جی سے مین انعام نہ لونگی ۔

سیٹھ جی ۔ یہ کیون ۔ میری کھتا (خطا)

حسنا ۔ کھتا ۔ کسور (خطا ۔ قصور) ان سے پوچھ لیجیے گا مین نہین جانتی ۔

سیٹھ جی ۔ بہت کھوب (خوب) ۔

مین ۔ مجرا تو اصل مین سیٹھ جی کے سامنے ہو ۔ ہم تو ان کے طفیلیون مین ہین ۔

حسنا ۔ دیکھو پھر وہی شرارت ۔ جاؤ سیٹھ جی ہی کے سامنے سہی ۔ تمھارا اجارہ ہو ۔

مین ۔ ہان بس سچی بات کہہ دیا کرو ۔ تم بنتی ہو مگر دل رہجایا کرتا ہو ۔

حسنا ۔ بھئی ۔ ہم کو دق نہ کرو ۔ سیٹھ جی خدا کے لیے انھین منع کیجیے ۔ نگوڑی رات گذرتی چلی جاتی ہو ۔

سیٹھ جی ۔ وہ آسک (عاشق) تم ماسوک (معشوق) تمھارے دونون کے بیچ مین گیر (غیر) آدمی کا بولنا کیا درکار ہو ۔

مین ۔ اب ناچ بھی ہوگا ۔ یا ساری رات اسی فضول بحث تحتی مین

ختم کردو گی - تم تو مورچے باندھے ہر وقت لڑائی پر تلی رہتی ہو -
حسنا - خورشیدی پیشواز پہن - پہلے تیرا مجرا ہو -
خورشیدی - میرا مجرا -
حسنا - ہان - ہان - امان نے کہدیا ہو -

خورشیدی کا ناچ صاف نہ تھا - اس کی تعلیم کلکتے مین ہوئی تھی - اس لیے توڑون مین اُلجھ اُلجھ کے رہ رہ جاتی تھی - ناچنے کے بعد اس نے ایک ہلکی سی آستائی گائی - پھر لگاتار تھیٹر کی چیزین جب یہ مجرا ختم ہوا - قیصر مرزا نے اور مین نے سو سو روپے کے نوٹ دیے - وہ نہین لیتی تھی - مگر حسنا کے اشارے سے لے لیے -

اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر - بسم اللہ - بالکہ - اور رمولا کا ناچ ہوا - مگر چونکہ اس شہر کے معمولی ڈھرے پر تھا تفصیل وار بیان کرنے کی ضرورت نہین - اب صرف حسنا اور ننھی باقی رہ گئین - حسنا کا مجرا میزبان ہونے کی حیثیت سے دستور کے مطابق آخر مین ہونا چاہیے تھا - اس لیے ننھی سے درخواست کی گئی - اور وہ سج سجا کر کھڑی ہوئین -

ننھی کے سب سازندے لکھنؤ کے مشہور سپرد ائیون مین سے تھے دونون سارنگی بجانے والے یوسف علی خان کے شاگرد - اور طبلیا محمد خان کا بیٹا - اور اس کی تصدیق بھی ہو گئی - کیونکہ سارنگی کی آواز اور طبلے کی گمک سنتے ہی یہ سوتی ہوئی محفل جاگ اُٹھی -

زمانۂ حال کی مختلف اور حیرت انگیز ترقیون اور روز افزون ایجادون کا جن کے آثار اب ہندوستان جنت نشان کے ہر شہر اور ہر قریے مین قدم قدم پر نظر آتے ہین - مین دل سے معترف ہون اور میرے نزدیک ہم لوگ سلطنت برطانیہ اعظم کے بے شمار احسانات کے بار سے کبھی سبکدوش نہین ہو سکتے - اگر جزائر برطانیہ کے باشندون کا قدم اس ملک مین نہ آتا - اور ان کی حکومت

یہاں قایم نہ ہو جاتی ۔ تو قطع نظر امن دامان کی نعمت کے نہ ریل کی شکل ہم لوگون کو دکھائی دیتی ۔ نہ تار برقی اور ٹیلیفون کی آسانیاں میسر ہوتین ۔ نہ اعلےٰ تعلیم نصیب ہوتی ۔ اور نہ جدید ایجادات حکمت و فلسفہ طبعی کے کرشمے نظر آتے ۔ باایں‌ہمہ میرے خیال مین انگریزی موسیقی کے عام رواج نے ہندوستان کی ضرب المثل موسیقی پر کوئی اچھا اثر نہین ڈالا ۔ بلکہ ایک جماعت کثیر کو اس کی جانب سے نفرت سی دلا دی ۔ دور کیون جاؤ ۔ اس بنگالے ہی کو دیکھو ۔ ایک زمانہ وہ تھا جب بنگالہ موسیقی کا مرکز سمجھا جاتا تھا ۔ یہان کا چھا جا ۔ باجا ۔ کیس اب تک زبان زدعام ہی ۔ اب لے گلے فن موسیقی کا یہان گویا نام و نشان بھی باقی نہین رہا ۔ اور بجز اس مشہور و معروف کالج کے جو ایک عالی ہمت اور شوقین بنگالی امیر نے محض اپنے شوق سے قایم کر رکھا ہی ۔ اس فن کی قدردانی اور تعلیم پایۂ تخت تک مین برائے نام ہوتی ہی ۔ سبب یہ ہی کہ ممالک متحدہ ۔ وسط ہند ۔ احاطۂ بمبئی اور دکھن کے استاد اس طرف کچھ بوجہ بعد اور زیادہ بنگالے کی مشہور نا قدردانی کے باعث سے شاذ و نادر ہی آتے ہین ۔ چنانچہ اکثر گویون نے مجھ سے بیان کیا کہ لکھنؤ کے کلاونت حیدر علی خان اور صادق علی خان نے ایک آدھ دفعہ سے زیادہ کلکتے کی طرف رخ نہین کیا ۔ بنگالی مرد اور عورتین ۔ پیشہ ور ہون یا عطائی ۔ عموماً تھیٹر ون کے گیت گاتے ہین جنھین راگنی خلط ملط ہو کر خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتی ہی ۔ اور اس کا پتہ ملنا مشکل ہوتا ہی ۔ اور وہ بھی مجبور ہین کیونکہ عام مذاق یہی ہو گیا ہی ۔ اور بنگالی سوسائٹی مین بالعموم انھین گیتون کی فرمایش ہوتی ہی ۔ مسلمان رقاصہ عورتون مین بھی سوا گوہر جان کے موسیقی کی معلومات ایک کو بھی نہین ۔ اور ہو تو کیونکر ہو ۔ سکھانے والے ہی کہان ہین ۔

ننھی کا ناچ شروع ہوتے ہی ”پروفیسر“ بندادین کے ناچ کی

تصویر آنکھوں میں پھر گئی۔ اس کے سارے ٹکڑے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ تمام حاضرین محو تماشا اور نقش بہ دیوار بن گئے۔ زنڈیاں بھی اس حالت سے مستثنیٰ نہ تھیں۔ ننھی نے کئی دفعہ بیچ میں سے ناچ ختم کر دینا چاہا۔ کبھی کہا کہ رات بہت آگئی ہے۔ کبھی تھک جانے کا عذر کیا۔ لیکن مشتاقوں نے نہ مانا اور اس کو اور بھی ناچنا ہی پڑا۔ ناچ تمام کر کے اس نے چھاجے کی دھن میں وہ مشہور محمد شاہی خیال۔ "دیپا رہی نوبلی لاڈلی راد ھکا"۔ اور دو ایک ٹھمریاں لے بول کی گائیں۔ یہ ہو چکیں تو سیٹھ جی نے گجل (غزل) کی فرمایش کی اور ننھی نے یہ غزل لنگر سے میں نہایت لطف سے گائی۔ اور شروع کرنے سے پہلے مجھ سے اور قیصر مرزا سے مخاطب ہو کر کہا حضور ملاحظہ ہو شاعری اسکا نام ہے۔

وہ ترس کھا کے جو دل سے مجھ حزین کی سی کہیں
لب نازک پروردہ اُن سے کہیں انگبین کی سی کہیں

میں۔ اوہو۔ ہو۔ ہو۔ کیا قیامت کا مطلع ہے۔ اور اس نازک پروردہ کی قید نے تو مار ہی ڈالا۔ کیوں بی ننھی یہ کسکی غزل ہے۔
ننھی۔ سنتے جائیے۔ گا لوں تو بتا دوں گی۔ مگر کچھ آپ بھی تو عقل پر زور دیجیے۔

چپ رہوں میں خون کے دعووں سے باز آؤں مگر
دیکھنے والے نہ رنگ آستین کی سی کہیں

قیصر۔ سبحان اللہ۔ کیا شستہ و رفتہ زبان ہے اور کیا اچھوتے خیالات ہیں۔ مجھے رنگ تو جناب شوق لکھنوی کا معلوم ہوتا ہے۔ کیوں عابد حسین۔ تمنے اُنکا کلام زیادہ دیکھا ہے۔
عابد حسین۔ بجا ارشاد ہوا۔ میری بھی یہی رائے ہے۔ مگر یہ غزل شائع نہیں ہے۔ کبھی میں نے تو نہیں دیکھی۔
ننھی۔ ماشاء اللہ خوب سمجھے۔ انھیں کی غزل ہے۔

قیصر۔ شعر اسی کو کہتے ہیں۔ کہ ایک ایک لفظ سے شاعر کا رنگ ٹپکتا ہو۔ شوق صاحب کا کلام تعریف سے مستغنی ہے۔

ننھی۔ یہ شعر سنیے۔

ہم ہیں چکر میں کہ دل ایک اور طالب سو حسین
کس حسین سے منھ چرائیں کس حسین کی سہیں

میں۔ واللہ باللہ کیا شوخی ہے۔ اور اس محفل پر تو پورا پورا اچھا گیا۔

سیٹھ جی۔ گجل (غزل) کھوب (خوب) بنائی ہے۔ اچھی اچھی سیر (شعر) جوڑی ہے۔ مجمون (مضمون) میں بہت درد ہے۔

قیصر۔ (مسکرا کر) اس وقت حضرت شوق بیان ہوتے ورنہ اس داد پر تو پھڑک ہی جاتے۔

حسنا۔ تو بہ اللہ گانا سنیے۔ مجرا کاہے کو ہے مشاعرہ ہے۔

ننھی۔ میں گانے کی ایسے شعروں سے دونی رونق ہو جاتی ہے۔ تمھیں شاید یہ غزل پسند نہیں پڑی۔

حسنا۔ پسند کی بات نہیں ہے۔ بیچ بیچ میں باتیں کرنے سے گانے کا لطف غارت ہو جاتا ہے۔

میں۔ کیا کہتی ہو بی ننھی۔ حسنا شعر کا وہ مطلب سمجھ لیتی ہیں جو شاعر کے خیال میں بھی نہیں ہوتا کیوں بی بسم اللہ۔

بسم اللہ۔ اب کیا بھری محفل میں آپ مجھ سے اور حسنا سے لڑائی کرانی چاہتے ہیں۔

ننھی۔ ایک ایک شعر اس غزل کا ایک ایک دیوان کے برابر ہے۔ مجھے صرف سات یاد ہیں۔

دل میں تو یہ ہے کہ ہو پریوں کا جھرمٹ اور ہم
لاکھ منھ سے زاہد خلوت نشین کی سی کہیں

ملکہ۔ ایسا آدمی اچھا۔ جو دل میں تھی غریب نے صاف صاف کہہ دی۔

حسنا - یہ نہین کہ ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلین - اور اپنے کوڑے مقطع اور مقدس دکھائین - نواب تمیر چوٹ نہین ہی کہین بگڑ نہ جانا -
ننھی - مار و سنبل زلف سے تم تجھین تو جیتے زلف ہی
جتنے دل والے ہین زلف عنبرین کی سی کہین
مین - ای سبحان اللہ - دل والون کے الفاظ سے تو جان ڈال دی -
قیصر - بھئی ان اشعار کی تعریف کرنی اشعار کی توہین ہی -
کچھ نہین دزدیدہ نظرون کی جفاؤن کا ثبوت
کیا کہون مین سب جو چشم سرگین کی سی کہین
عابد حسین - اُف ری بے اختیاری - اللہ ری مجبوری - کیا بانکا مضمون ہی -
ننھی - مقطع ملاحظہ فرمائیے -
وہ ہمارے خون سے نکرین تو ہوا ہی شوق لطف
ہم ملائین ہان مین ہان اُن کی نہین کی سی کہین
قیصر - آج سے واللہ مین آج کل کے کسی شاعر کا کلام نہ دیکھون گا - یہ لوگ شعر نہین کہتے - شوق صاحب کے سے اُستادون کو منھ چڑھاتے ہین
ننھی یہ غزل ختم کرکے چپ ہو گئی - تو حسنا نے کہا - مین نہ مانون گی - ابھی اور گانا ہو گا -
ننھی - بہت خوب - سرکار کیا گاؤن -
حسنا - وہ - جاؤ جاؤ ہون سے نہ بولو سوتن سنگ رہے
بھور بہت گھر آئے ہو سوتن کرت ہو ڈھنگ
ننھی - اُستاد کی چیز ہی - مین نے اسپر ذرا ریاض بھی کیا ہی - یہ گا کر ختم کردون گی - بہت تھک گئی ہون -
حسنا - گانے کی خالی سہی نہین - بتانا بھی پڑیگا -
ننھی نے بندادین کی یہ لاجواب ٹھمری گائی اور خوب خوب

بتایا - جاؤ - جاؤ - کو اس نے اس انداز سے کئی کئی طرح پر بتایا کہ اسکا مزا اہل محفل کے دلون سے پوچھنا چاہیے - اس نے ختم کیا تو مین نے بہت بے دلی سے کہا " حسنا - اب تم شروع کرو - رات آخر ہے" اس نے نکالا وہی پرانا قصہ - آواز بڑی ہوئی ہو طبیعت اچھی نہین ہو - گانا بجانا بہت دنون سے چھوٹا ہوا ہے - مگر ایسے عذرات اس فرقے کی گھٹی مین پڑے ہوتے ہین - اس لیے کسی نے نہ مانا -

مین - سیٹھ صاحب - حسنا کے انکار کو آپ ہی اقرار سے بدل سکتے ہین - آپ کہین گے تو یہ گائین گی - ہم لوگون کے کہنے کا دیکھیے کوئی اثر نہین ہوا -

سیٹھ جی - بھلا آپ کا حکم یہ ٹال سکتی ہین -

حسنا - (جل کے) مین کسیکا حکم وکم نہین مانتی - میرا جی چاہے گا تو گاؤن گی -

قیصر - مین غریب حکم تو کرتا نہین منتین البتہ کرتا ہون - آپ کا گانا سننے کے لیے تو مین اس جلسے مین آیا تھا -

حسنا - بڑی نوازش - بڑی مہربانی - مگر بنانے کی عادت آپ نہ چھوڑینگے - کیون - اچھا بہتر - فقط آپ کی خاطر سے گاتی ہون -

مین - میری خاطر بھی تھوڑی سی شریک کرلو - تو لوگ یقین بھی کرین - بی بسم اللہ اور بی ملکہ تو یہی کہین گی - کہ اصل مین تم نے گایا میری وجہ سے اور سیٹھ جی کے ملاحظے سے اور چھیدا رکھا بیچارے قیصر مرزا پر -

حسنا - مجھے قسم ہو جو مین تمھاری او کھیون سے کبھی چڑھون -

بسم اللہ - اب آئین تم سیدھے راستے پر - پہلے ہی یہ سوجتین تو اچھا نہ ہوتا - خیر اب بھی سمجھین تو غنیمت ہے -

ساز ملایا گیا - اور بی حسنا ناچ پر کھڑی ہوئین - یہ ناچ

بسم اللہ - ملکہ - اور خورشیدی کے ناچ سے مختلف نہ تھا - ٹھمکی کے
باقاعدہ اور ستھرے بھرے کے بعد اس مین کیا خاک لطف آتا - مگر
اخلاقاً جھوٹی سچی تعریف کرنی ہی پڑی - برخلاف میرے قیصر مرزا
(یقیناً) بناوٹ سے اور سیٹھ جی اور چند اور حاضرین دراصل حسنا
کی ذرا ذرا سی ادا پر غش ہوے جاتے تھے - ان سبھون مین سے
سیٹھ جی کا تو یہ حال تھا کہ ادھر حسنا نے ذرا ابرو کو بل دیا - ادھر ان کو
جیسے کسی نے الکٹرک بیٹری (بجلی کی کل) لگا دی - تعریف کے جوش
مین اٹھ اٹھ کھڑے ہوتے تھے - اور پھر غضب یہ کہ مجھے بھی
داد دہی مین شریک کرنا چاہتے تھے - مین حیران تھا کہ اس بے تکے
ناچ مین ان لوگون کو کونسا غیر معمولی لطف آ رہا ہے کہ تعریفون کے
نعرون سے کان کے پردے اڑائے دیتے ہین - خیر خدا خدا کرکے
یہ ناچ - جسنے بھلے آدمیون کے اس جلسے کو کنجڑون قصائیون کی
محفل بنا دیا تھا - ختم ہوا - مجھکو صاف محسوس ہوا کہ حسنا میری
اس بے پروائی پر نہایت بگڑی ہوئی ہین - کیونکہ خواجہ صاحب
ان کے چشم و ابرو دیکھ کے اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے پاس آئے
اور آہستہ آواز مین کہنے لگے "کہ آج تو آپ نے بی حسنا کی
گذشتہ بےرخیون اور کج ادائیون کا خوب بدلا لیا - دیکھا چاہیے
کیا نتیجہ ہوتا ہے"

مین - (انجان بنکر) کیسا بدلا - کیا مین نے کوئی بیرخی کی -

خواجہ صاحب - (میرے سوال کا جواب نہ دیکر) اتنا تو
میری جو رائے آپ کی نسبت تھی وہ مین نے سب کی سب
واپس لی - آپ کے بھائی صاحب المنۃ بالکل بے قابو ہو رہے
ہین - خدا خیر کرے کہین کوئی فساد نہ اٹھ کھڑا ہو -

مین - ہان قیصر مرزا کو بیشک حسنا کا ناچ بہت پسند آیا ہے -
طبیعت ہی تو ہے -

خواجہ صاحب ۔ ناچ پسند آیا ہی یا ناچنے والی آنکھوں مین کھُبی ہی ۔
مین ۔ خدا جانے ۔ آپ ہی کچھ عقل دوڑائیے ۔
ننھی ۔ نواب صاحب ۔ آپ بڑے ناانصاف ہین ۔ حسنا نے آپ کی خاطر سے گانے کی تکلیف برداشت کی اور آپ ہین کہ باتین کر رہے ہین ۔
حسنا ۔ ہین انھون نے تمھارا گانا سننے کے بعد اور لوگون کے گانے کی طرف سے توبہ کر لی ہی ۔
خواجہ صاحب ۔ سُن لیا ۔ آپ نے ۔ اچھا مین اپنی جگہ پہ جاتا ہون ۔
مین ۔ خواجہ صاحب نے مجھے باتون مین لگا لیا ۔ ورنہ مین نے تو ناچ بھی بغور دیکھا اور اب گانا بھی بغور سنونگا ۔ دیکھو حسنا کوئی اچھی غزل سنو رگانا ۔
حسنا ۔ مجھے غزل وزل یاد نہین ہی ۔ سیٹھ جی کیا گاؤن ۔ جو آپ فرمائیے ۔
سیٹھ جی ۔ ٹھمری ۔ آستائی کا اب وکھت (وقت) نہین ہی ۔ گجل (غزل) ہو تو اچھا ہی ۔
حسنا نے "بہت خوب" کہکر کسی کلکتوی شاعر کی ایک غزل گائی جسے مین نے سچ کہون جی لگا کر نہین سنا ۔ حسنا نے اکثر اشعار مین سیٹھ جی اور قیصر مرزا کو مخاطب رکھا ۔ وہ دونون بھی ہمہ تن گوش ہوکر داد پر داد دیتے رہے ۔ کبھی اس دوران مین جب قیصر مرزا کی اور میری آنکھین چار ہو جاتی تھین ۔ تو مجھ کو ایک غیر مفہوم بات ان کے اطوار اور انداز مین نظر آتی تھی ۔ حسنا نے دو تین غزلین اور بھی گائین ۔ وہ بھی غالباً کسی سودیشی شاعر کی تھین ۔ پھر مجلیون کی فرمایش ہوئی ۔ جسکا اس شہر مین ضرورت سے زیادہ رواج ہی اب صبح بھی نمودار ہو گئی تھی سب کی متفقہ تجویز سے تمام رنڈیون

سے نے ساتھ ملکر بھیروین گائی اور جلسہ ختم ہوا۔
سیٹھ جی پانچسو کا ایک نوٹ حسنا کو دینے لگے۔ مگر اُس سے نہ لیا۔ اور کہا کہ "یہ جلسہ مین نے بہن ننھی کے واسطے کیا تھا۔ اب آپ لوگ ان کی قدر جان گئے۔ ضرورت کے وقت انکو یاد رکھیے گا یہی میرا انعام ہوگا"۔
سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوے اور تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہو گئے۔ باغ مین قیصر مرزا۔ مین۔ خواجہ صاحب۔ لڈن۔ عابد حسین۔ اُستاد۔ ننھی۔ حسنا۔ خورشیدی یہ چند آدمی باقی رہے حسنا کی یہ راے تھی کہ یہین باغ مین سو رہنا چاہیے۔ مگر قیصر مرزا نے سخت اختلاف کیا جو اسے بہت بُرا معلوم ہوا۔ اور چونکہ مین بھی اُس تجویز کا طرفدار نہ تھا گھر پر جا کر آرام کرنا طے ہوا۔
کچھ دیر بعد قیصر مرزا بظاہر میری آنکھ بچا کر لیکن دراصل مجھے اشارہ کر کے اُٹھے۔ اور باغ مین جا کر ٹہلنے لگے۔ حسنا بھی کمر سیدھی کرنیکے بہانے چلی گئی۔ چونکہ مجھے قیصر مرزا کی اس حرکت کی لم معلوم تھی مین نے کوئی جستجو نہ کی۔ ننھی سے باتین کرنے لگا۔
مین ۔ بی ننھی آج آپ کا مجرا بہت بڑھا چڑھا رہا۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ آپ نے آخر اپنی ہم پیشہ بہنون سے بھی داد لے ہی لی۔
ننھی ۔ یہ آپ صاحبون کی مہربانی ہے۔ ورنہ مین تو ناچ گانا جانتی ہی نہین۔ اور ابھی تک بہت دنون کی تعلیم کی محتاج ہون۔
خواجہ صاحب ۔ (میرے کان مین) حسنا کہان گئین۔
مین ۔ صحن مین ٹہلتی ہونگی۔
خواجہ صاحب ۔ قیصر مرزا صاحب بھی رہنا ہین۔ دیکھیے آپ بہت غفلت کر رہے ہین۔
مین ۔ مجھے قیصر مرزا پر پورا بھروسہ ہے۔

خواجہ صاحب - اختیار ہے آپ کو - مین نے اپنا فرض ادا کر دیا۔
مین - آپ کی نوازش - ہان وہ قرضہ کا حساب عنایت نہوا۔ آپ نے تیار تو ضرور کر لیا ہوگا -
خواجہ صاحب - کب کا تیار رکھا ہوا ہے - اس جلسے کی وجہ سے آپ کو دینے کا موقع نہ ملا - کل، خدا نے چاہا تو دولت خانے پر لیکر حاضر ہونگا -
مین - بہت خوب -
لڈن - (کمرے مین آکر) گاڑیان تیار رہین - بی حسنا جان صاحبہ آپکو بلاتی ہین -
مین - خواجہ صاحب تشریف لیچلیے - بی ننھی پہ چلیے گا کہ نہین - اپنے ساتھ خورشیدی کو بھی لیتی آئیے -
خواجہ صاحب - مین تو سامان چھکڑون پر لدوا کے آؤن گا - آخر نوکر چاکر بھی تو ہین -

ہم لوگ گاڑی کے قریب آئے - تو قیصر مرزا اور حسنا کو ایک ساتھ بیٹھا ہوا پایا -

قیصر - ارمان - تمھارا تو کمرے سے اُٹھنے کو جی ہی نہین چاہتا تھا - کیا سو گئے تھے دیکھو بی حسنا تم کو کس وقت سے بلا رہی ہین -
مین - سچ - مجھ سے کسی نے نہین کہا - خواجہ صاحب سے باتین کر رہا تھا - اب چلو - یہان نیند کے جھونکے آ رہے ہین - ہمارے ہان چلو گے نا ؟
قیصر - نہین بھائی مین گھر جاؤن گا - ذرا اس طرف آؤ (اُترنے کا قصد کر کے) بی حسنا معاف کرنا - مجھے ان سے کچھ کام ہے - امی کا ایک پیام ہے -
حسنا - (غصے کو دبا کر) آپ کیون گاڑی پر سے اُترتے ہین - مین ہی اُتری جاتی ہون - باتین کر لیجیے -

قیصر - نہین - مین ہی اُترتا ہون -
حسنا - بہتر ہے - تو کیا مین منع کرتی ہون - بہن ننھی آؤ - بیٹھ جاؤ -
خورشیدی تو بھی آجا - یہ لوگ دوسری گاڑی مین بیٹھین گے -
قیصر - (حسنا سے) آپ تو بگڑ گئین - واہ (مجھ سے) اچھا بھئی مین
کل خود آکر بدھی کو پیام پہونچا دونگا - اسوقت نہ سہی - بی حسنا نیند
سے متوالی ہو رہی ہین - ایک منٹ کی دیر بھی اُنھین کھل رہی ہے -
مین - جی ہان - مین بھی ان کی آنکھون کو دیکھ رہا ہون - کچھ کہہ رہی
ہین -
حسنا - مین ان ایچ پیچ کی باتون کو خوب سمجھتی ہون - اب کچھ بولوگے تو
یہی آنکھین بدل جائین گی -
مین (طنز سے) اللہ ری نازک مزاجی - قیصر دیکھتے ہو -
قیصر - بھئی تم جانو وہ جانین - میان عاشق و معشوق رمزیست -
مین کیون دخل دون -
حسنا - (زچ ہو کر) اوئی اسداب گاڑیان روانہ ہونے بھی پائین گی
کہ یہین دوپہر کر دوگے - (کوچبان سے) چلو - سیندوریا پٹی -
ہم لوگون نے حسنا - ننھی اور خورشیدی کو حسنا کے گھر پر اُتار دیا
راستے مین قیصر مرزا بولے "تم نے جلسے مین جو برتاؤ رکھا ہے -
اُس پر مین عش عش کر گیا (ہنسکے) ارمان تم تو دیکھنے ہی مین کچھ
نہین ہوتے -
مین - (مسکرا کر) حضور کی قدردانی ہے - ہان کہو صحن مین کیا باتین
ہوئین -
قیصر - کوئی نئی بات نہین ہوئی - وہی اظہار الفت - لیکن اتنا معلوم
ہوا کہ ان لوگون کے نزدیک تم ایسے پھنسے ہو جیسے شہد مین مکھی -
نکلنا بھی چاہو تو نکل نہ سکو گے -
مین - سچ! یہ اُن کی سمجھ کا پھیر ہے - مین جب چاہون نکل جاؤن -

اب تک صرف بات کی پچ تھی - ہان کچھ اور سنا - خواجہ صاحب تمھاری جانب سے میرے دل مین شک ڈالنا چاہتے ہین - آج ہی جب تم حسنا کے گانے کی تعریف کر رہے تھے - وہ خاص کر کے میرے پاس یہ کہنے کو آئے کہ قیصر مرزا صاحب خدا جانے گانے پر ریجھے ہین یا گانے والی پر - اور پھر تھوڑی دیر ہوئی تھارے سے باہر آنے کے بعد کہنے لگے - آپ بہت چشم پوشی کرتے ہین -

قیصر - (حقارت کی ادا سے) بس اسی عقل پر یہ خواجہ صاحب شہر مین بڑے ہوشیار اور چلبیا نہ کہلاتے ہین - ان سے ہم اناڑیون کی نفسکی کارروائی بھی پہچانی نہ گئی - واہ - سہ

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

جسدن سب حال ظاہر ہو جائیگا اور یہ بھانڈا پھوٹے گا - مین انھین ضرور جھک کر تسلیم کرون گا -

مین - (ہنسکر) ہان واللہ مزا تو ہو گا -

قیصر - خیر یہ تو وقت کی بات ہے - ترکیب وہ کرنی چاہیے کہ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے - گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو - آج حسنا مجھ سے بہت خفا ہوئی ہین - مین تو ایسا جانتا ہون کہ کل ہی سے مجھپر ڈورے پڑنے لگین گے -

مین - خفا مین نے سمجھ کر دیا - مگر کیا جانے وہ زیادہ بگڑی کیون تھین

قیصر - حسنا کوئی بات بغیر بڑی بی اور خواجہ صاحب کی صلاح کے نہین کرتی - اب آج کا واقعہ کونسل مین پیش ہو گا - اور جو کچھ وہان طے ہو گا - اسپر عملدرآمد کیا جائیگا - (دھرم تلے کی موڑ پر) اب مین یہان سے اپنی گاڑی پر سوار ہو جاؤن نا ؟ وہ کیا پیچھے آرہی ہے - اگر سویرے آنکھین کھلین تو آج ورنہ کل تو ضرور ہی تمھارے ہان

آؤن گا۔
میں ۔ ارمان ۔ ہان تمنے اس ننھی جان کی حالت پر غور نہین کیا۔ مجھے گمان ہوتا ہو کہ وہ رنڈی نہین ہو۔ گھر گرہست ہو۔
قیصر۔ قاضی دبلے شہر کے اندیشے سے تمھین ننھی کی بڑی فکر پڑی ہو۔ اب کیا مجبور سے چھوٹ کر بھول مین اُلجھنا منظور ہو۔ وہ ضرور رنڈی ہو۔ ایسا ناچ اور ایسا گانا عطائی سے ممکن نہین ہو۔
مین ۔ بیشک یہ تو سچ ہو۔ لیکن واللہ ہو۔ میرا ارادہ کچھ اور نہین ہو۔ یون ہی ندا اگا ایک خیال پیدا ہو گیا ہو۔ ایک روز اس سے ملکر حال دریافت کرون گا۔
قیصر۔ جو کچھ نہین ہو تو کیا مضایقہ۔ اچھا خدا حافظ۔
لڈن وغیرہ ۔ بندگی عرض ہو۔
مین ۔ وعلیکم السلام۔
گھر پہونچتے ہی مین سیدھا والدہ صاحبہ کے پاس چلا گیا۔
والدہ ۔ (میری صورت دیکھ کے) آخر تم شب بھر جاگے نا؟ ۔ میرا کہنا نہ سنا ۔ آنکھین خون کبوتر ہو رہی ہین۔
مین ۔ کیا کرتا ۔ کسی نے سونے نہ دیا ۔ اب جلد چاء منگوائیے ۔ مجھے شدت سے نیند آرہی ہو۔

باب سیزدہم

حال دل اُس سے نہ کہنا تھا ہمین چوک گئے
اب اگر بات بنائین بھی تو کیا ہوتا ہے

"ندامت"

شب بیداری بھی کیا بُری چیز ہو۔ ایک رات جاگو۔ دس راتین خمیازے کھینچو۔ اور لطف یہ کہ کئی کئی دن تک نہ دن کو سونے

سے تسکین ہوتی ہو - نہ رات کو - مین پلنگ پر لیٹا تو ایسا سویا کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہا - اور شام کو پانچ بجے کے قریب امام بخش نے جگایا بھی تو مشکل سے آنکھین کھلین طبیعت پر کچھ گرانی سی تھی -
مین منھ ہاتھ دھو کے محل مین آیا خالہ والدہ کے پاس بیٹھی تھین
خالہ - (ہنسکر) خوب اکیلے اکیلے جلسے دیکھتے ہو - ابھی نیند آنکھون مین بھری ہو - کچھ کھایا بھی یا نہین -
والدہ - کہان - آتے ہی تو سو گیا - مین نے بھی سو نے دیا کہ جب جاگے گا کھلا دون گی (میری پیشانی پر ہاتھ رکھ کے) ای ہی - دشمنون کا پنڈا ایسا پھیکا ہو رہا ہو - دسترخوان بچھواؤن -
مین - جی ہان -
والدہ - زبیدہ خانم - دسترخوان بچھواؤ -
خالہ - بلقیس کو بھی بلوا لو - روزہ انھین کے ساتھ افطار کرلیگی -
مین - (دل مین خوش ہو کر) سنبل - بلقیس کو بلا لا - کہنا روزہ یہین کھولین
خالہ - جاڑون مین شام کیسی جلد ہو جاتی ہو - کیون سنتے آج کل سورج کس وقت ڈوبتا ہو -
مین - پانچ بجکر ستائیس منٹ پر - دس منٹ کے بعد افطار کا وقت ہی
خالہ - اب کیا بجا ہو -
مین - (گھڑی دیکھکر) پانچ بجکر ۳۵ منٹ ہو چکے ہین - بس دو منٹ کے بعد افطار کا وقت ہو جائیگا - (بلقیس کو آتے دیکھکر) آؤ - روزہ ایک ساتھ کھولین -
بلقیس - تسلیم - کیا آپ بھی روزے سے تھے -
مین - نہین - مین تو روزے سے نہ تھا - مگر تمھارے ساتھ روزہ کھولنے کے لیے تھوڑی دیر کو روزہ دار بنگیا ہون - اور ایک طرح تھا بھی - روزے سے - یعنی کھانا دن کو کھایا ہی نہین -
بلقیس - کیون - خدانخواستہ جی کیسا تھا -

مین ۔ جی تو اچھا تھا ۔ مگر مین آج تمام دن سوتا ہی رہا ۔
بلقیس ۔ جلسے مین رات بھر جاگے ہون گے ۔
مین ۔ ہان بیشک جاگنا تو پڑا ۔
بلقیس ۔ (ذرا سی خاموشی کے بعد) جاڑون کے دنون کے روزے بھی کچھ آسان نہین ہوتے ۔ امی کہتی تھین پلک جھپکائے شام ہو جاتی ہو ۔ مجھے تو دن پہاڑ ہو گیا ۔ کاٹے نہین کٹتا تھا ۔
خالہ ۔ بھلا اس بے دلی کے روزے کا ثواب کیا خاک ملیگا ۔
بلقیس ۔ مین نے تو ایک بات کہی تھی ۔ بیدل ہوتی تو روزہ ہی کیون رکھتی ۔ کیون خالہ امان مین نے کوئی بُری بات کہی ۔
والدہ ۔ ہان بیٹی یہ تو روزہ رکھکر پچھتانا ہوا ۔ بُری بات ہو ۔
زبیدہ خانم ۔ دسترخوان تیار ہو ۔
بلقیس ۔ میرا شربت آیا ۔
زبیدہ خانم ۔ جی ہان گلشن لیکے آتی ہو ۔
مین ۔ (والدہ اور خالہ سے) بسم اللہ تشریف لےچلیے ۔ آپ کے کھانے کا وقت نہین ہو تو یونہین بیٹھ جائیے ۔
والدہ ۔ نہین بھئی ۔ تم دونون جاؤ ۔ نماز بھی تو پڑھنی ہو ۔ چھوٹی بیگم نماز کہان پڑھوگی ۔
خالہ ۔ اُس گھر مین ۔ تسبیح وہین رکھی ہو ۔ بلقیس کھانا کھائے تو اپنے پاس بٹھائے رکھنا ۔ منے ۔ خبردار ہو تم آج کہین باہر گئے ۔
مین ۔ جی نہین کہان جاؤن گا ۔ نیند تو بلا کی آرہی ہو ۔ رات ہوئی کہ سویا ۔
بلقیس ۔ (راستے مین بہت منھ بنا کر) امی کی بھی کیا باتین ہوتی ہین ۔ ایک شخص کا رات کو گھر پہ جی نہین لگتا ۔ زبردستی اُسے روکتی ہین ۔ ہان کہیے جلسہ کیسا تھا ۔ مردون کا گانا تھا کہ عورتون کا
مین ۔ (مسکرا کر) کیون صاحب ۔ چوٹ چپیٹ شروع ہو گئی ۔

بلقیس ۔ اے لیجیے ۔ بھلا اس مین چوٹ کی کیا بات تھی ۔ مین نے تو دنیا کی ایک بات کہی ۔ ہان تو بتائیے جلسے کا حال ۔
مین ۔ گانا تو عورتون ہی کا تھا ۔ مگر میرا جی نہ بہلا ۔ اُچاٹ سا رہا ۔
بلقیس ۔ (اب کی ہنسکر) جبھی تو ساری رات جاگتے رہے طبیعت بہلتی تو نیند نہ آجاتی ۔ وہین سو نہ رہتے ۔ یہ تو جھوٹ نہین ہی ۔
مین ۔ تم روزہ کھول چکو تو اسکا جواب دونگا ۔ آؤ ۔ مجھے بھی بھوک لگی ہی ۔

ہم دونون نے کمرے مین آکر کھانا کھایا ۔ روزے کے باعث سے بلقیس کے پھول سے رخسارون پر کسی قدر پژمردگی آگئی تھی ۔ لب بھی خشک تھے ۔ مگر اس بگاڑ مین بھی لاکھ بناؤ تھا ۔ اور اس کے گالون کی پژمردگی اور لبون کی خشکی نے اس کے قدرتی حسن مین ایک خاص دلکشی پیدا کر دی تھی ۔ جسکا لطف مین بیان نہ کرونگا ۔
مین ۔ کیا خالہ امان نے زبردستی روزہ رکھوایا تھا ۔ یا تم نے اپنی خوشی سے رکھا تھا ۔
بلقیس ۔ امی نے کہا تو تھا ضرور ۔ مگر مین نے اپنی خوشی سے رکھا ۔ پارسال رمضان شریف مین میرے کچھ روزے قضا ہو گئے تھے ۔ ہان تو پھر جلسے کا حال کہیے ۔ مین سُن کے چھوڑونگی ۔

مین نے مختصرا بیان کیا ۔ مگر حسنا کی جگہ پر قیصر مرزا کے ایک فرضی دوست کو میزبان بتایا ۔ نبھی کے گانے اور ناچ کی تعریف کی ۔ اور کہا ۔

اب مین کسی کے ہان ناچ کی دعوت مین نہ جاؤنگا ۔ تفریح تو واجبی ہی واجبی ہوتی ہی ۔ مگر طبیعت جی بھر کے سُست ہو جاتی ہی ۔
بلقیس ۔ امی آپ کو منع کرین تو کرین ۔ مگر مین منع نہ کرونگی ۔

مردون کی دلچسپی مردون سے ہوتی ہے۔ ہم لوگون کی باتون میں نہ مزا نہ سواد۔ مردون کا جی بہلے تو کیسے۔

مین ۔ (مسکراکر) آج جسوقت سے تم امی جان کے پاس سے روزہ کھولنے کے لیے اُٹھی ہو۔ تمنے سوائے طنز اور چوٹ کے سیدھی بات نہین کی ہے ۔مگر مین اس مین خوش ہون۔

بلقیس ۔ معمولی باتون کو آپ طنز اور چوٹ سمجھین تو بڑی مشکل ہوئی اور آپ خوش کیون ہوے۔

مین ۔ تم ایسی ہی باتین کیا کرو۔ میری عام اجازت ہے اس سے . . .

بلقیس ۔ فقرہ ختم کیجیے ۔کیا ۔اس سے کیا ؟

مین ۔ (ہنسکر) باقی داستان فردا سے شب ۔

بلقیس ۔ نہین ۔مین نہ مانونگی ۔ ابھی کہیے ۔

مین ۔ خوش مین اس سبب ہون کہ تمھین میرے حالات کی جستجو تو رہتی ہے ۔

بلقیس ۔ (مسکراکر) اُدہ ۔ خیر یہ بتائیے کہ جلسے مین جہان ناچ گانا تھا۔ آپ کا جی کیون نہ بہلا ۔

مین ۔ آپ ہی آپ ۔ کیا بتاؤن کیون میری طبیعت اُچاٹ رہی شاید یہ وجہ ہو کہ اس طرف چند روز سے مین ایسی باتون سے گھبرانے لگا ہون ۔

بلقیس ۔ کب سے ۔

مین ۔ ابھی نہ کہونگا ۔ کہ کب سے ۔ مگر انکار سے کیا فائدہ ۔ تم ضد کروگی اور مجھے کہنا پڑیگا ۔ تو لو کہے دیتا ہون ۔جب سے تم کلکتے آئی ہو ۔

بلقیس ۔ (حیرت سے) جب سے مین یہان آئی ہون ۔ تب سے آپ کا دل ناچ گانے کی صحبتون مین نہین بہلتا ۔

مین ۔ ہان ۔ ہے تو یہی بات ۔ اب چاہے تم یقین مانو ۔ یا نہ مانو ۔

بلقیس ۔ ایسی انوکھی بات اور کوئی کہتا تو مین یقین نہ مانتی۔ آپ کہتے ہین تو ضرور سچ کہتے ہون گے ۔ آخر کوئی سبب تو فرمائیے کہ کیون ۔

مین ۔ دل ہی تو ہی۔ تم سے باتین کرکے جیسا مین خوش ہوتا ہون ۔شاید جلسے مین بیٹھکر اتنی خوشی مجھ کو نہ ہوتی ہوگی ۔

بلقیس ۔ یہ بنانے کی عادت آپ کو کب سے پڑی ہی ۔

مین ۔ نہین واللہ جو مین نے بالکل سچ کہا ۔ اچھا ایک بات کہتا ہون ۔ مانوگی ۔

بلقیس ۔ ماننے کے قابل ہوگی تو مانون گی نہین تو (مسکراکر) ہوا بتا دون گی ۔

مین ۔ ہوا بتانے کی نہین سہی ۔ سنو ۔ اب ہم تم روز ساتھ بیٹھتے اُٹھتے ہین ۔ اور جب تم انگریزی پڑھنی شروع کروگی ۔ تو اور بھی زیادہ بےتکلفی ہو جائے گی ۔ اس لیے اب ادب تعظیم شرم وحیا۔ بھائی اور آپ کا استعمال موقوف ۔

بلقیس ۔ اوئی ۔ یہ کیون ۔ امی ناراض ہونگی ۔

مین ۔ بڑون کے سامنے مضایقہ نہین ۔ جب ہم تم اکیلے ہوا کرین۔ تو بےتکلفی کی بات چیت اچھی ۔

بلقیس ۔ آخر اس کی کوئی وجہ ۔

مین ۔ کیا وجہ بھی بتانی ہوگی ۔

بلقیس ۔ اے نہین ۔ مگر کیا اس مین کچھ فائدہ ہی ۔

مین ۔ کیا تم سب باتون مین فائدون کا لحاظ رکھتی ہو ۔

بلقیس ۔ توبہ اللہ ۔ مین آپ سے جیتنے سے رہی ۔ خیر منظور ہی ۔ لیکن بھول چوک معاف ۔ عادت بدلتے بدلتے بدلے گی ۔ ہان اور جو کبھی امی یا خالہ امان کے سامنے زبان کھسل گئی تو پھر ۔

مین ۔ اسکا میرا ذمہ ۔ مین کسی صورت سے بات بنا لونگا ۔

بلقیس ۔ انگریزی کب سے شروع ہو گی ۔ وعدہ یاد ہی کہ بھول گئے ۔
مین ۔ انشاءاللہ کل سے ۔ تم سے اور وعدہ کرکے بھول جاؤن ۔
شروع شروع مین (نئی زبان ہی) انگریزی تمھین مشکل معلوم ہو گی ۔
کہین اکتا کر چھوڑ نہ دینا ۔ رفتہ رفتہ محاورہ پڑ جائیگا ۔
بلقیس ۔ نوج مین اکتاؤن ۔ دو دن مین دیکھیے گا ۔ مین سب
حرف پہچان لون گی ۔
مین ۔ اسکا تو مجھے بھی یقین ہی ۔ تمھارا ذہن بلا کا ہی ۔ اب چلو
امی جان کے پاس وہین چلکر بیٹھو ۔
والدہ نماز سے فارغ نہین ہوئی تھین ۔ مین اُنکے کمرے
کے برآمدے مین کرسی پر بیٹھ گیا ۔ اور بلقیس بھی ۔
بلقیس ۔ (تھوڑی دیر کے بعد) توبہ بیکار بیٹھے بیٹھے جی کیسا گھبراتا
ہی ۔ کوئی کتاب بھی تو یہان نہین ہی ۔ جاؤن آتو جی کے پاس سے
لے آؤن ۔
مین ۔ کتابین تو یہین بہت ہین ۔ تمنے میرا کتب خانہ ابھی دیکھا ہی
نہین ۔ آؤ تمھین دکھاؤن ۔ (پکار کر) سنبل ۔ کتب خانے مین
روشنی کر دے ۔ مین آتا ہون ۔
میرا کتب خانہ اب تک محل کے اندر رہا ہی ۔ اسمین علاوہ
زمانہ طالب علمی کی کتابون کے ۔ فارسی ۔ عربی اور اردو کی دو تین
سو جلدین تھین ۔ جن مین تاریخ ۔ قصہ ۔ شعر و سخن کی تمام مشہور
کتابین شامل ہین ۔ دو الماریون مین صرف انگریزی کتابین ہین
ناول کا مین نے بڑا ذخیرہ جمع کر رکھا تھا ۔ مگر انھین مصنفون
کی تصنیفین زیادہ تھین ۔ جن کو مین خود پسند کرتا تھا ۔ کتب خانے
کی دیکھ بھال خود جناب والدہ صاحبہ نے اپنے ذمے رکھی تھی
اس لیے اس مین گرد و غبار کا نام بھی نہ تھا ۔ اور ہر ایک
الماری مین ایک قلمی فہرست بھی رکھدی گئی تھی ۔ تاکہ جس کتاب کی

ضرورت ہو اُسکے نکالنے مین دقت نہ پڑے۔
روشنی ہو چکی تو مین بلقیس کو لیے ہوے کتب خانے مین آیا۔
اور ایک ایک کرکے کل الماریان اُسے دکھائین اور کہا کہ "جو کتاب
دیکھنی چاہو نکال لو"۔ اسنے فارسی کے دواوین والی الماری کو کھولا۔
اور جامی۔ سعدی اور حافظ کے کلیات نکال کر کہا کہ ناول پھر دیکھونگی
اب تو معلوم ہو گیا کہ گھر مین موجود ہین۔ کتابین لیکر وہ اسی کمرے
مین جہان بہت سی کرسیان رکھی ہوئی تھین بیٹھ گئی۔ مین بھی ذرا دور
ایک کوچ پر بیٹھا۔
بلقیس نے پہلے کلیات جامی کو اُٹھا لیا۔ اور ورق گردانی کرنیلگی
اور تھوڑی دیر کے بعد مجھے ایک غزل جسکا یہ مطلع ہی پڑھ کر سنائی۔

گر بچشم عاشقان بینی جمال خویشتن
ہمچو من آشفتہ گردی درخیال خویشتن

بلقیس۔ (غزل پڑھکر) آج وہ لفظ عاشق مجھے پھر نظر آیا۔ مگر اس
شعر کا مطلب کیا ہی۔ کوئی اپنے خیال مین آپ پریشان کیسے ہو سکتا ہی
مین۔ جامی کا تمام کلام تصوف کے رنگ مین ڈوبا ہوا ہی۔ مطلب
یہ ہی۔ کہ معشوق اگر اپنی صورت کو اس آنکھ سے دیکھے جس آنکھ سے
اُسے اُس کے عاشق دیکھتے ہین تو اسکا حال بھی اپنے ہی عشق مین
ویسا ہی پریشان ہو جائے جیسا کہ اس کے عاشقون کا۔
بلقیس۔ بھئی یہ مطلب بھی مشکل ہی۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔ عاشق
کی بھی وہی دو آنکھین ہونگی جو معشوق کی دونون مین فرق کیا ہی۔
مین۔ یہ بڑی بحث ہی۔ مگر اس مین تمھارا جی نہ لگے گا۔ یہ دوسرا
دیوان کسکا ہی۔ سعدی کا ہی نا؟
بلقیس۔ ہان۔ دیکھون اسمین کوئی آسان سی غزل ہی۔
والدہ کی آواز۔ منے۔ کیا باہر چلے گئے۔
زبیدہ خانم۔ جی نہین حضور۔ ماشاء اللہ کتب خانے مین تشریف

رکھتے ہین ۔
والدہ ۔ (آکر) ہان ۔ تو تمنے ابھی تک یہ کمرا تو انھین دکھایا ہی نہ تھا
کون کتاب پڑھ رہی ہو ۔
بلقیس ۔ سعدی کا کلیات ہو ۔
والدہ ۔ (مجھ سے) یہین بیٹھوگے ۔ یا میرے کمرے مین ۔
مین ۔ جہان ارشاد فرمائیے ۔
والدہ ۔ مجھے کچھ کپڑے دیکھنے ہین ۔ تم دونون کتابین دیکھو ۔
سنبل یہین حاضر رہ ۔ (والدہ چلی گیئن)
بلقیس ۔ (کچھ آہستہ سے پڑھ کر) دیکھو بھائی ۔ کیا غزل ہو ۔ پہلا
شعر کیسا پیارا ہو ۔

دلم بردہ نگارے ماہرو ئی شوخ عیاری
بسنتی جامہ پوشی بادہ نوشی مست سرشاری

مین ۔ (مسکرا کر) ہان یہ مشہور غزل ہو ۔
بلقیس ۔ آپ مسکرائے کیون ؟
مین ۔ پھر وہی آپ ۔ مین جواب نہین دیتا ۔
بلقیس ۔ بھول چوک معاف تھی ۔ اچھا مسکرانے کا سبب ۔
مین ۔ بتاؤن ۔
بلقیس ۔ اوئی ۔ ہان ۔ کب سے تو پوچھ رہی ہون ۔
مین ۔ مین اس لیے مسکرایا کہ مطلع تمپر بالکل چھا گیا ۔
بلقیس ۔ (حیرت سے) یہ کیسے ۔
مین ۔ آج اتفاق سے تمھارے دوپٹے کا رنگ بسنتی ہو ۔
بلقیس ۔ (تیوریان چڑھا کر) دوپٹا بسنتی سہی ۔ یہ بقول آپ کے
اتفاق کی بات ہو ۔ تو اس سے کیا ہوتا ہو ۔
مین ۔ اس شعر مین سوا بسنتی دوپٹے کے اور کئی صفتین بھی ہین
انمین سے بجز دو تین کے سب تمپر صادق آتی ہین ۔

بلقیس - یہ پہیلیان مین نہین بوجھ سکتی - صاف صاف کہو تو جواب دون -
مین - تمنے دل بھی لیا ہو - ماہر دبھی ہو - شوخ . . . .
بلقیس - (ازرد ہوکر) ذرا زبان کو روکے ہوے - ایسی باتین کیجیے گا تو مین خالہ امان کے پاس جا بیٹھون گی - نوج مین کسی کا دل لون - اور نوج مجھے دل لینا آئے -
مین - اب مجھ سے ضبط نہین ہو سکتا - (آہستہ سے) بتا دون کہ تم نے کسکا دل لیا ہو - تم نے بلا ارادے بے جانے بوجھے جسدن پہلے اس گھر مین قدم رکھا تھا - میرا - میرا دل . . . . . مجھ سے چھین لیا تھا - مین اپنی حالت لاکھ لاکھ طرح سے چھپاتا رہا ہون مگر آج بیقراری نے میرا راز فاش کرا ہی کے چھوڑا -
بلقیس یہ نئی منطق سنکر اور میری بیقراری دیکھ کر ذرا سہم سی گئی - اسکے چہرے کا رنگ فق ہوگیا - اور شاید آنکھون مین آنسو بھی بھر آئے - وہ خاموش ہوگئی - اُس نے سر جھکا لیا - اور مجھے اپنی اس بیوقت کی حرکت اضطراری پر سخت انفعال ہوا - قاعدہ ہو کہ جب کوئی شخص ایک بات کہکے اسکا اثر اپنی توقع کے خلاف ہوتا دیکھتا ہو تو اُسکو چھوٹی سی تا دیل کی جلدی پڑ جاتی ہو - مین نے بھی بات ٹالنے کی غرض سے کہا - "واہ تم تو ہنسی ہنسی مین رونے لگین - مین تو مذاق سے کہہ اُٹھا تھا"
بلقیس - (روہانسی ہوکر) مذاق کا اثر چہرے تک رہتا ہو دل پر نہین ہوتا - آپ مذاق سے کہتے تو میرے دل پر چوٹ نہ پڑتی
مین - شاید تمھارے دل نے غلط فہمی سے چوٹ کھائی ہو - ذرا اُسے پھر ٹٹولو - کیا حقیقت مین چوٹ کھا گیا ہو -
بلقیس - (مسکراہٹ روک کر) یہ سب باتین بھی مذاق ہی سے آپ کہہ رہے ہین - تا - خیر - دل دکھا سکتی تو دکھا دیتی کیا اسی لیے

کتابین دکھانے کو لائے تھے۔
مین ۔ نہین ۔ تمھارے سر کی قسم ۔ جسوقت کتابون کا ذکر آیا تھا۔ مجھے وہم و گمان بھی نہ تھا کہ میری زبان سے ایسے کلمے نکل جائین گے ساری خطا اِن بڑے میان (شیخ سعدی کے کلیات کی طرف اشارہ کر کے) کی ہی۔
بلقیس ۔ (ہنسکے) چاو ہٹو بھی۔
مین ۔ اچھا معاف کردو۔ خطا ہوئی ۔ اور بدلا لینا چاہو ۔ تو میرا دل دُکھانے کے لیے موجود ہی۔
بلقیس ۔ وہ میرے کس مصرف کا ۔ خدا جانے وہ رات کو کدھر رہا اسوقت کہان ہی ۔ اور اُس مین کہان کہان کی باتین بھری ہین۔
مین ۔ کیا بتاؤن ۔ کہ رات کو کہان رہا ۔ اور اسوقت کہان ہی۔ اور اس مین کہان کی باتین بھری ہین ۔ مین نے پھر دل کا کچھ تازہ حال بیان کیا ۔ اور تم پھر خفا ہوگئین ۔ خیر ۔ مگر اتنا ضرور کہونگا ۔ کہ تمھاری عتاب آمیز ادا نے اُسے مضمحل کر ڈالا ۔ خیر ۔ مجھ ہی سے خطا ہوئی ۔ اب تو معاف کردو۔ لو معاف کیا۔
بلقیس ۔ خطا تو نہین ہوئی ۔ تمھارا منشا ٹھیک نہ پڑا ۔ مین خفا ہوکر روٹھ جاتی تو تم خوش ہوتے ۔ غالب کا ایک شعر مجھے یاد آگیا یہی میرا جواب ہی۔

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مین ۔ کیون صاحب ۔ باتون مین رونے سے انکار اور شعر سے اقرار ۔ آخر مین کیا سمجھون۔

درد اکہ یکے نیست بعاشق سخن تو
بادام دو مغز ہست زبان در دہن تو

عاشق کا لفظ میرا نہین ہی ۔ شاعر کا ہی ۔ کہین پھر چٹک نہ جانا

اب مین نے جانا تم بڑی تنک مزاج ہو۔ دیکھو ستانے کا الزام مجھپر صحیح نہین ہو زبان سے بے اختیار مین ایک بات نکل گئی ندامت کے سوا اسکی وا کیسی ممکن نہین ہو مگر تم ہو کہ گتھی کو سلجھانیکے بدلے الجھا رہی ہو۔

بلقیس۔ اے لو۔ چوری اور سینہ زوری۔ آپ ہی تو تم نے میرے دل کو الجھن مین ڈالا۔ اور مجھی پر گتھی کے الجھانے کا دھرا رکھتے ہو۔ میرے کم نصیب دل نے مار بھی کھائی۔ اور الجھا بھی۔ مین یہ جانتی تو اسے کہین رکھ کے یہان آتی۔

مین۔ تمھاری خفگی نے میرے حواس کھو دیے۔ دل مین خفا ہو لو تو ہو لو۔ مین تمھارا گنہگار ہون۔ مگر ظاہر مین نہ روٹھو۔

بلقیس۔ مین کچھ بچہ تو ہون نہین۔ جو دل کا بھید منھ سے کھلنے دون مجھے تم سے زیادہ دنیا کا ڈر ہو۔

مین۔ سب کچھ کہو گی۔ مگر معاف نہ کرو گی۔

بلقیس۔ توبہ اللہ۔ اچھا معاف کیا۔ کہین جھگڑا تو چکے۔ مگر یہ بات میرے دل مین رہیگی۔ وہ تو تمھارے دل کی بات تھی جو زبان سے نکل گئی۔ ایسی باتین بھول چوک سے نہین ہوا کرتین

مین۔ دل مین شوق سے رکھو۔ میری عین خوشی ہو۔ بلا سے اسی بہانے مین تمھارے دل مین رہونگا۔ مگر دیکھو اب زبان پر نہ لانا۔ مجھے خفیف کرنے سے تمھین کیا ملیگا۔ ندامت کے مارے مین پسینے پسینے ہو رہا ہون۔

بلقیس۔ (مسکرا کر) تم اور ندامت سے پسینے پسینے؟ مین کبھی نہ مانون گی۔ یہ کیون نہین کہتے کہ مجھے جلا کے خود ٹھنڈے ہو رہے ہو۔

مین۔ خدا جانے یہ شوخیان تمھین کسنے سکھائی ہین۔ خیر۔ اب یہ بکھیڑا جانے دو۔ ہان تو کل سے انگریزی شروع ہو گی۔ سنبل دیکھ تو آ۔ سرکار کیا کر رہی ہین۔

بلقیس۔ چلو۔ وہین۔ چلو۔ اب بہت دیر ہوگئی ہو۔ انگریزی شروع کرنے کو تو مین موجود ہون مگر جو تمھین نیند سے فرصت ملے۔ خدا جانے رات کہان کاٹی۔ کس شغل مین رہے۔ اور کہان کا خمار گھر لیکے آئے۔
مین۔ مین تو پہلے ہی قبول چکا کہ ایک دوست کے ہان جلسہ تھا
بلقیس۔ مین یہ کب کہتی ہون کہ کسی دشمن کے ہان گئے تھے۔ اچھا اب اُٹھو۔
ہم دونون پھر والدہ کے پاس آئے۔ وہ کپڑے دیکھ چکی تھین۔ خالہ بھی بیٹھی تھین۔
خالہ۔ کتب خانہ دیکھا۔ تمھارے پاس بھی تو بہت سی کتابین ہین مگر مولی گاجر کی طرح پڑی ہین۔ تم بھی ایک المارہی مین قرینے سے رکھو۔ سنے دیکھو بھئی اپنی بہن کا کتب خانہ سجا دو۔
مین۔ بہت خوب۔
والدہ۔ ہان اور کتابون کی ضرورت ہو تو یہان سے لے لینا۔ (بلقیس سے) نو بج چکے ہین۔ دن بھر روزہ رکھا تھا۔ نیند تو نہین آتی ہو۔
بلقیس۔ (انگڑائی لیتے لیتے رُک کر) جی ہان اب نیند آتی ہو۔ امی چلیے۔
خالہ۔ اوئی۔ لڑکی۔ مین کھانا تو کھا لون۔ تم جاؤ۔ سو رہو۔ مین بھی آتی ہون۔ کمائی خانم پاس بیٹھ جائین گی۔ (پکار کر) سنبل۔ جا۔ دیکھ۔ نواب آئے ہون۔ تو بلا لا۔ دسترخوان بچھتا ہو۔
مین۔ مجھے بھی نیند آتی ہو۔ مین جا کر خالو ابا کو بھیجدونگا۔
والدہ۔ بیشک جاؤ۔ سو رہو۔ اب اسوقت کتاب وتاب نہ دیکھنا۔ جبتک رات بھر نہ سوؤگے یہ خمار نہ جائیگا۔
بلقیس (جاتے ہوئے) بھائی۔ تسلیم۔ کل ساڑھے نو بجے

انگریزی شروع کرون گی - سویرے سے کہین پہلے نہ جاسیئے گا -
مین - نہین - مجھے یاد ہو -

بلقیس اُدھر گئی - مین باہر آیا - شام سے نیند کے جھونکے آرہے تھے - مگر اس اتفاقی واقعہ نے میری ساری نیند غارت کرکے رکھدی! اسکا مجھے وہم وگمان بھی نہ تھا کہ شیخ سعدی کی ایک مشہور غزل اور زبان زد عام مطلع کا ایسا نتیجہ نکلیگا اور اسکا میری زندگی پر ایسا سخت اثر پڑیگا - بلقیس روز آمیل جول کے باعث سے میرے ساتھ بے تکلف ضرور ہو چلی تھی - اُسکا وہ پہلا سا حجاب بیشک باقی نہ رہا تھا - مگر جسطرح میرے نزدیک آئی بے تکلفی سن کے تقاضہ سے تھی اسیطرح شرم وحجاب بھی - آج کے تجربہ نے میری آنکھون سے پردہ اٹھادیا اور مجھکو مان لینا پڑا کہ وہ اب ایک نادان اور بے سمجھ لڑکی نہین رہی ہو اُسنے یقیناً بسنتی دوپٹے کے مناسبت کے ساتھ ظلم پردہ وغیرہ بقیہ الفاظ کی توجیہ بھی وہی کرلی تھی جو تھوڑی دیر بعد اُس نے میری زبان سے سنی - اور اس کے بعد اُسنے میرے ہر برتاؤ اور ہر ہر لفظ کے معنے پر بہت غور اور نکتہ چینی سے توجہ کی - اور اس سب کا جو نتیجہ اُسنے نکالا وہی اُس کے چہرے کے رنگ کی تبدیلی کا باعث ہوا - اضطراب ایسی حالت کے لیے (خصوصاً بلقیس کی سی تو خیز لڑکی کیواسطے) امر لازمی تھا - مگر اسی اضطراب نے مجھ کو اُس کے اُن جذبات نهفتہ کا پتا بتایا - جو یقیناً مجھ کو دیکھنے کے بعد سے اُس کے دل مین جمع ہو رہے تھے اور جو آج زردی رُخ اور خشکی لب کی صورت مین منودار ہو گئے - اگرچہ بلقیس کی شوخیون نے مجھ پر ثابت کردیا کہ اُس کا دل جذبات کے اثر سے محبت کے رنگ مین شرابور ہو گیا ہو - تاہم عاشق کا دل اور چور کا حال ایک سا ہوتا ہو - ہر خیال کے ساتھ میرا وہم کھٹکے کی ایک مجسم شکل میرے سامنے کھڑی کردیتا تھا گو پھر بھی ان خیالات نے مجھے نہایت مزہ دیا - مگر بے وقت افشاے راز کے خوف نے کسیقدر اس حلاوت کو تلخ بھی کر دیا

گو یہ اطمینان تھا کہ بلقیس کی فطرتی شرم حیا اُس کو اس بات کے دوبارہ تذکرے سے باز رکھے گی ۔ وہ اخفا کا وعدہ بھی کر چکی تھی جو اُس کی سی ذی فراست لڑکی کی جانب سے تحفظ کا ایک کافی ضمانت نامہ تھا ۔ مگر مجھے اپنے اوپر البتہ بھروسا نہ تھا ۔ مین خلقی بے صبری کے ہاتھون حسنا کی بلا مین پڑ چکا ہون ۔ اس لیے مجھکو اندیشہ ہوا ۔ کہ شاید مجھ سے کوئی مضطربانہ حرکت پھر سرزد ہو جائے جو بلقیس سے بات چیت کا دروازہ بھی بند کر دے ۔

غرض کہ اسی قسم کے ہزارون توہمات اور بے شمار اندیشے دل مین آ رہے تھے ۔ مین کوئی راے قایم نہ کر سکتا تھا ۔ سونیکا قصد کرتا تھا ۔ نیند نہین آتی تھی ۔ تین بجے شب تک یہی کیفیت رہی ۔ آخر سچ ہے لوگ سچ کہتے ہین سولی پر بھی نیند آتی ہے ۔ آنکھ جھپک گئی ۔ صبح کو اُٹھ کر مین نے قطعی ارادہ کر لیا کہ جسطرح بن سکے بلقیس کے دل سے کل کی چھیڑ چھاڑ کے اثر کو مٹا دینا چاہیے ۔

میرے رات کے سونے پر نیند کا اطلاق نہین ہو سکتا ۔ وہ نیند ہرگز نہ تھی ۔ بلکہ اُس قسم کی بیخودی تھی کہ جو دماغی یا جسمانی تکلیفون کی شدت مین انسان پر غالب ہو کر اُسکو تھوڑی دیر کے لیے دنیا و مافیہا سے بیخبر کر دیتی ہے ۔

منہ ہاتھ دھو کر مین حسب معمول محل مین جانے کو تھا کہ خواجہ صاحب کی اطلاع ہوئی ۔ مین نے اُنھین بلا لیا ۔

خواجہ صاحب ۔ بندگی عرض کرتا ہون ۔ مزاج معلےٰ ۔ فرمائیے جلسہ پسند آیا ۔ اور جاگنے کا کسل دفع ہوا ۔ مین تو کل تمام دن تمام رات سوتا رہا ۔ مگر ابتک تسلی نہین ہوئی ۔ شاید دو دن یا سخت سوتا رہون تو یہ خمار دفع ہو ۔

مین ۔ افسوس ہے کہ مجھے رات کو نیند نہین آئی طبیعت آج اچھی

نہین ہو۔ آپ اسقدر سویرے کیونکر آئے ۔
خواجہ صاحب۔ وہ حساب لایا ہون ۔ اگر ملاحظہ فرمائیے تو پیش کرون ۔
مین۔ اسوقت تو معاف فرمائیے ۔ حساب چھوڑے جائیے ۔ ذرا حواس ٹھکانے ہولین تو مین دیکھکر آپ کی ہدایت کے مطابق سب روپیہ دیدونگا ۔ روپیہ تیار ہو ۔
خواجہ صاحب۔ آپ کی جیسی مرضی ۔ پھر کبتک ۔
مین۔ ابھی یہی پرسون نرسون تک ۔
خواجہ صاحب۔ آپ شاید محل مین جاتے تھے ۔ میرے باعث سے رُک گئے ۔ بسم اللہ تشریف لیجائیے ۔ ہان خوب یاد آیا۔ نمدو سویرے میرے گھر آیا تھا ۔ آپ کو بی حسنا نے بلایا ہو ۔
مین۔ آج تو شاید مین نہ جاسکون ۔ قیصر مرزا آنے والے ہین۔ وہ آگئے تو پھر فرصت کہان ۔
خواجہ صاحب۔ (طنز سے) قیصر مرزا صاحب سے آجکل بہت پینگ بڑھے ہوے ہین ۔ خدا راست لائے ۔ اُس روز جلسے مین بھی مین نے کچھ عرض کیا تھا ۔ اور اب بھی کہتا ہون کہ ہوشیار رہیے گا ۔
مین۔ یہ درست ہو ۔ اور مین آپ کی نصیحت کا ممنون ہون ۔ مگر اتنا تو سمجھ لیجیے کہ وہ میرے ماموں زاد بھائی ہین ۔
خواجہ صاحب۔ بے ادبی معاف "الاقارب کالعقارب" بھی تو مشہور مقولہ ہو ۔ اقربا سے بڑھکر نہ کوئی دوست نہ دشمن زن زر زمین کا جھگڑا در پیش آتا ہو تو اقربا ہی سے ۔
مین۔ شاید ایسا ہی ہو۔ آپ کا تجربہ میرے تجربے سے بہت بڑھا ہوا ہو ۔ زمین اور زر کا جھگڑا تو ضرور اقربا سے پیش آسکتا ہو مگر زن کا جھگڑا غیر ہی سے پیش آسکتا ہو ۔ اقربا تو اس معاملے مین

آپس کے برتاؤ کا لحاظ کر جاتے ہین -

خواجہ صاحب - جی درست ہو - مگر مجھے چند واقعات سے یہ تجربہ ہو چکا ہو - کہ جب ایک نے دوسرے پر چوٹ کھیلی ہو تب عزیز قریب ہی سے - غیر کو خلوت مین دخل کہان - اقربا اپنے بنگلے درخور حاصل کرتے ہین - اور پھر ڈورسے ڈال کے ایسا لمڈورا اڑا دینے ہین کہ بے کما سے نہین چھوڑتے - خیر آپ جانین اور آپ کا اعتبار - اب مین رخصت ہوتا ہون - حسنا کے ہان جاؤن گا - آپ کی طرف سے کیا کہدون -

مین - جو مین نے عرض کیا ہو یہی کہدیجیے گا - قیصر کا آنا بسنتو کے ہان کا جانا تو ہو نہین جسکی چوری کی جائے -

خواجہ صاحب - یہ تو آپ اس طرح فرماتے ہین گویا بسنتو کے گھر جانے کا الزام آپ پر میری صلاح سے لگایا گیا تھا -

مین - استغفر اللہ - مین نے تو ایک بات کہدی -

خواجہ صاحب اُدھر گئے - مین والدہ کے پاس گیا - چاے کا سامان ہو رہا تھا -

مین - (چاے پیکر) ہان امی جان - آج بلقیس انگریزی شروع کریگی - جاؤن پڑھا آؤن -

والدہ - ٹھہرو - مین بھی چلتی ہون - دیکھون اُس کی زبان سے انگریزی لفظ کیونکر ادا ہوتے ہین -

ہم دونون گئے - بلقیس اپنی مان کے پاس بیٹھی تھی - والدہ کا آتا دیکھکر دوڑی اور اُن کے گلے سے لپٹ گئی - مجھ کو سلام کیا -

والدہ - (بلقیس سے) آج تم انگریزی شروع کروگی - مین بھی سننے کو آئی ہون - دیکھون - تمھاری زبان انگریزی لفظون پر کیونکر ٹوٹتی ہو -

خالہ - کتابین اُٹھا لاؤ - اُسدن کہان رکھی تھین -

بلقیس - بی گمانی خانم - میری کتابین لے آؤ - الماری مین رکھی ہین -
گمانی خانم - (کتابین لاکے) لیجیے - اتنی ہی ہین کہ اور بھی ہین -
بلقیس - بس - اتنی ہی - (سب سے موٹی کتاب لیکر) یہ شروع کرون -
مین - (ہنسکے) اس کتاب کو شروع کرنے کے ابھی بہت دن ہین - وہ لاؤ - جو سب سے پتلی ہو - اسکا نام ہو پرائمر - کہو - پرائمر -
بلقیس - پرامر -
مین - پرامر نہین - پرائمر -
بلقیس - پرائمر -
والدہ - (بلقیس کا منھ چوم کر) ماشاءاللہ اسکے منھ سے انگریزی لفظ تو خاصے نکلتے ہین -
مین - (پرائمر کا پہلا صفحہ نکال کر) دیکھو - یہ اے ہو - پہلا حرف -
بلقیس - اے -
مین - اور اس کے آگے ہو بی -
بلقیس - بی -
مین - تیسرا حرف ہو سی -
بلقیس - سی -
مین - بھلا کہو تو تینون حرف مین نے کیا بتائے -
بلقیس - اوئی - کیا مین ایسی کُند ذہن ہون - اے - بی - سی
والدہ - شاباش شاباش -
بلقیس - آگے -
مین - ڈی - پھر ای - پھر ایف -
بلقیس - ڈی - ای - ایف - سب ملا کے - اے - بی - سی - ڈی - ای - ایف -
مین - بس آج انھین حرفون کو خوب پہچان لو - کل باقی الفبٹ

پڑھاؤن گا۔ دیکھو۔ انگریزی مین الف بے کو الفبٹ کہتے ہین۔
بلقیس ۔ نہین۔ آپ تو سب حرف بتا دیجیے۔ مین یاد کرلون گی۔
مختصر یہ کہ بلقیس نے پوری الف بے سمجھ لی۔
بلقیس ۔ لکھنا تو سکھائیے۔
خالہ ۔ یا اللہ۔ ایسی جلدی کیا پڑی ہے۔ دو چار ورق کتاب کے پڑھ لو۔ پھر لکھنا بھی شروع کرنا۔ ایک ساتھ پڑھنا اور لکھنا شروع کرنے سے۔ نہ پڑھنا گت سے آئیگا۔ نہ لکھنا۔
مین ۔ خالہ امان۔ درست فرماتی ہین۔ یہ تین ورق پڑھ لو۔ تو مین لکھنا بھی بتاؤن گا۔
بلقیس ۔ بہت خوب۔ تو مین جا کر یاد کرتی ہون۔
مین ۔ اپنے دل سے، جاؤ۔ تھوڑی دیر مین آکر سن لون گا۔
(بلقیس چلی گئی)
خالہ ۔ اول اول یہ ہر کتاب بڑے شوق سے پڑھتی ہے۔ جہان کچھ دن گذر گئے۔ اور اسکی بدشوقی شروع ہو گئی۔
مین ۔ آپ تو جیا سے بدشوقی کرتی ہون گی۔ مجھ سے نہین کرینگی آپ دیکھ لیجیے گا۔
خالہ ۔ کیسی باتین کرتے ہو۔ بیٹا کہین خلقت بدلتی ہے۔ بلقیس کی طبیعت گھڑی مین کچھ گھڑی مین کچھ۔ دھوپ چھاؤن کپڑا اور اسکا مزاج برابر۔
والدہ ۔ بیشک تم سچ کہتی ہو۔ مگر یہ سب سن کا مقتضا ہے۔ ذرا اور سیانی ہوگی تو یہ بات جاتی رہیگی۔ ہان اسدن تمنے بلقیس کی نسبت کا ذکر کیا تھا۔ یون تو خدا نخواستہ قیصر مرزا مین کسی طرح کی خرابی نہین ہے۔ اور سُننے تو بڑی بڑی تعریفین کرتے ہین۔ ان کے دوست ہی ہین۔ لیکن مجھے ایک ذریعے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قیصر مرزا نے شاید کسی عورت سے خفیہ شادی بھی کر لی ہے۔ اس لیے چھوٹے دولھا کو منع کردو۔ کہ دلدار مرزا سے اول تو

خود اسبارے مین کچھ نہ کہین اور اگر وہ ذکر چھیڑین بھی (قیصر مرزا کا حال دلدار مرزا کو معلوم نہین ہی) تو ٹال جائین -
خالہ - باجی بتاؤ تو تمنے کس سے سنا - شاید غلط ہو -
والدہ - تم کو آم کھانے سے کام کہ پیڑ گننے سے - مین نے بہت معتبر آدمی کے منھ سے سنا ہی - اور سنو بی - اب بلقیس پر تمھارا کچھ قابو نہین ہی - وہ میری بیٹی ہی - مین ہی اسکا سب کام کاج کرون گی -
خالہ - (آبدیدہ ہوکر) مین بھی تمھاری ہون اور بلقیس بھی - تمھارے حکم سے نہ مین باہر ہون نہ وہ -
اس تقریر کا جو اثر مجھپر ہوا - اسکا اندازہ مین اپنے ناظرین کی طبیعت پر چھوڑتا ہون - میری خوشی بیان کے حدود سے بہت باہر تھی - اور اسی وجہ سے مین نے جب تک والدہ باتین کرتی رہین - خاموشی سے کام لینا مناسب جانا -
مین - دیکھون بلقیس نے سبق یاد کیا کہ نہین ڈینگ تو کرکے گئی تھین - کہ ابھی یاد کیے لیتی ہون - کہان ہین - آتو جی کے کمرے مین ہون گی -
خالہ - شاید گئی تو اُسی طرف تھی -
مین - مین جاکر ڈھونڈھ نکالون گا -
خالہ - جاؤ -
مین نے آتو جی کے کمرے مین بلقیس کو نہ پایا - آتو جی تنہا بیٹھی تھین - اُن کے پاس سے پلٹتے ہوے بلقیس نظر پڑی -
بلقیس - مین تو آپ کو بلانے جاتی تھی - میرا سبق یاد ہوگیا - چلیے سناؤن -
مین - یہان -
بلقیس - نہین - ادھر آئیے - میرے کمرے مین -
مین - سب حروف خوب پہچان لیے - پہلا سبق بچا رہا ہی

گویا علم کی بنیاد کچی مٹی پر رہے گی -
بلقیس - کچا کیون رہجائیگا -
مین نے کمرے مین آکر بلقیس کا سبق سنا - حقیقت مین اُسنے سب حروف خوب پہچان لیے تھے - غلطی کے تو کیا معنے وہ کہین رُکی تک نہین - مین نے چھوٹے حروف بھی اُسسے پہچنوا دیے - اور اُٹھ کر چلا -
بلقیس - اوئی - بھاگے کیون جاتے ہو - ذرا تو اور بیٹھو -
مین - چاء بیکر پان نہین کھایا - گلوری کھلاتی ہو -
بلقیس - گنگانی خانم کے ہاتھ کی یا میرے - آج تک میرے ہاتھ کی گلوری تمنے نہین کھائی ہو تو کیا کھائی ہی دون - جلسے کی گلوریون سے کیون اچھی ہونے لگی -
مین - (اپنے کو سنبھال کے اور مصنوعی بے پروائی سے) گلوری دو کسی کے ہاتھ کی ہو - تمھاری بنائی ہوئی ہو تو چپڑی اور دودو کی مثل ہو گی - جلسے کی گلوریان کیا خاک اچھی ہوتین - مردون کا انتظام طوفانی کشتی - مین نے تو سگرٹ پی پی کے رات کاٹی -
بلقیس - بس باتین نہ بناؤ - تمھین میرے ہاتھ کی بنائی گلوری کی پروا ہی نہین ہو - تو مین بنانے سے رہی - کچھ میرے ہاتھ مفت کے نہین ہین - جو محنت ضایع کرون -
مین - یہی باتین تو اچھی نہین - لاؤ بھی - وہ تو ایسے مزے کی ہو گی کہ کھانے سے پیشتر ہی میرے منھ مین ذایقہ آ گیا -
بلقیس نے بہت اصرار کے بعد گلوری دی - ناظرین! یہ مبالغہ نہین ہو - گو مبالغہ معلوم ہوتا ہو - مین پان کا بہت شایق نہین ہون - خاص خاص اوقات مین کھاتا ہون - مگر آج گلوری نے جو مزہ دیا - اُس کے بیان مین اگر صفحے کے صفحے سیاہ ہو جائین - تب بھی سیری نہو - گلوری منھ مین تھی اور محبت کا ولولہ

دل مین - اُس وقت جاکر مجھے اطمینان ہوا کہ میرا منتر بلقیس کے دل پر چل گیا ہو -

چونکہ اِس وقت کمرے مین سواے میرے اور بلقیس کے کوئی اور نہ تھا - صرف گمانی خانم باہر برآمدے مین بیٹھی کپڑا سی رہی تھین میں نے کل کی بات کا ذکر پھر چھیڑا -

مین - اب تم کو کل کی بات کا کچھ خیال تو نہین ہی - مین نے ہنسی ہنسی مین ایک کہی تو تم نے مجھے سو جھٹکے دیے - کیون - یاد ہی -

بلقیس - تم ہزار مٹاؤ - مگر جو بات میرے دل مین بیٹھ گئی ہی وہ پتھر کی لکیر ہو گئی - اس مٹانے سے تو معلوم ہوتا ہی کہ تم سچی بات کہکر اب ٹالنے کو بھلاوے مین ڈالنا چاہتے ہو - تو خوش رہیے - مین ایسی کچی گولیان نہین کھیلی ہون -

مین - واہ - وا - واہ - خوب سمجھین - مین یہ کہتا ہون کہ کیا تمکو وہ بات بُری معلوم ہوئی تھی -

بلقیس - مین اپنے دل کی بات نہین کہتی - کہون گی تو تم اور اترا جاؤ گے - اس سے یہی بہتر ہی کہ کسیطرح چپ کے لڈو کھا کے بیٹھی رہون -

مین - اور میرے دل کی بے چینی کا تمھین کچھ لحاظ نہین - بار بار یہی دھڑکا ہوتا ہی کہ تم بُرا نہ مان گئی ہو -

بلقیس - (ذرا سکوت کے بعد) تمنے بے وقت کی شہنائی بجائی کچھ تو اور صبر کیا ہوتا - تمھین ابھی میرا تجربہ ہی کیا ہوا ہو - ہان تمھارا تجربہ مجھے بیشک ہو گیا - دیکھ بھال کے نہین تو سمجھ بوجھ کے سہی - کہین شام کی سیر کا خیال نہ کرنا -

مین - تم مجھکو اور کچھ کب اُٹھنے پر مجبور کر رہی ہو - محبت جس چیز کا نام ہی نہ اُس کی آنکھین ہوتی ہین - نہ کان - انسان کا دل اُس کے قابو مین - دماغ اُس کے بس مین - حواس خمسہ اُس کے

پہنچے ہین - مین مجبور تھا - تمھین یہان آئے چھ سات مہینے ہو چکے
ہین - مگر میرا دل تمھاری پہلی ہی نگاہ کی نذر ہو گیا تھا میری زبان
تمھاری خفگی کے ڈر سے لڑکھڑا رہی ہے مگر دل مین کوئی چیز
سمائی ہوئی ہے - تم مانو یا نہ مانو - مگر وہ چیز تمھاری صورت ہے
جو آنکھون کی راہ دل مین اتر گئی ہے -

بلقیس - (سر جھکا کے) لیکن یہ بیل منڈھے چڑھتے نظر نہین آتی
جسطرح تم اپنے دل - دماغ اور حواس کو محبت کے بس مین کر چکے
ہو - اسی طرح میری ان سب چیزون کو امی اور ابا جانی کے بس مین
سمجھو - ایک تمھارے سامنے مین غیرت کو بیچ بیٹھی - شرم کو دھو کے
پی گئی - تو کیا دنیا بھر کے سامنے کھل کھیلون - عورت ذات کی
بڑی خرابی ہے - سچ پوچھو تو میری حالت اور اس لجالو کے پیڑ کی
حالت ایک سی ہے - ذرا چھو دو تو شرما جائے - رہی کل والی بات
اُسے مین بھولنے سے رہی - گو تمھاری خاطر سے کہدون کہ بھولی جاتی
ہون - لیکن دل مین وہ اسطرح رچ گئی ہے جسطرح پکا رنگ کپڑے
پر - اُسے کیونکر چھڑاؤن -

مین - (گھبرا کر) آخر اسقدر مایوسی کیون ہے - دنیا بہ امید قایم -
بلقیس! دیکھو امید بڑی چیز ہے - انسان کو ہر کوشش پر یہی آمادہ رکھتی
ہے - اگر اس کو خیرباد کہدو تو سرے سے ارادے ہی کی بنیاد
کچھ باقی نہین رہتی - اور ایسا ہو تو مایوسی کی مہیب شکل انسان کی
زندگی دشوار کر دے - اسی سے عربی کا یہ مقولہ بہت ٹھیک ہے
کہ "السعی منی والاتمام من اللہ" یعنی کوشش ہمارا کام ہے باقی اُسکا
پورا کرنا خدا کے اختیار مین - تم ہمیشہ اس پر کامیابی کی امید کو
غالب رکھو - ہر تدبیر اپنی انتہا تک اسی طرح ہو سکتی ہے -
انگریزی پڑھو گی تب تمھین نپولین کے اس قول کا لطف آئیگا
کہ جس شخص کا وجود دنیا مین ہے اُس کے لیے غیر ممکن کا لفظ کہنا

غلط ہی۔

بلقیس۔ تقدیر سے انسان مجبور ہی۔ تم کیا کروگے اور میں کیا کرون گی۔

یمین۔ تم نے بہت نازک مسئلہ چھیڑ دیا جس کے سمجھانے کا یہ وقت نہین ہی۔ افسوس مسلمانون کو اسی تقدیر پرستی نے کاہل اور مجبور بنا دیا۔ تقدیر تو صرف قادر مطلق کا اندازہ اور علم ہی۔ نہ کہ حکم قبل از وقت۔ اگر ہم اسے حکم قطعی سمجھ لین۔ اور جہلا کی طرح یہ مان لین۔ کہ زندگی بھر کے لیے تمام احکام ہمارے چار انگل کی ہڈی یعنے پیشانی پر لکھ دیے گئے ہین۔ جس کی تعمیل کے سوا ہم اور کچھ نہین کر سکتے تو ہم کو مجبور محض بننا پڑے۔ یہ تو قدریہ مذہب کا عقیدہ ہی۔ جسے ہم ڈھکوسلون مین اڑاتے ہین۔ اتنی فرصت اسوقت نہین ہی کہ مین تم کو اچھی طرح سمجھا سکون۔ بہر حال مین تو جب تک دم مین دم ہی نہال امید کو کوشش کے ماء الحیات سے سینچتا رہونگا ابھی اس تک ناامیدی کی باد مخالف نہ آنے دونگا۔ میری مانو تو تم بھی میرے سر رشتۂ خیال کے دوسرے سرے کو مضبوط ہاتھون سے تھامے رہو۔ اور دل جس کو فطرت نے مقناطیسی قوت دی ہی اُس کو امید پر جما دو۔

بلقیس۔ مین تمھاری ان باتون کو خاک نہ سمجھی۔ تم نے بھی کہان کا راگ مالا نکالا۔ ابا جانی نے ایک لوہے کی بط اور مقناطیس کا ٹکڑا بہت دن ہوے مجھے لا دیا تھا۔ وہ بط ایک کیل پر قایم تھی۔ جدھر مقناطیس پھیرو ادھر ہی وہ پھر جاتی تھی بھلا دل مین وہ مقناطیس کہان وہ تو گوشت کا ٹکڑا ہی پتھر کا ٹکڑا نہین ہی۔

یمین۔ (ہنسکے) پھر کسی وقت سمجھا دونگا۔ اس وقت اسی قدر میرا کہنا مان لو کہ نہ خود مایوس ہو نہ مجھے مایوس کرو۔ تم کو ابھی خبر

نہین ہی - مگر آج ہی کل مین سمجھ جاؤ گی کہ جس بات کا دھڑکا تھا وہ
گاؤ خورد ہو گئی ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند + کچھ سمجھین بھی
آخر وہ کونسا دھڑکا تھا -

بلقیس - تم بتاؤ - مین تو نہین سمجھی -

مین - وہی جس کی بنا پر تم مایوس ہو کے مجھے پاس سے کے گھاٹ
اُتار رہی تھین - وہی قصہ کے ساتھ نسبت کا (بلقیس نے شرم سے
سر نیچا کر لیا) مین نے ایسا شوشا چھوڑا کہ وہ بات خالہ امان کے
خیال سے بالکل اُتر گئی - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا - دیکھو ہی نہ لینا -
اچھا اب چلو - امی جان کے پاس - گیارہ تو بجے ہو نگے -

بلقیس - تم چلو - مین پیچھے سے آتی ہون -

مین نے والدہ اور خالہ سے بلقیس کی ذہانت کی تعریف کی
تو والدہ نے اُسے پکارا - اور خوب پیار کیا -

مین - (مجھ سے) کل تم نے چھ بجے شام کو کھانا کھایا تھا - ہم لوگون
کا انتظار نہ کرو - بلقیس بھی بھوکی ہو گی - اسے بھی اپنے ساتھ کھلا لو -

بلقیس - (آہستہ سے) میری بھوک تو ابھی صاف نہین ہی - مگر خیر
(مسکرا کر) کھا لون گی -

خالہ - من مین شیخ فرید بغل مین انٹین - بھوک سے کلیجا
کُھرچ رہا ہوگا - منھ سوکھا ہوا ہی تکلف کے مارے بی بی
انکار کر رہی ہین - (والدہ سے) باجی یہ ناشتہ بھی تو اور بچون کی طرح
نہین کرتی -

والدہ - تو پھر کھانا نکلواؤ - زبیدہ خانم سے کہدو کہ جو کچھ وہان
تیار ہو لوا لائین -

خالہ نے خود باورچی خانے مین جا کر کھانا نکلوایا - زبیدہ خانم
ہمارے ہان جو کچھ تیار تھا لائین - اور آج تیسری بار مین نے اور
بلقیس نے کھانا ساتھ کھایا - وہ کسی قدر شرمائی ہوئی سی تھی -

کیونکہ مین نے اپنی معمولی بات چیت کا جواب بھی اُس کی زبان سے بہت مشکل سے پایا ۔

مین کھانا کھا کر بیٹھا ہی ہون کہ قیصر مرزا کے آنے کی خبر ہوئی والدہ نے اُن کو یہین بلا لیا ۔ بلقیس اُٹھ کر جانے لگی تو خالہ نے بٹھا لیا ۔ قیصر آ کر بیٹھ گئے تو بلقیس گردن جھکا لے کن انکھیون سے میری طرف دیکھنے لگی ۔ مین بار بار قیصر اور بلقیس کے چہرہ کو دیکھتا تھا ۔ دونون کے ہونٹھون سے ایسی خفیف تبسم کی ادا ظاہر ہو رہی تھی جس کو مین ہی سمجھ سکتا تھا ۔ مین نے دل مین خیال کیا کہ اب تو بلقیس کو میرے قول کی تصدیق ہو گئی ہوگی یاس کے بدلے اب اس کے دل مین امید کا دریا ضرور لہرین لیگا ۔

والدہ ۔ (قیصر سے) کہو دُلھن کیسی ہین ۔ اور ہمارے ہان کب آئین گی ۔

قیصر ۔ اب خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہو ۔ جمعرات کو آئین گی ۔

خالہ ۔ خیر شکر ہو ۔ کہ اُنھون نے ارادہ تو کر لیا ۔ پورا ہونا خدا کے ہاتھ ہو ۔

قیصر ۔ بلقیس تم کیا پڑھتی ہو ۔

بلقیس ۔ (شرما کر) اخلاق ناصری ۔ آج سے مین نے انگریزی بھی شروع کی ہو ۔

قیصر ۔ (انجان بنکر) کوئی اُستانی رکھی گئی ہو ۔

بلقیس ۔ نہین ۔ بھائی پڑھاتے ہین ۔

قیصر ۔ چھوٹی امان ۔ اُستانی تو اچھی طرح پڑھاتی ۔ ان کو فرصت کہان ہم روز بلا ناغہ کیونکر پڑھا سکین گے ۔

بلقیس ۔ آپ اپنی رائے سے معاف رکھئیے ۔ یہ اُستانیان ہماری لڑکیون کی طرز معاشرت مین کیسے کیسے سخت نقصانات

پیدا کر دیتی ہین - وہ ہر شکل سے اُن کو اپنے رنگ مین رنگنا چاہتی ہین -

قیصر - اس سے تو مجھ کو بھی اتفاق ہو - دو چار قصے ایسے بھی سننے مین آئے ہین - جنکے تجربے سے یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر مین اُستانیون کی ہوا سے محلات بچائے جائین -

خالہ - بنگالیون برھمو سماج کا پالے پڑے ہوئے مسین عیسائیت کو بغل مین لیے ہوئے - کمسن لڑکیان جیسے دا نے سے نکلی ہوئی تتی سو ئیان - جدھر ہوا نے جھکا دیا - اُدھر جھک گئین - بھلا ایسی عورتون کو گھر مین کون آنے دے -

قیصر - جی ہان - مین تو پہلے ہی کہہ چکا - کہ غیر مذہب والیون کے زہریلے اثر سے گھر کا بچانا ضروری ہو - اچھا سنئے اُٹھو باہر چلین -

باب چہاردہم

نظمی

قیصر باہر آ گئے - تو مین نے انھین ساری کتھا کہہ سنائی - وہ ہم لوگون کی تدبیر کی کامیابی پر نہایت خوش ہوئے - اور کہنے لگے -

ہاتھ لائو - مین بیعت کرتا ہون - واللہ ہی تمنے تو افلاطون اور ارسطو کے بھی کان کاٹے -

مین - پاگلون کی سی باتین نہ کرو - بیٹھو بس چکے - لوگ دیکھکر سمجھین گے دشمنون سے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہو - اسمین میری کیا کارستانی ہو - مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرو جنھون نے ایسی عمدہ ترکیب بتائی - وہ کہان ہین - تم سے اسطرف ملاقات ہوئی تھی -

قیصر - نہین تو - ارہان ہان ان کا گھر کہین اسی طرف تو ہو - آج

ان کے آفس مین تعطیل ہو گی - چلو ہو نہ آئین -

مین - گاڑی تیار کراؤن -

قیصر - ہان ضرور - قریب تو ہی - مگر پھر بھی کچھ فاصلہ ہی -

مین نے حکم دیا - اور گاڑی آگئی - اور ہم لوگ روانہ ہوے
مرزا صاحب کا گھر کلکتے کے جنوبی حصے مین تھا - دو چار گلیان
طے کرنے کے بعد کوچبان نے پوچھا کدھر جاؤن - قیصر مرزا کو بہتر
یاد نہ رہا تھا - گاڑی بہت دیر تک ادھر اُدھر چکر کاٹتی رہی - آخر
بدقت ایک آدھ آدمی سے دریافت کرنے پر مرزا صاحب کی لین کا
پتہ لگا - ہم دونون اس لین کی موڑ پر اُتر پڑے - اور کسی قدر
پیادہ چلنے کے بعد اُس گھر تک پہونچے - دروازہ اندر سے بند
تھا - دستک دی تو خود مرزا صاحب نے کھولا - اور ہمین دیکھکر
متعجب ہوے مگر بہت اخلاق سے اندر لے گئے -

قیصر مرزا - شکر ہی آپ مل گئے - گو آفس مین تعطیل ہی مگر آپ سے
ملاقات کی امید بہت کم تھی -

مرزا صاحب - مین تو کہین آتا جاتا نہین ہون - اچھا ہوا آپ
تشریف لائے - آج صبح سے میری طبیعت باینہمہ خلوت پسندی
آپ ہی آپ گھبرا رہی تھی -

مین - کتب بینی کیا کیجیے - آپکی کتابین تو بہت رکھی ہین -

مرزا صاحب - یہ سب میری دیکھی ہوئی ہین - بعض بعض تو
ایسی بھی ہین جنکو (خدا جھوٹ نہ بلوائے) شاید کم سے کم سو سو بار
دیکھ چکا ہون - اور پڑھتے پڑھتے حفظ ہو گئی ہین - نئی کتابین
کہانتک خرید کرون - اور کسی سے عاریت لینے کی عادت نہین -

قیصر - میرے پاس کچھ کتابین بیکار پڑی ہین کہیے تو بھیجدون -

مرزا صاحب - عنایت ہی آپ کی - ناولون سے مجھے ذوق
نہین ہی - تاریخ اور فلسفہ کی کتابین ہون تو مین نہایت ہی محظوظ

ہو گا۔ آفس مین کئی دن کی تعطیل ہو۔ خیر اب کتابون کو چولھے مین جھونکیے اور پہلے یہ فرمائیے کہ آپ صاحبان کے معاملات کس حد تک پہونچے ہین۔ اول نواب منے صاحب شروع کرین۔

مین نے اس کے جواب مین بلقیس سے بے اختیاری مین اظہار محبت کر بیٹھنا۔ اُسکا جواب۔ اور انگریزی شروع کرنا۔ قیصر مرزا کی بابت والدہ اور خالہ کی گفتگو۔ غرضکہ جو کچھ پیش آیا تھا۔ ایک ایک بیان کیا۔ اور خواجہ صاحب کا حساب اُن کو دیدیا۔ مرزا صاحب حساب کو جیب مین رکھکر قیصر کی طرف مخاطب ہوے۔

قیصر ۔ میرا معاملہ ابھی جہان تھا وہین ہو۔ جلسے مین کوئی نئی بات پیش نہین آئی۔ بجز اس کے کہ حسنا زبردستی مجھکو گاڑی پر لیگئی۔ مگر منے سامنے آگئے اس لیے کوئی بات چیت نہ کرسکی۔

مین ۔ خواجہ صاحب آج بہت سویرے مجھے بلانے کے لیے آئے تھے۔ مین بہت خستہ تھا اور ہون۔ اس لیے آج نہ جا سکونگا آئندہ آپ جیسا فرمائین۔

مرزا صاحب ۔ الحمد للہ آپ کا دل اب پاک جذبات اور پاکیزہ صورتون کا جلوہ گاہ ہو رہا ہو نجس اور ناپاک چیزون کی اس مین گنجایش ہی نہین رہی۔ مجھکو آپ کے اس تغیر پر بے حد مسرت ہو۔ اور میرے وسیع تجربے مین یہ پہلی مثال ہو کہ ایک نوجوان امیرزادے نے باوصف دولت۔ صورت اور قدرت کے ازخود تعیش کی زندگی اسقدر استقلال کے ساتھ خس کم جہان پاک کہکر چھوڑدی۔ یہ حساب جو خواجہ صاحب نے دیا ہو آپ نے تو دیکھ ہی لیا ہوگا۔

مین ۔ جی نہین۔ مجھے ابھی نوبت نہین آئی۔ آپ ملاحظہ فرمائین۔

مرزا صاحب ۔ (حساب کے پرچے کو کھول کر) پہلی رقم پچیس ہزار کی جو بابو ایشان چندر گھوش کی معرفت ہینڈ نوٹ پر

پڑ لگی۔ سود وغیرہ ملا کر سب ۲۵ ہزار ہوئے۔ دوسری تین ہزار کی ہے سود ملا کر چار ہزار۔ تیسری دو ہزار۔ سود ملا کر ڈھائی ہزار۔ پھر چار ہزار سیٹھ نتھا مل ہیرا داس کی دوکان سے خواجہ صاحب کی معرفت دس چھوٹی چھوٹی مدیں جنکی میزان کل آٹھ ہزار ہے۔ دو ہزار کپڑے کی قیمت کے جو بی حسنا کے واسطے آیا تھا۔ یہ رقمیں آپ کو یاد تو ہونگی۔

میں۔ (اپنی سادہ لوحی پر نادم ہو کر) سچ عرض کروں مجھے وہ پچیس ہزار ضرور یاد ہیں۔ اور رقموں کا خیال بھی نہیں ہے یہ سب روپیہ کس قدر ہوا۔

مرزا صاحب۔ شرمندگی کی کیا بات ہے۔ آپ پر کیفیت ہی ایسی طاری تھی کہ یہ کیا ہے۔ تین چار لاکھ کی رقم بھی ہوتی تو خیال نہ رہتا۔ کل پچپن ہزار پانسو روپیہ ہوئے۔ میرے نزدیک سوا اس پچیس ہزار کے اور سب رقمیں فرضی ہیں۔ اور اگر میرا خیال غلطی نہیں کرتا تو وہ کسی دوکان وغیرہ سے نہیں آئی ہیں۔ بڑی بی سے لیکر پھر بڑی بی ہی کو دیدی گئی ہیں۔ بلکہ ان کا لینے سے بہتر اسکے کہ عدالتی عدالتا کی نوبت پہونچے۔ اور فضول بدنامی اور دردِ سر ہو۔ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لہذا میری رائے یہ ہے کہ پورا قرضہ ادا کر دیجئے۔ کیا یہ با آسانی ممکن ہے۔

میں۔ جی ہاں ممکن تو ہے۔ ۲۵ ہزار کا چک میرے پاس موجود ہی ہے۔ تیس ہزار پانسو بنک سے منگا لونگا۔ مگر اسطرح الّو بنکر روپیہ دیتے مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

مرزا صاحب۔ گستاخی معاف۔ قبلہ۔ خواجہ صاحب آپ کو بیوقوف بنا چکے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ رسوائی کے ڈر سے عدالت تک معاملہ کو لیجانا گوارا نہ کرینگے۔ اسی لیے بڑھا بڑھا کر رقمیں لکھدی ہیں۔ آپ کو آبرو عزیز ہے یا روپیہ۔

میں - حاشا - وکلّا - آبرو کے آگے روپیہ کیا چیز ہی - بہتر ہی مین ادا کردونگا - مگر آپ کو درمیان مین پڑنا ہوگا -
مرزا صاحب مجھے کچھ عذر نہین لیکن خواجہ صاحب مجھکو دیکھتے ہی بھڑک جائینگے - خیر آپ اُن کے نام ایک پوسٹ کارڈ لکھکر ڈالدیجیے مجھے ابھی کئی روز تک چھٹی ہو جس روز آپ اُن کو بلائین مین بھی حاضر ہو جاؤن - قیصر مرزا صاحب آپ بھی ہون تو بہتر ہی -
قیصر مرزا - بہت خوب -
مرزا صاحب - یہ قضیۂ نامرضیہ چُک جائے تو آیندہ کی بابت کچھ گذارش کرونگا -
قیصر - تو آج حسنا کے ہان کون جائے -
مرزا صاحب - واہ جائیے ضرور - وہان کے کچھ حالات دریافت ہو جائینگے - (ہنسکر آپ تو اب اُس گھر کے رازدار ہو گئے ہین) - لیکن ذرا چوٹ بچائے رہیے گا - بڑے دغا بازون سے کام پڑا ہی -
قیصر - دغا بازی کی جو آپ فرماتے ہین - اس کے واسطے تھوڑی سی عقل بھی درکار ہوتی ہی - خواجہ صاحب اور اُنکے سیجھنے والون کو اسکا حصہ مین دیکھتا ہون واجبی ہی واجبی ملا ہی - مُنّے سے دو ایک دفعہ میری شکایت کر چکے ہین - کہتے ہین آپ بہت چشم پوشی کرتے ہین - وہ اس عاشقی والے چکمے مین پورے پورے آگئے ہین -
مین - کچھ بھی ہو - مگر بڑی بی ایک ہی گھاگ ہین اور خواجہ صاحب بھی کچھ کم نہین - شاید وہ چکما سمجھ گئے ہون اور اس افشاء سے میرا امتحان منظور ہو -
مرزا صاحب - سنے صاحب کا کہنا قرین قیاس معلوم ہوتا ہی - اسی سے میری گذارش ہی کہ ان لوگون کے ساتھ برتاؤ کرنے مین

ضرورت اور معمول سے زیادہ احتیاط لازم ہے۔

ان باتون کے بعد ہم لوگ مرزا صاحب سے رخصت ہوے راستے مین قیصر مرزا تو میری گاڑی سے اُتر کر سنئی بازار چلے گئے۔ مین گھر آیا۔ اور چونکہ شب کو اچھی طرح سویا نہ تھا۔ آکر سو رہا۔ پانچ بجے اُٹھا۔ بہت [illegible] نہین گیا تھا۔ گاڑی تیار کرا کے سیر کو نکلا۔ باغ کے دروازے پر پہونچکر گاڑی سے اُترنے کو جی نہچاہا تو مین نے جہان اور گاڑیان کھڑی تھین۔ وہان اپنی گاڑی رُکوا دی۔ اس کو اچھی طرح جگہ نہین ملتی تھی۔ مگر کوچبان ہوشیار تھا۔ اُس نے بڑی مشکل سے جگہ نکالی۔ اِس مقام پر زیادہ کرائے کی بندگاڑیان اور ایک آدھ پرایوٹ پالکی نظر آتی تھی۔ مین کچھ دیر باجا سنتا رہا۔ ادھر اُدھر دیکھتے بھالتے میری آنکھ ایک گاڑی پر جا پڑی۔ اُس مین بی ننھی اور ایک ادھیڑ عورت دکھائی دین۔ شاید اُنھون نے مجھے پہلے دیکھ لیا تھا۔ کیونکہ آنکھین چار ہوئین تو ننھی نے سلام کیا اور ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ پہلے تو ایسے عام مجمع مین مجھ کو اُس کے پاس جاتے ہوے کھٹکا ہوا۔ مگر چونکہ ان گاڑیون مین کوئی میرا آشنا سا نہین تھا مین اپنی گاڑی سے اُتر کے اس گاڑی کے پاس گیا۔

ننھی۔ آئیے حضور تشریف لائیے۔ مزاج تو اچھے ہین۔ آپ تو چلے گئے بعد جلسے کے ہان آئے ہی نہین۔ جو ملازمت نصیب ہوتی (اُس ادھیڑ عورت کی طرف اشارہ کرکے) یہ میری منھ بولی خالہ ہین اور میرے ساتھ رہتی ہین۔

مین۔ ہان اُس روز شب بھر جاگا تھا خستگی کے باعث طبیعت بہت کسلمند تھی۔ اتنک تکان رفع نہین ہوا ہے۔

ننھی۔ پھر کل وہان آئیے گا۔ آج تو خیر دیر ہوگئی ہے۔

مین۔ میرا آنا یقینی نہین ہے۔ کچھ سبب ہے۔

ننھی۔ ہم لوگ جب کسی آپ ایسے رئیس سے ملنے کا اشتیاق

جاتے ہیں۔ تو لوگوں کو گمان ہوتا ہے کہ یہ پھانسنے کی تدبیر ہے مگر میری نسبت آپ ایسا شبہہ نہ کیجیے تو کہوں کہ مجھ کو آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق رہتا ہے۔

میں ۔ آپ کی بڑی عنایت ہے۔ آپ نے کمرا کہاں لیا ہے۔

ننھی ۔ میں نے کمرا نہیں لیا ہے۔ ایک گلی میں چھوٹا سا پردہ دار گھر لے رکھا ہے۔

میں ۔ اگر مضائقہ نہ ہو۔ تو مجھے ٹھیک پتا بتائیے میں آؤنگا۔

ننھی ۔ یہ مسافر نوازی ہے۔ مگر پتا بتانے سے بھی آپ کو وہ گھر شاید ہی ملے۔ اگر اسوقت فرصت ہو تو تشریف لے چلیے۔ مجھے بڑی سرفرازی ہوگی۔

میں ۔ اسوقت بھی مجھکو کوئی کام نہیں ہے۔ چلیے۔ آپ کی گاڑی آگے ہو جائیگی۔ میں اپنی گاڑی پر پیچھے پیچھے آتا ہوں۔ کوچبان سے کہدونگا کہ اُس گاڑی کے ساتھ ہولے۔

ننھی کا گھر کولوٹولے کی پشت پر ایک گلی میں تھا۔ بہت مختصر گھر گرہستوں کے رہنے کا۔ اُس کی گاڑی پہلے پہونچی۔ اور وہ اُتر کر جلدی جلدی اندر چلی گئی۔ مگر اُس کی خادمہ میرے لیے دروازے پر کھڑی رہی۔ میں اُنھیں کے ساتھ اندر گیا۔ سامنے والے کمرے میں تختوں پر فرش بچھا تھا۔ ماما کھانا پکا رہی تھی۔ اور اوپر کے کام کاج کے لیے ایک لڑکا تھا۔ بی ننھی نے میری بڑی آؤ بھگت کی۔ اُن کو مجھے جیسے دھرتے اُٹھاتے نہیں بن پڑتا تھا۔ گلوری تو کئی بار ملی۔ حقہ بھی منگایا جاتا تھا مگر میں نے منع کیا کہ میں نہیں پیتا۔

مکان کا سب سامان بہت معمولی تھا۔ مگر ہر شے سے صفائی اور سلیقے کی جھلک پیدا تھی۔ دری پُرانی ضرور تھی چاندنی بھی جابجا سے پھٹی تھی۔ مگر صاف شفاف۔ اُگالدان پاندان۔ اور

لوٹوں پر بنی قلعی ہوئی تھی - میں نے یہ سب ایک سرسری نگاہ میں دیکھ لیا - اور ننھی نے بھی میرا دیکھنا غالباً محسوس کر لیا -

اب ادھر اُدھر کی بات چیت ہونے لگی - ننھی نے سب سے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ حسنا سے میری ملاقات کسنے کرائی اور تفتیش کے خطرناک کوچے کی طرف میرا رہبر کون ہوا - اور سوال کر کے اُسنے معافی بھی مانگ لی -

میں - معافی کی کوئی ضرورت نہیں - ایسا سوال بالکل مقتضائے فطرت ہی - مگر یہ بڑا قصہ ہی - جسکے بیان کرنے میں بہت عرصہ ہوگا - مختصر یہ ہی کہ وہی خواجہ صاحب جن کو تم نے اکثر حسنا کے ہاں دیکھا ہوگا - میرے رہبر ہوے - لیکن اب مجھکو اپنی گذشتہ زندگی پر سخت ندامت اور تنبہ ہو گیا ہی - اور میں رستگاری کی فکر میں ہوں - مجھے تو اس کوچے میں قدم رکھتے ہی گویا سر منڈاتے اولے پڑے - حسنا نے ناکوں چنے چبوا دیے -

ننھی - آپ اس کوچے سے الگ تھلگ ہی رہتے تو اچھا تھا - خواجہ صاحب سے ملاقات کیسے ہوئی -

میں - بچپن سے وہ میرے ساتھ اسکول میں پڑھتے تھے - ایک دن اتفاق سے ولایتی بنیا میں مل گئے - اور مجھے ایسا منتر پڑھا کہ میں مسحور سا ہو کر اُن کے ساتھ حسنا کے ہاں چلا گیا - جانا تھا کہ وہی پیش آیا جو پیش آنا چاہیے تھا -

ننھی - کسی کی غیبت کرنی اچھی بات نہیں ہی - گو ہم رنڈیاں اپنا رنگ جمانے کے لیے ایک دوسرے کی بدی سے دریغ نہیں کرتے رہتے ہیں - اور ہمارے فرقے میں ایسا جھوٹ چنداں معیوب نہیں سمجھا جاتا - مگر میں اتنا ضرور کہوں گی کہ حسنا کے ہاں صحبت بہت خراب ہی - مجھے دو ایک دفعہ ملنے کے وقت جانیکی نوبت آئی - جب گئی - جسے کی پھر کبھی بھولی دیکھی بیٹھے کے

تمام بدمعاش شاید روز بی حسنا کے ہان جمع ہوتے ہین - خدا جھوٹ نہ بلوائے - دو منزلے والے کمرے مین تل رکھنے کو جگہ نہین ہوتی - تاش کا وہ کیا کھیل ہوتا ہے تین پتون سے بھلا سا تو نام ہی - ہان یاد آیا - شو - وہی ہوا کرتا ہی - سیکڑون روپیہ کے وارے نیارے ہو جاتے ہین - خواجہ صاحب بی حسنا کے ہان سولہ آنے کے مختار ہین - کوئی بات ان کی راے کے بغیر نہین ہوتی - لوگ تو یہ بھی کہتے ہین کہ حسنا سے اور طرح کا واسطہ بھی ہی - مگر کسی نے دیکھا تو ہوگا نہین - یون ہی عقلی گدا لگاتے ہین - یہ باتین مین نے فساد کرنے کی غرض سے نہین کہی ہین - اور مین قسم کھا کر کہتی ہون - کہ اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہین ہی کہ آپ حسنا کو چھوڑ کے مجھے نوکر رکھ لیجیے کیونکہ آپ خوب یقین کر لیجیے کہ اگر آپ اگر دس ہزار روپیہ مہینا بھی مجھے دینگے - اور مین فاقے بھی کرتی ہون گی تب بھی آپ کی نوکری نہ کرون گی -

مین - مجھے خواجہ صاحب کی پوری کیفیت معلوم ہو گئی ہی - اور مین حسنا کے پنجرے سے اڑ بھاگنے کے واسطے پر تول رہا ہون

منجھی - ہم لوگون کی صحبت ہر شریف کی عزت و آبرو کے واسطے زہر ہی - ہمارے ہان پاجی اور دغاباز چھوٹتے پھلتے ہین - آپ سے معصوم رئیس زادون کو خدا اس کوچے سے دور ہی رکھے -

مین - ایک حسنا کیا اس شہر کی تمام رنڈیون کے ہان کی صحبتین ایک سی ہین - مگر مین آپ کو آپ کے پیشے والیون مین کسی قدر مستثنی حالت مین پاتا ہون - اور یہی وجہ ہی کہ مین آپ سے ناجائز تعلق کی خواہش ظاہر کر کے آپ کی توہین نہ کرون گا کیونکہ آپ کی باتون سے شرافت ٹپک رہی ہی ورنہ کسی بعولت دا کو چھپا نسنے کے بدلے چھوڑنے کی نصیحت کرنا یہ کسی زندگی

کا کام ہو نہین سکتا۔

ننھی - آپ کی قدردانی ہے۔ مگر اب تو مین بھی رنڈی ہون جب کچھ اور تھی - تب تھی -

مین - ایک بات پوچھتا ہون - برا نہ مانیے گا -

ننھی - شوق سے پوچھیے - مین آپ کی کسی بات کا برا مانونگی -

مین - آپ نے ابھی کہا ہے "جب کچھ اور تھی - تب تھی - مجھے بھی آپ کو دیکھتے ہی خیال پیدا ہوا تھا کہ آپ جو ظاہر مین معلوم ہوتی ہین حقیقت مین وہ نہین ہین - اسپر تو مجھے اب ایسا یقین ہو گیا ہے - کہ مین کچھ شرط بدنے پر مستعد ہون - آپ کا قیافہ شرافت کی چمک دے رہا ہے -

ننھی - (مسکرا کر) شرط نہ بدیے ہار جائیے گا - مین رنڈی ہون نہ ہوتی تو ناچنا گانا کیونکر جانتی -

مین - یہ نہ کہیے - بہت سی عورتین رنڈیان نہین ہین - مگر گانا جانتی ہین - ناچنا نہ جانتی ہون - نہ سہی - آپ کو مجھ سے اپنا حال بیان کرنا پڑیگا - مین بغیر سنے جان نہ چھوڑونگا -

ننھی - آپ اسقدر مصر کیون ہوتے ہین - میرے قصے سے (اگر کچھ ہو بھی) - آپ کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے -

مین - سچ کہتا ہون کہ جس روز سے مین نے آپ کو دیکھا ہے مجھے اس بات کی جستجو پیدا ہو گئی ہے - اب شروع کیجیے -

ننھی - بات منھ سے نکلی اور ہوا ہوئے کھیلی - مگر آپ ضد کیے بیٹھے ہین - تو رام کہانی کہنی ہی پڑی ہے - اچھا سنیے آپ نے بہت درست قیاس کیا ہے - مین بیشک قوم کی رنڈی نہین ہون - بھلے آدمیون کی بہو بیٹی ہون - میرا اصلی وطن آگرے کے ضلع مین ہے - میری شادی بہت کمسنی مین ہوئی - شادی کو دو برس گذرے تھے کہ میرے خاوند نے دفعۃً بیٹھے مین

انتقال کیا۔ اسوقت میری عمر صرف چودہ برس کی تھی۔ خاوند کے مرجانے پر میرے والدین نے مجھے میکے لیجانا چاہا۔ لیکن میری ساس نے کسی طرح مجھے جانے نہ دیا۔ اور میں بدستور اپنی سسرال میں رہنے لگی بچپن کا رنڈاپا۔ (میں سمجھتی تھی ہی چودہ سال کی کم عمر ہی عمر ہوتی ہی) قہر الٰہی ہو۔ اس ہندوستان کی انوکھی رسم کا ستیاناس ہو کہ رانڈ ہو کر عورت کو دنیا میں پھر عیش و آرام کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ یہ سب سچ ہے مگر میرے ساس سسر میری بیحد خاطر کرتے تھے۔ میں پڑھی لکھی بھی تھی۔ وہ میرے غم غلط کرنے کو قصے کہانی کی کتابیں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتے اور ہر طرح میری کمسنی کا لحاظ رکھتے تھے۔ گھر میں کسی کی مجال نہ تھی جو مجھ سے سختی سے بات چیت کرتا مختصر یہ کہ میری ایک خاص طرح پر زندگی بسر ہوتی چلی جاتی تھی۔

میری سسرال قصبے کے بڑے گھروں میں شمار کیجاتی تھی۔ اس کے ہمسائے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے گھر تھے بعضوں سے تو اسقدر قریب تھا کہ دیوار میں دروازہ توڑ دینے سے ایک گھر سے دوسرے گھر جانے کی راہیں ہو سکتی تھیں۔ ان گھروں میں ایک شیخ قربان بخش کا گھر بھی تھا جس کو تھے پر میں بیاہ کے بعد سے برابر رہتی آئی تھی۔ اسکی ایک کھڑکی شیخ صاحب کی کھلی چھت پر کھلی ہوئی تھی۔ گو چھت سے اور کھڑکی سے ذرا فاصلہ تھا جس کی وجہ سے آمد و رفت نہیں ہو سکتی تھی۔ جب تک میرا شوہر زندہ رہا۔ یہ کھڑکی برابر بند رہی۔ میں رانڈ ہوئی تو ایک روز میری ساس سے مجھ سے بغیر پوچھے اسے کھلوا دیا۔

خاوند کے انتقال کے بعد میں ایک عرصے تک سخت بیمار رہی۔ لوگوں کو دق کا اندیشہ تھا۔ کاش وہ دق ہی ہوئی جو

مین اس ذلت و رسوائی سے بچ جاتی - مگر چونکہ صرف بخار تھا۔ تین چار مہینون کے علاج مین مجھے صحت ہو گئی - میرے غسل صحت کو دو مہینے ہوے ہونگے کہ برسات آگئی - آپ کو ہماری طرف کی برسات کا تجربہ نہین ہی جسدن پانی نہین برستا اُسدن اس بلا کی اُمس ہوتی ہی کہ انسان بولا جاتا ہی - اُس روز یہی کیفیت تھی - مین کمرے کے اندر بیٹھے بیٹھے پریشان ہو گئی تو باہر نکلی اور صحن مین ٹہلنے لگی - اتنے مین ایک بڑی سی کنکری آ کر گری - مین نے یہ سمجھکر توجہ نہ کی کہ کسی کوے نے ہڈی پھینکی ہوگی - دوسری پھر آئی اب تو مین نے اوپر آنکھ اُٹھائی - دیکھا کہ کوئی مردوا اشارے کر رہا ہی - مین اندر بھاگ گئی - اُس روز تو اُسی قدر ہوا لیکن اب میرا صحن مین نکلنا مشکل ہو گیا - مین باہر آئی کہ کنکریان گرنی شروع ہوئین کبھی کبھی کاغذ کے گولے بھی گرتے تھے جس پر بھی مین مطلق توجہ نہین کرتی تھی - بلکہ جب یہ حرکت برابر ہونے لگی مین نے صحن مین نکلنا مطلق چھوڑ دیا - مشکل یہ تھی کہ اپنی ساس سے مین کسی قسم کی شکایت نہین کر سکتی تھی - کیونکہ بیوہ کے منھ سے ایسی بات سنکر سننے والے اُسی بیچاری پر شبہہ کرتے ہین اور اکثر حالتون مین اُسی کو ملزم ٹھہراتے ہین -

جب مین دو تین ہفتون تک بالکل صحن مین نہ آئی تو شاید اس مردوے پر اسکا کچھ اثر ہوا - کیونکہ کنکریون کا آنا بند ہو گیا ایک دن مین نے صحن مین نکلکر اس طرف سے اطمینان کر لیا - اور پھر بے دھڑک باہر آنے لگی - بہت دنون تک تو نہ کنکری آئی نہ کاغذ کے گولے - نہ وہ مردوا دکھائی دیا - مگر قسمت کا لکھا مٹائے نہین مٹتا - میری تقدیر مین تو رنڈی ہونا بدا تھا -

ایک دن جو میری زندگی کا بیشک سب سے بڑھکر کمبخت دن تھا - مین اطمینان سے صحن مین بیٹھی ہوئی کتاب دیکھ رہی تھی -

کہ ایک بڑا سا کاغذ کا گولہ کتاب پر آگرا۔ مجھے غصہ آگیا۔ گولے کو تو مین نے دور پھینک دیا اور کمرے مین جانے کو اُٹھی ہی تھی۔ کہ وہی مردوا مجھ کو دیوار پر کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ آج اُس کی صورت مین نے بخوبی دیکھی جو میری آنکھون مین کھُپ گئی۔ میرے جاتے جاتے رُک جانے سے وہ بھی کچھ سمجھ کر بولا۔ کہ جس دن سے تم کو دیکھا ہی نہ دن کو قرار ہی نہ رات کو آرام۔ کنکریان اسی واسطے پھینکا کرتا تھا۔ کہ تم کسی دن بھول کر دیکھ لو۔ مگر قسمت کی برگشتگی نے یہ بھی ہونے نہ دیا۔ اور تمھین اُلٹی مجھ سے وحشت بلکہ نفرت ہو گئی۔ اب خدا کے لیے میرے حال پر رحم کرو۔ اس نے کچھ ایسے انداز سے یہ چند فقرے کہے کہ مین کھڑی چپکی سنتی رہی۔ اور وہ بھی دیر تک اسی قسم کی باتین کرتا رہا۔ اب تو اُس کو جرات اور ہوئی۔ مجھے سناٹے مین پاکے اُسوقت تو ٹل گیا۔ مگر جسوقت موقع پاتا کبھی دیوار پر کبھی اُس کھڑکی کے قریب آکر وہ مجھ سے بات چیت کرتا۔ اور مین بھی اُسکو منع نہین کرتی تھی۔ ابھی تک ہم دونون مین بے تکلف ملاقات نہین ہوئی تھی۔

کبھی کبھی خالی وقت مین مجھے اپنے اس گناہ پر سخت ندامت ہوتی۔ اور میرا دل مجھ کو یہ سمجھاتا تھا کہ او بدنصیب کیون تو دو شریفون کی موتی سی آبرو کو خاک مین ملاتی ہی۔ مگر خدا جانے مجھپر کون سا بھوت سوار تھا کہ جب وہ مردوا سامنے آجاتا سارے خیالات رفع ہو جاتے۔ اُس سے جب بے تکلفی اور زیادہ بڑھی تو دریافت کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ شیخ قربان بخش کا بڑا بیٹا ہی۔ جسے علی احمد کہتے ہین۔ غرض کہانتک اس فضیحتی کے افسانے کو طول دون۔ مختصر یہ کہ محلے کی مہترانی کے ذریعے سے اس نے مجھے رقعے بھیجنے شروع کیے۔ آخر ایک دن میدان خالی تھا میری ساس اپنی بہن کے یہان مہمان گئی تھین۔ اور سسرے

تحصیل مین لگان داخل کرنے گئے تھے مین علی احمد کے ساتھ اپنے زیور کا صندوقچہ کچھ نقد روپیہ اور کپڑے لتے لیکر بھاگ نکلی۔ علی احمد نے پہلے مرادآباد مین مجھے لیجاکر رکھا۔ مگر چونکہ یہ شہر میری سسرال سے بہت دور نہ تھا۔ مہینا بھر رہنے کے بعد وہ مجھے دہلی لے گئے۔ تین چار برس تک مین دہلی مین رہی۔ جبتک یہ حالت نئی نئی رہی۔ مین نے کوئی شکایت نہین کی۔ روپیہ چُک گیا۔ تو میرے زیور پر نوبت آئی۔ وہ بہت زیادہ نہ تھا۔ کب تک چلتا۔ آخر ایک دن وہ بھی آیا کہ نہ روپیہ رہ گیا نہ زیور۔ دو تین فاقے ہم دونون پر لگاتار گذرے۔ اسپر بھی مین نے صبر کیا۔ اور کوئی گلہ نہ کیا۔ خدا اپنے بندون کو کسی نہ کسی طرح سے رزق پہونچاتا ہی ہے۔ پڑوس مین ایک سیدانی رہتی تھین اُن سے مجھ سے راہ ورسم کے پینگ بڑھ گئے تھے۔ جب مجھپر بہت تکلیف گذرنے لگی تو اُن رحمدل بی بی نے مجھکو اپنے بچون کے کپڑے اور میان کے کرتے پاجامے سینے کو دیئے۔ مین تین چار آنے روز کی مزدوری کر کے بسر کرتی تھی۔ علی احمد کو بچپن سے کام کرنے کی عادت ہی نہین پڑی تھی۔ پڑھنا لکھنا بھی کم سے نہین آتا تھا۔ ناچار کیا نہ کرتا۔ اب نوکری کی جستجو ہوئی اور وہ اِدھر اُدھر جانے لگے۔ باہر کا حال مین پردے کی بیٹھنے والی کیا جانتی۔ علی احمد البتہ دلّی والون کے بُرے برتاؤ کی شکایتین آ آکے کیا کرتے تھے۔ چار مہینے اس خراب حالت مین ہم دونون کو اور گذرے۔ ان کو نوکری نہ ملی۔

مصیبت جب آتی ہے اکٹھی آتی ہے۔ کچھ تو وجہ اس کے کہ کھانا پیٹ بھر کے نہین ملتا تھا کچھ رنج و صدمے کے باعث سے مین سخت بیمار پڑی۔ ناداری اور مفلسی پر یہ اور طرہ ہوا۔ دوا کہان سے آتی۔ اسپتال مین جانے کی میری ہمت نہ پڑی۔

پھر وہی سیدانی بی بی آڑے آئین اور ایک دن اُنھون نے اپنے میان کے ہمراہ دلی کے ایک نامی گرامی حکیم صاحب کے مطب مین بھجوایا۔ حکیم صاحب بڑے رحمدل آدمی تھے۔ اُنھون نے مفت دوا دے کے میرا علاج کرنا شروع کیا۔ مین بیمار پڑی تو کھانا کون پکاتا۔ یہ ایک اور تکلیف تھی۔ ان سب حالتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز علی احمد حسب معمول گھر سے کام کے لیے باہر گئے اور اُس دن کے گئے ہوے اب تک نظر نہین آئے ہین بیماری پر یہ صدمہ قیامت تھا۔ اچھا ہوتا کہ مین جانبر نہ ہوتی لیکن ایسی بچیا بھی ہون کہ بچ گئی۔ جب مجھے صحت ہوئی تو مین نے وہ گھر چھوڑ دیا۔ اور دوسرے محلے مین جس کی بابت ایک بڑھیا عورت نے (جو اکثر میرے پاس آیا کرتی تھی) ذکر کیا تھا جا بسی۔ مین اپنی اس زندگی کے چہرے پر گھونگھٹ ڈالنا چاہتی ہون۔ مگر آپکی ضد مجھ سے کہلا رہی ہے۔ خیر وہ بڑھیا دلی کی ایک مشہور کٹنی تھی اس کے گھر مین مجھ جیسی اور کئی جوان عورتین بھی تھین۔ دو تین مہینے مین وہان رہی۔ اس عرصے مین میرے پاس دو سو روپیہ جمع ہو گئے۔ جو وقتاً فوقتاً مجھ کو پانی پت کے ایک نوجوان اور نہایت خوش مزاج رئیس زادے نے دیے تھے۔ اور اسی زمانے مین مجھ سے اور مرزا سہیل صاحب سے پھول والون کی سیر مین ملاقات ہو گئی تھی۔

یہ روپیہ لیکر مین دلی سے بھاگی اور سیدھی لکھنؤ آئی ریل پر میرا اور لکھنؤ کی ایک طوالف نوروزی جان کا غازی آباد سے ساتھ ہوا۔ وہ میرٹھ مجرے کو گئی تھین اور اب لکھنؤ واپس جاتی تھی۔ نوروزی جان بہت ہنس مکھ تھین۔ تھوڑی ہی دیر مین تکلف کا پردہ بیچ سے اُٹھ گیا۔ اور پینگ بڑھ گئے۔ مین لکھنؤ پہونچکر اُنھین کے یہان ٹھہری اور انجام کار یہ ہوا کہ بیٹھنے والیون مین مل بیٹھی

گانا مین کچھ کچھ پہلے سے جانتی تھی - میری سسرال مین عید بقرعید کو ڈومنیان آیا کرتی تھین - انمین سے ایک نے مجھے سکھا دیا تھا - اب مین نے باقاعدہ گانے کی تعلیم استاد ننھے خانصاحب سے اور ناچ کی بندادین مہراج سے لینی شروع کی - میری طبیعت اس فن کے لیے شاید بہت مناسب تھی - کیونکہ برس روز کے عرصے مین مجھے ایسی مہارت ہوگئی کہ دوسرے درجے کے ارباب نشاط مین میرا شمار ہونے لگا - اور ایک دن وہ بھی آیا کہ جب لکھنؤ کے کن رسیّون مین میرے گانے کا شوق پیدا ہوگیا - استاد بندادین کی جوتیون کا تصدق ہے کہ مجھے ایسا ناچ آگیا - یہ ٹاٹ پٹے اور کسی کو کہان نصیب ہوتے ہین - مین جاجا کی ہوا کھائے ہوے ہون اس سبب سے ایک دن بیٹھے بیٹھے جی گھبرایا - سیر کے لیے کلکتہ چلی آئی - یہان خدا جانے کتنے دنون کا دانہ پانی ہے - یہ میرا قصہ ہے جسکے سننے کے لیے آپ ایسے مصر تھے -

مین - آپ کا قصہ حقیقت مین نہایت دردناک اور عبرت خیز ہے - اور ہان کبھی اُن حضرت کا کچھ حال بھی معلوم ہوا -

منی - کچھ بھی نہین - البتہ ایک دن لکھنؤ مین چوک سے مین نے اُن کی صورت کے ایک آدمی کو جاتے دیکھ کر اپنے نوکر کو دوڑایا تھا - مگر وہ غائب ہوگئے -

مین - اگر وہ ملجائین تو آپ اُنسے کیا مدارات کرین -

منی - ملاقات کیونکر ہوگی اور مدارات کو جو آپ پوچھتے مین تو عورت کی محبت عداوت سے بدل بھی جائے تب بھی محبت ہی رہتی ہے - آپ نے یہ ذکر چھیڑ دیا تو آج وہ زخم جو بھر گیا تھا - پھر تازہ ہوگیا -

مین - اس کی معافی مجھے مانگنی چاہیے - میرے لائق جو خدمت ہو مین اُس سے باہر نہین ہون - مین خیال کرتا ہون کہ کلکتہ

دار السلطنت سہی۔ لیکن جن دماغوں مین لکھنؤ کی ہوا بھری ہو انھین یہان کے چینگرسی ہٹے (مچھلی بازار) کی ہوا کبھی پسند نہین آسکتی۔ تھیٹر پر جان دینے والے لکھنؤ کے ناچ گانے کی قدر کیا کر سکتے ہین۔ نہ وہ آستائی کو سمجھ سکتے ہین۔ نہ پرن کو۔

نھی۔ آپ سچ فرماتے ہین۔ میرا مجرا نہ یہان کے لوگون کو پسند آیا ہو نہ پسند آئیگا۔ مین بھی اُکتا رہی ہون۔ ہوشو بوشو کی بولی میری سمجھ مین نہین آتی۔ سنتی ہون زہرہ بائی کی بھی کچھ قدر نہین ہوئی۔

مین۔ اسکا حال تو مجھے معلوم نہین۔ سنا ہے اس طرف ملاقات ہوئی تھی۔

نھی۔ کل گئی تھی۔ ہان خوب یاد آیا۔ نواب قیصر مرزا صاحب آپ کے دوست وہان موجود تھے۔

مین۔ مجھ کو معلوم ہو۔ اب مین رخصت ہون۔ رات بہت آگئی ہو۔

نھی۔ بسم اللہ تشریف لیجائیے۔ مرزا صاحب سے ملاقات ہو تو میرا بہت بہت سلام کہہ دیجیے گا۔

مین۔ بہت خوب۔ خدا حافظ۔

نھی۔ فی امان اللہ۔

باب پانزدہم

نھی کا درد انگیز قصہ سُنکر میرے دل پر سخت اثر ہوا۔ اور ہندوستان کی انوکھی رسم (یعنی بیواؤن کو عقد ثانی سے باز رکھنا) کی خرابیون کی ایک اور مثال سامنے آگئی۔ اور مجھ کو قبول کرنا پڑا کہ مسلمانون نے ہندوؤن کی تقلید کر کے نہ صرف اپنے مسلمہ اصول معاشرت سے کنارہ کشی کی ہو۔ بلکہ ایک طور پر

اس معاشرت کو طرح طرح کے خطرات کا گشتہ بنا رکھا ہی اور اسکے لیے سواے اس کے کہ وہ اس قبیح بدعت کو چھوڑ کر کم سے کم نوجوان اور کمسن عورتون کو عقد ثانی کرنے کی آسانیان دین اور کوئی چارہ نہین ہی۔ ورنہ آیندہ چلکر ان کی اخلاقی پستی بھی ویسی ہی نمایان ہو جاویگی جیسی کہ اکثر اور اقوام کی ہی۔

قیصر مرزا سے دو تین دن تک ملاقات نہ ہوئی۔ تو ایک روز مین اُن کے ہان گیا۔ اُنھون نے مختصرًا اپنی کارروائیان جو اس مدت مین ہوئی تھین بیان کین۔ معلوم ہوا کہ حسنا کی مدارات اُن کے ساتھ نہایت بے تکلفانہ ہو گئی ہی۔ مگر انھون اب تک اپنے کو نہایت لیے دیپے رکھا ہی۔ اور بجز اس کے کہ وہ منھ سے حسنا کی محبت آمیز کلمات کا جواب اُسی کے مناسب فقرات مین دین۔ اپنے مقررہ اصول کے باہر قدم نہین رکھا ہی۔

قیصر کے ہان جانے سے مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب ماموں صاحب قبلہ نواب غضنفر علی خان صاحب شاید تنہا چند روز کے واسطے کلکتے تشریف لانے والے ہین۔ اسپر مجھے کسی قدر حیرت ہوئی کیونکہ ایسے ارادے کی اطلاع سب سے پہلے ہم لوگون کو ہونی چاہیے تھی۔ اور جہان تک مجھے اطلاع ہی۔ اب تک ہم لوگ اس سے لاعلم محض تھے۔

مین دو تین گھنٹے قیصر سے بات چیت کرکے گھر واپس آیا۔ اور فورًا والدہ کے پاس گیا۔ تاکہ اُن سے ماموں صاحب کے ارادے کا حال بیان کرون۔ مگر مجھے اسکی نوبت نہ آئی کیونکہ وہ فرمانے لگین۔

”تم کہان گئے تھے۔ مین نے تمھین ڈھونڈھوایا۔ مگر تم نہ ملے۔ بھائی جان کا خط اسوقت ڈاک مین آیا ہی۔ اسے لو یہ موجود ہی پڑھو۔“

مین نے خط کھولا - اُسکا مضمون درج ذیل ہو -

خواہر عزیزہ سلمہا - دعائین - تمھارا مسرت نامہ مجھے کئی روز ہوے ملا تھا - مگر مین اِس عرصے مین کسی قدر علیل ہو گیا تھا - اس وجہ سے فوراً جواب نہ لکھ سکا - نخت جگر منے صاحب کی سعادتمندی اور اطاعت کا مجھکو پہلے ہی سے یقین تھا - تمھاری تحریر سے وہ عین الیقین ہو گیا - میرا مزاج اسطرف بہت نادرست رہنے لگا ہی حکیم صاحب کی راے ہی کہ چند روز کے لیے لکھنؤ سے ٹل جانا مجھکو مفید ہوگا - رقیہ کو بھی آئے دن ہرج مرج لگا رہتا ہی - اچھی نہین رہتی - لہذا میرا ارادہ ہو کہ چند روزون کے واسطے کلکتے چلا آؤن اور اُسکو بھی ساتھ لاؤن - تین چار برس سے تمکو اور چھوٹی بیگم کو نہین دیکھا ہی آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین - اسکا جواب بذریعۂ تار کے دو - اور چھوٹی بیگم کو بھی دکھا دو -

دلدار مرزا کا حال کیا ہی - اُن کی بیگم اب کیسی ہین جعفر حسن خان کو سلام شوق - یہ وحدت مضمون - اور نور چشم منے صاحب اور بلقیس کو پیار -

سید غضنفر علی خان - از لکھنؤ -

(خط دیکھکر) مین ابھی قیصر مرزا سے ملکر آرہا ہون - ان سے ملکر معلوم ہوا کہ شاید ماموں دلدار مرزا کے نام بھی کوئی خط آیا ہی - کیونکہ انھون نے ماموں صاحب کے اس ارادے کا حال مجھ سے بیان کیا -

اسی ڈاک مین وہان بھی آیا ہوگا - اچھا ہوا بھائی جان نے اپنی طرف سے ایسی تجویز کی - ورنہ مین تو خود انھین یہی لکھنے والی تھی - یہ خط دیکھکر مجھے ایک قسم کی تشویش ہوئی - مگر اس بات کی امید بھی پیدا ہو گئی کہ شاید رقیہ بیگم کے آنیسے میری اور قیصر مرزا کی نجات کی کوئی شکل نکل آئے -

مین - ماموں جان علیحدہ مکان مین رہینگے یا یہین -

والدہ - تم نے بھی غضب کیا - اُن کے ساتھ کون ایسی برات ہی ایک آپ ہین - دوسری رقیہ - دو ایک مغلانیان - اور رقیہ کی انا یہ عورتین ہون گی - مردون کا حال مین کہہ نہین سکتی لیکن قرینہ یہ ہو کہ دو تین نوکرون سے زیادہ نہون گے - رقیہ بیگم تمھاری خالہ کے گھر مین رہین گی - بھائی جان تمھاری کوٹھی مین - وہ تنہائی پسند اور سیدھے آدمی ہین - تمھارے حارج نہونگے -

مین - آپ یہ کیا فرماتی ہین - خالو ابا میرا کیا حرج کرتے ہین - جو ماموں جان کا تشریف رکھنا مجھ کو گران گذرے گا - پھر تار کب دیا جائیگا -

والدہ - چلو چھوٹی بیگم سے کہلون - تو اُسی وقت تار دیدینا -

والدہ یہ کہکر اُٹھین اور مین بھی ساتھ ہو لیا - اور اُس گھر مین پہونچکر کہنے لگین -

چھوٹی بیگم بھائی جان کا خط ابھی ابھی آیا ہی - تو دیکھو - وہ کلکتے آنا چاہتے ہین -

خالہ - (خوش خوش خط لیکر) شکر خدا کا کہ اُن کو ہم لوگون کی یاد تو آئی - انھین دیکھنے کے لیے آنکھین ترس گئین - تمنے تو تین برس سے نہین دیکھا ہی -

والدہ - بس اتنا ہی زمانہ ہوا ہوگا - تو تار دیدو ننا -

(مجھ سے) بیٹا - جاؤ جلدی تار روانہ کرادو - لکھدو - کہ آپ فوراً تشریف لائیے - سب انتظام درست ہی - (گمانی خانم سے) تمھاری بیگم کہان ہین -

گمانی خانم - کمرے مین انگریزی کتاب کا سبق یاد کر رہی ہین - ماشاء اللہ آج کل کتاب کسی وقت ہاتھ سے نہین چھوٹتی -

مین - جاتا ہون - بلقیس سے دوات قلم لیکر تار بھی لکھدونگا -

اور ماموں جان کے آنے کی خبر بھی کردوں گا۔
خالہ - جاؤ۔
میں - (بلقیس کے کمرے کے دروازے پہ سے) کیوں بیگم صاحب۔ میں حاضر ہوں۔
بلقیس - اوئی چلے کیوں نہیں آتے - یہی باتیں مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتیں - صبح سے کہاں تھے۔
میں - (اندر جا کر) قیصر مرزا کے ہاں گیا تھا۔ وہ دو تین دن سے نہیں آئے - تو میں نے کہا میں خود ہو آؤں۔
بلقیس - (مسکرا کر) اب شام کا جانا چھوڑا - (چھوٹا کہاں اُس رات کو بھی تو غائب ہو گئے تھے) تو تم نے دن کو بالا بتانا شروع کیا۔ قیصر بھائی سے ملنے گئے تھے - یا کسی اور سے۔
میں - یہ لاجواب بات ہو - میں جواب نہیں دے سکتا - مٹھائی کھلاؤ تو وہ خبر سناؤں کہ یاد رہے شاید سنکر اُچھل نہ پڑو - تو سند نہیں۔
بلقیس - اچھا - کھلاؤں گی - کہو۔
میں - ماموں جان کا ابھی خط آیا ہو - وہ رقیہ کو لیکر کلکتے آتے ہیں۔
بلقیس - تمھیں میری جان کی قسم - جاتی ہوں - امی سے پوچھیے۔
میں - ٹھہرو تو میں بھی آتا ہوں۔
بلقیس - تم پیچھے پیچھے آؤ - (یہ کہکر دوڑتی ہوئی خالہ کے پاس پہونچی - میں بھی پیچھے تھا)۔
خالہ (لپکار کر) یا اللہ اتنا دوڑتی کیوں ہو - خیر تو ہے۔
بلقیس - بھائی کہتے ہیں کہ ماموں ابا اور باجی کلکتے آرہے ہیں۔
میں - ہاں آتے تو ہیں - تم تو خوشی سے پھولے نہیں سماتیں۔
بلقیس - خوشی کی نہ پوچھیے - باجی آئیں اور میں خوش نہ ہوں - اب میری انگریزی اچھی ہو جاویگی۔
میں - (رشک سے ہنسکر) تو بس اب میری ضرورت تم کو نہ رہیگی

خالہ اماں تنخواہ دلوائیے مجھے جواب ہوتا ہی۔
بلقیس۔ دیکھیے خالہ اماں بھائی نہیں مانتے۔ واہ مین نے یہ کب کہا کہ آپ کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ مین باجی سے پڑھونگی تھوڑا ہی جب بھولوں گی پوچھ لیا کروں گی۔ آپ کے پڑھانے اور باجی سے پوچھ پاچھ لینے مین بڑا فرق ہی۔ کیون امی ماموں ابا کب آئیں گے۔
خالہ۔ (مجھ سے) کیوں مینے تار بھی لکھا تم تو بلقیس کے کمرے سے ہاتھ جھلاتے چلے آ گئے۔
مین۔ اُنھوں نے بیٹھنے کہاں دیا۔ جیسے ہی مین نے خبر بیان کی۔ یہ یہاں چلی آئیں۔ مین بھی چلا آیا۔ (بلقیس سے) جاؤ۔ دوات قلم اور کاغذ لیتی آؤ۔ تو تار بھیجدوں۔
بلقیس دوات قلم اور کاغذ لائی اور مین نے اِس مضمون کا تار بھیجدیا۔
"سب انتظام درست ہی۔ فوراً تشریف لائیے"
والدہ۔ (خالہ سے) بھائی جان کے رہنے کے لیے مین نے منے صاحب کی کوٹھی تجویز کی ہی۔ ہاں ذرا چھوٹے دولھا کو تو بلا بھیجو اُن سے بھی کہدوں۔ گیا نی خانم بلقیس کے ابا جانی کو تو بلوا لو۔ اور رقیہ کا تمھارے ہاں رہنا میرے نزدیک مناسب ہی بلقیس کا جی بہلیگا۔ (بلقیس) کیوں بی اپنی باجی کو کہاں ٹھہراؤ گی۔
بلقیس۔ اپنے کمرے مین اور کہاں۔
والدہ چلو۔ مین بھی تو تمھارا کمرہ دیکھوں۔
بلقیس۔ اے ہے۔ خالہ اماں ابھی نہ چلیے۔ میلا کچیلا پڑا ہی۔ مین وہاں بیٹھتی کب ہوں۔ آتو جی کے پاس یا امی ننے پاس اور زیادہ آپ کے پاس۔
والدہ۔ میلا کچیلا ہی تو میرے دیکھنے مین کیا نقصان ہی۔ مین

دیکھکر سب سامان قرینے سے رکھا دون گی۔

والدہ اور خالہ بلقیس کے کمرے کی طرف چلین تو مین بھی ساتھ ہوا۔ کمرے والی مسکراتی ہوئی پیچھے پیچھے آرہی تھین۔

والدہ۔ (اندر جاکر) کمرہ ایسا تو میلا نہین ہو۔ ہان سامان قرینے سے نہین رکھا ہو۔ بہن ماماؤن کو بلا کر ابھی صاف کرا دو۔ بلقیس ادھر تو آؤ۔ یا اللہ تم ایسی لپشیان کیون ہوتی ہو۔ دیکھو پلنگڑی ادھر داہنی طرف بچھانا۔ بیچ مین جگہ خالی ہو اس پر ایک قالین بچھا دو۔ گاؤ تکیہ رکھ دیا جاوے تو اور اچھا۔ کتابون کی میز بیچون بیچ مین کیون رکھو۔ اپنے پلنگ کے سرہانے رکھوا دو۔ بہت جگہ نکل آئے گی۔ ان دونون الماریون مین کیا کیا رکھا ہو۔

بلقیس (ایک الماری کو ہاتھ سے بتا کر) اس مین کتابین ہین گڑیون کا سامان ہو۔ کبھی کھیلا کرتی تھی۔ اب تو مین کھیلتی نہین۔ وہ الماری جو ادھر رکھی ہو اسمین میرے پہننے کے کپڑے ہین۔ بکس ہو۔ اور بھی خاک بلا ہو۔

والدہ۔ (ہنسی سے) اب آپ بوڑھی ہو گئی ہین۔ جو گڑیان کھیلتے شرم آتی ہو۔

بلقیس۔ مین گڑیان کھیلنے مین وقت کاٹون تو لکھے پڑھے کون دھیان گڑیون مین لگا رہے تو سبق کیسے یاد ہو۔ دوسرے مین نے باجی سے پڑھنے کو کہا تو یہ بھائی چڑھ گئے۔ گڑیون کا کھیل نکالون۔ تو یہ خدا جانے کتنے طعنے دین۔ یکڑ کے پڑھانا چھوڑ دین تو پھر۔

والدہ (بلقیس کو پیار کر کے) گڑیون کا کھیل ایک طرح مفید بھی ہو۔ بنات النعش مین تمنے پڑھا ہوگا۔ کہ استانی اصغری خانم نے گڑیون کے ذریعے سے اپنی شاگرد لڑکیون کو کھانا پکانا

اور خانہ داری کے بہت طریقے سکھا دیے تھے ۔

بلقیس ۔ میرا دل ہی کچھ گڑیون سے پھیکا پڑ گیا ہی ۔ جتنا کوئی گڑیون مین وقت کاٹے اُتنا کسی اچھے کام مین جی لگا کے تو کیا بُرا ہی ۔ ہان یہ لمپ کی میز کہان رکھون ۔

والدہ ۔ لمپ کے واسطے علٰحدہ میز کی کیا حاجت ہی ۔ کتابون کی میز پر رکھدیا کرو ۔

یہ ہدایتین کرکے والدہ اور خالہ اپنی جگہہ واپس گئین ۔ وہان خالو ابا آئے بیٹھے تھے ۔

خالو ابا ۔ (والدہ کو سلام کرکے) آپ نے طلب فرمایا تھا ۔ یا بیگم نے ۔ خیریت ہی ۔

والدہ ۔ مین ہی نے بلایا تھا ۔ بھائی جان لکھنؤ سے آتے ہین ۔ اپنے قریب کوٹھی کے دو کمرے صاف کرا دو ۔

خالو ابا ۔ الحمد للہ ۔ ان کے تشریف لانے سے میری دلبستگی ہوگی اِس وقت دلدار مرزا کے ہان جاتا ہون ان کو خبر کردونگا ۔

خالہ ۔ کھانا نہ کھاؤ گے ۔ تیار ہی ۔ کھا کر جاؤ ۔ (مجھ سے) کل تمنے رات کو سویرے کھا لیا تھا ۔ بلقیس بھی بھوکی ہوگی ۔ اُس سے بھی ساتھ کھالو ۔

خالو ابا ۔ پھر جلدی منگاؤ ۔

ہم سبھون نے ملکر کھانا کھایا ۔ خالو ابا گلوری کھا کر باہر جانے لگے تو خالہ نے کہا ۔

خالہ ۔ دولھن کو میری اور باجی کی طرف سے بہت بہت پوچھ دینا ۔ اور کہدینا کہ اب چلی آؤ ۔ تمھاری رقیہ بھی آرہی ہین ۔

والدہ ۔ اور میری جانب سے اتنا اور کہدینا ۔ کہ کتنے دنون سے یہ خبر سُن رہی ہون ۔ کہ آج آتی ہین ۔ کل آتی ہین ۔ مگر تم کسی طرح آہی نہین چکتین ۔ کیا کہون چھوٹی بھاوج ٹھہرین ۔ ورنہ اور کچھ کہتی ۔

خالہ - آتو جائین - تم دیکھنا - مین اُن کو کیسا آڑے ہاتھون لیتی ہون -

باب شانزدہم

"رقیہ بیگم"

میرے ماموں نواب سید غضنفر علی خان جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے - والدہ سے عمر مین بڑے اور تعلقات زمینداری کی وجہ سے لکھنؤ مین رہتے ہین - دس بارہ برس گذرے ان کی بیگم صاحبہ کا انتقال ہوگیا - تو انھون نے پھر عقد نہ کیا اور اپنی اکلوتی بیٹی رقیہ بیگم کی پرورش اور پرداخت خود کی - اونکو اکثر اعزا نے ان کو مجبور کرنا چاہا مگر انھون نے ہر موقعہ پر یہ کہدیا کہ سوتیلی ماؤن کے بُرے برتاؤ اور بدسلوکیون کی داستانین دنیا مین اس کثرت سے موجود ہین کہ ہر صاحب اولاد آدمی کو بشرطیکہ اسے کچھ بھی سمجھ ہو نکاح ثانی سے محترز رہنا مناسب تر ہے مین بھی اسی وجہ سے عقد نہین چاہتا کہ خدا جانے دوسری بیگم آکر میری رقیہ سے کیسا برتاؤ کرین - اور مفت مین میری زندگی تلخ ہو -

جو واقعات اوپر کے باب مین بیان ہوے ہین - انکو ایک ہفتہ گذر گیا - قیصر کی والدہ خالہ اور والدہ صاحبہ کا پیام پاکر دوسرے ہی دن چلی آئین - اور خالہ صاحبہ کے مکان مین آکر مقیم ہوئین قیصر بھی اب قریب تمام دن اور نو دس بجے رات تک یہین رہنے لگے - ماموں دلدار مرزا بھی روز ایک وقت آجاتے ہین - جسدن وہ پہلی مرتبہ آئے ہین - والدہ اور خالہ نے ان سے آمد و رفت ترک کرنے کی شکایت خوب جی بھر کے کی - مگر اُنکے پاس چونکہ کوئی جواب شافی اور عذر معقول نہ تھا بیچارے چپ سُنا کیے -

خدا خدا کر کے ماموں صاحب کا تار آ گیا۔ وہ میل ٹرین پر لکھنؤ سے روانہ ہو گئے۔

قیصر نے جس وقت سے تار دیکھا۔ بجائے اس کے کہ خوش ہوتے۔ زرد پڑ گئے۔ مجھ کو اُن کی اس کیفیت پر سخت تعجب ہوا تو میں نے کہا۔ کہ "میں سُنا کرتا تھا کہ جس شخص کو آدمی دل سے چاہتا ہے جب کئی سال کی جدائی کے بعد اُس سے ملنے کی گھڑی نزدیک آتی ہے۔ تو انسان خوش ہو جاتا ہے۔ مگر تم تو جیسے سُن ہو گئے یہ میری سمجھ میں نہ آیا۔"

قیصر۔ تم نے تار دکھایا۔ اور دیکھتے ہی میری آنکھوں میں اندھیرا آ گیا شاید میرا قلب بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ کہ ایسی مسرت خیز خبر سننے کی بھی اسے تاب نہیں ہے۔ خدا کرے چچا ابا کا آنا ہماری اور تمہاری دونوں کی مصیبتوں کا خاتمہ ہو۔ ہاں۔ تو میں یہ کہنے کو تو بھولا جاتا تھا۔ تمہاری ہی حسنا نے اب میرا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مرزا صاحب کے ارشاد کے مطابق میں اس ہفتے میں دو تین مرتبہ وہاں گیا۔ خواجہ صاحب بھی اکثر موجود ملے۔ میں اُن بے تکلفی کے حرکات کو بیان کرتے ہوئے شرمندہ نہیں ہونا چاہتا جو حسنا میرے ساتھ برتنے لگی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اب اس قصے کو کسی طرح طے بھی کرو۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا ہے۔ خواجہ صاحب نے مجھ سے حساب کتاب کا بھی تذکرہ نکالا تھا۔

میں۔ وہ میرے پاس کئی دن سے آئے کیوں نہیں۔

قیصر۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اتنا ضرور جانتا ہوں کہ آج کل انہوں نے ایک سیٹھ کے نوجوان آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ کو پھانسا ہے۔ ایک دن حسنا کے یہاں بھی لائے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خورشید کو اُس کے سر منڈھنا چاہتے ہیں۔

میں۔ خورشید۔ تو ابھی بالکل بچہ ہے۔ شاید خورشید ہی کا نام لیا جاتا ہو

اور مرا دھنسا ہوں۔
قیصر۔ ممکن ہے۔ ان لوگوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔
میں۔ خواجہ صاحب آتے تو میں روپیہ دیدیتا۔ مرزا صاحب بھی تشریف نہیں لائے۔ اچھا ماموں صاحب آئیں۔ تو پھر یہ جھگڑا رفع ہی کر دیا جاوے۔
یہ باتیں کرکے ہم دونوں محل میں گئے۔ والدہ خالہ صاحبہ کے گھر میں ممانی کے پاس تھیں مجھے اور قیصر کو آتے دیکھکر ممانی نے پکارا۔
ممانی۔ سنئے صاحب۔ تم میرے پاس کل سے نہیں آئے۔ یا تو میرے یہاں آنے پر تم کو اتنا اصرار تھا۔ یا اب آگئی ہوں۔ تو تم صورت بھی نہیں دکھاتے۔
میں۔ کل تو حاضر ہوا تھا۔ صبح سے کچھ کام کرتا رہا۔ کھانا بھی میں نے اور قیصر نے باہر ہی کھایا۔ پوچھ لیجیے امی جان کے پاس بھی صبح کا گیا گیا اب آیا ہوں۔
والدہ۔ کمرے درست ہو گئے۔ بھائی جان کے نوکروں کی آرام کا بہت خیال رکھنا۔ میر تراب علی کو تاکید کر دو۔ کہ اُن لوگوں کی تاک لیتے رہے۔
میں۔ میں نے سب کچھ میر صاحب کو سمجھا دیا ہے۔ آپ اطمینان رکھیں۔ بلقیس کہاں ہیں۔ (کمرے کے دروازے سے) بلقیس یہاں تو آؤ۔
بلقیس۔ (پکار کر) میں پڑھ رہی ہوں۔ جی چاہے تو آپ ہی چلے آئیے۔
والدہ۔ (ہنسکے) تم جو چاہو کہ بلقیس پر حکومت چلاؤ۔ تو یہ دل سے دور رکھو۔ وہ کسی کا دباؤ ماننے والی نہیں ہے۔
خالہ۔ بس آپا جی۔ اتنا بھی لاڈ اچھا نہیں ہے۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ خالو ابا آ گئے ۔ ماموں دلدار مرزا بھی ساتھ تھے ۔

خالو ابا ۔ (والدہ سے) باجی ۔ امام بخش نے ابھی بیان کیا کہ بھائی صاحب کا تار آیا ہے ۔

والدہ ۔ ہان ۔ تم اسٹیشن پر جاؤ گے ۔

خالو ۔ ای ضرور ۔ دلدار مرزا تم اپنی کہو ۔

ماموں ۔ مین بھی بیشک جاؤنگا ۔ اور انشاءاللہ تم مجھے اسٹیشن ہی پر پاؤ گے ۔

خالو ۔ منے صاحب ۔ جسوقت تم صبح کو اٹھو ۔ مجھے یہان خبر کرا دینا مین نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر تیار رہونگا ۔

مین ۔ بہت بہتر ۔ قیصر تم تو ماموں کے ساتھ آؤ گے نا ؟

قیصر ۔ ہان ۔ مین اُسطرف سے آ جاؤنگا ۔

مین ۔ ارمان ۔ نہین نہ سو رہو ۔ ہم تم ساتھ چلینگے ۔

دلدار مرزا صاحب ۔ نہین ۔ آج انھین جانے دو ۔ ہم دونون تم کو اسٹیشن پر ملینگے ۔

یہ مسئلہ طے ہوا تو مین بلقیس کے پاس آیا ۔ قیصر بھی میرے ساتھ تھے ۔

بلقیس ۔ (قیصر کو سلام کر کے) وہان امی کے پاس تو بڑے جما ؤ تھے ۔

مین ۔ اسی لیے تو تمھین بلایا تھا ۔ ماموں جان آتے ہین ۔ لو یہ کیا تار موجود ہے ۔

بلقیس ۔ (تار لیکر) شکر خدا کا ۔ یہ اسمین حرف کیسے لکھے ہین ایسے تو میری کتاب مین نہین ہین ۔ ہان یہ جیسے سبق سیکھنے مین نے یاد کر لیا ۔

مین ۔ اب یہ کتاب ختم ہو گئی ۔ دوسری نکالو ۔ تو تمھین شروع

کرا دون ۔ تمھارا سبق سننا ضرور نہین ہے ۔ تمکو روز یاد ہو جاتا ہے ۔
قیصر ۔ تمھاری باجی آتی ہین مٹھائی نہ کھلاؤ گی ۔
بلقیس ۔ ضرور جان و دل سے ۔ کب کھائیے گا ۔
قیصر ۔ جب کھلاؤ ۔
بلقیس ۔ باجی بھی ایسے کھانے مین شریک ہون تو اچھی بات ہے ۔
مین ۔ ہان یہ رائے اچھی ہے ۔ اچھا قیصر آپ باہر چلتے ہو ۔ کہ یہین بیٹھوگے ۔ چلو ۔ ذرا ہواخوری کر آئین ۔
قیصر ۔ باہر چلنے کا مضایقہ نہین لیکن مین ہواخوری کو نہ جاؤنگا ابا تھوڑی دیر مین گھر جانے والے ہین ۔

صبح کے ساڑھے پانچ بجے مین خالو ابا کو لیکر ہوڑے روانہ ہوا ۔ اسٹیشن پر ہم لوگ اسوقت پہونچے ۔ جب ڈاک گاڑی لیلوا پہونچ چکی تھی اور کوئی دم مین ہوڑے پہونچنے والی تھی ۔ ذرا سا انتظار کیا تھا کہ آگئی ۔ ماموں صاحب اول درجے کی گاڑی مین تھے ۔ جو انجن سے بہت قریب تھی ۔ وہ کھڑکیان کھولے ہوے جھانک رہے تھے ۔ خالو ابا کو اور مجھکو دیکھکر درجہ کھولنے لگے تو گارڈ نے منع کیا ۔ بارے گاڑی ٹھہری مین دوڑتا ہوا گیا ۔ انھون نے گلے سے لگا لیا ۔ اور سبکی خیر و عافیت پوچھی ۔ رقیہ بیگم اور مغلانیان بھی اسی درجے مین تھین ۔ خالو ابا بھی آگئے ۔ ماموں صاحب بغلگیر ہوے ۔ اتنے مین پیچھے کی گاڑیون سے ماموں صاحب کے ملازمین اترے ۔ امام بخش ۔ اور میر تراب علی داروغہ ساتھ تھے ۔ مین نے میر صاحب سے پالکیان منگانے کو کہا ۔ پالکیان آئین تو ماموں صاحب نے اور مین نے پردہ کرا کے رقیہ بیگم

اور مغلانیون کو (جو برقع اوڑھے ہوے تھین) اُتار کر پالکیون مین سوار کرا لیا ـ

جب سے رقیہ بیگم کے ساتھ میری نسبت کا مسئلہ درپیش ہوا تھا ـ مجھ کو اُس کے دیکھنے کا اشتیاق ہو گیا تھا ـ گو اس اشتیاق کی نوعیت بالکل جدا تھی ـ لہذا پالکی مین بٹھاتے وقت مین نے رقیہ کو دیکھنے کی کوشش کی جو بوجہ برقع کے ناکام رہی ـ رقیہ بیگم اپنی پالکی مین سوار تھین ـ باقی دو پالکیون مین مغلانیان سوار ہوئین ـ انکی بوڑھی انا گاڑی مین ماماؤن کے ساتھ بٹھا دی گئی ـ امام بخش سوارون کے ساتھ روانہ ہوا ـ میر صاحب نے بلٹیان لیکر اسباب بریک سے لیا ـ اور کرایہ کی گاڑیون پر ماموں صاحب کے چار خدمتگارون کے ساتھ روانہ کیا اور خود ماموں صاحب کے داروغہ اور باقی ماندہ آدمیون کو ساتھ لیکر دوسری گاڑی لے لی ـ جب اسباب وغیرہ روانہ ہو چکا ماموں صاحب میرے ساتھ گھر کی گاڑی پر بیٹھے ـ

ماموں صاحب کئی برس اُدھر والد مرحوم کے انتقال مین کلکتے تشریف لائے تھے ـ اُسوقت بھی وہ سیر و تفریح کے لیے باہر نہین جاتے تھے ـ اس لیے کلکتہ ان کو نیا نیا معلوم ہوا ـ ابھی ہماری گاڑی اسٹیشن سے نکلی ہی تھی کہ قیصر کی گاڑی جسپر ماموں دلدار مرزا اور قیصر بیٹھے تھے نمودار ہوئی ـ مین نے اپنی گاڑی رکوائی ـ ماموں صاحب ـ دلدار مرزا صاحب اور قیصر کو دیکھکر گاڑی سے اُترکے دونون سے بغلگیر ہوے ـ ماموں دلدار مرزا نے دیر مین پہونچنے سے معافی مانگی ـ وہ ماموں صاحب کے ساتھ بیٹھے تو مین قیصر کے ساتھ ـ چند منٹ مین گھر پہونچ گئے ـ

گاڑی مین قیصر مرزا نے خاموشی اختیار کی ـ مین نے انھین ایک آدھ دفعہ چھیڑا بھی مگر جب جواب نہ پایا تو چپ ہو رہا ـ

گھر پہونچے تو گاڑی سے اُتر کر ہم سب لوگ سیدھے محل مین گئے۔ والدہ اور خالہ اپنے بھائی کو آتے دیکھا دوڑتی ہوئی صحن تک چلی آئین۔ اور اُن کے گلے سے لپٹ کر رونے لگین۔ ماموں صاحب نے بلقیس کو پیار کیا۔ ممانی چونکہ کمزور تھین دالان ہی مین بیٹھی رہین۔ اب سب لوگ دالان مین آکے بیٹھ گئے اور والدہ نے ماموں صاحب کے اتنے دنون کے بعد آنے کی شکایت کے بعد صاف کہدیا کہ اب وہ لکھنؤ نہ جانے پائین گے ہم لوگون کو بیٹھے ہوئے قریب آدھے گھنٹے کے ہوا تھا کہ پالکیان آگئین

والدہ۔ رقیہ کے ساتھ کون کون آیا ہے۔

ماموں صاحب۔ دو مغلانیان جو نئی ملازم ہوئی ہین (بادی خانم اور محلدار دن کو مین گھر کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑ آیا ہون) رقیہ کی انا اور دو مین مامائین ہین۔

پالکیون کا آنا سنکر مین پیش بندی سے باہر جانے لگا تو ماموں جان نے روک کر کہا کہ کہان جاتے ہو ٹھہرو۔ مین سخت متحیر ہوکر ٹھہر گیا۔ کیونکہ پیش پا افتادہ تجویز کی بنا پر مجھ کو خیال تھا کہ رقیہ میرے سامنے نہ ہون گی۔ خیر پہلی دو پالکیون سے مغلانیان اُتر کے ایک طرف پردے مین ہوگئین۔ بلقیس ڈیوڑھی پر رقیہ کے لینے کو کھڑی تھی۔ والدہ۔ خالہ اور ممانی بھی دروازے کے قریب گئین۔ صدر دالان مین صرف مرد مرد رہ گئے۔ مین کنکھیون سے قیصر کی صورت دیکھ رہا تھا۔ وہ سر جھکائے ایک عجیب و غریب حالت مین بیٹھے تھے۔ بدن مین خفیف سی تھرتھری تھی۔ منہ پر (مجھے تو ایسا معلوم ہوا) ہوائیان چھوٹ رہی تھین۔ خدا خدا کر کے رقیہ بیگم آتی نظر پڑین۔ اتنا نحیف پیکے۔ والدہ اُنکو گلے سے لگاتے ہوئے روتی آرہی تھین۔ (ہماری مستورات کی رقیق القلبی تو ضرب المثل ہے۔

رونے کے واسطے ان کو کسی تمہید و دیباچے کی ضرورت نہین ہوتی)
اب سب دالان کی طرف بڑھین۔ رقیہ کے کاندھے پر والدہ کا
داہنا ہاتھ تھا۔ اور وہ بلقیس کے گلے مین باہین ڈالے ہوے
آنسو پونچھتی جاتی تھین۔ اِس عرصے مین مجھ کو غور کے ساتھ رقیہ کی
صورت دیکھنے کا موقع ملا مین اُن کو تین برس اُدھر دیکھ چکا تھا۔
لیکن اُسوقت کی اور آج کی صورت مین مجھے بہت فرق نظر آیا۔
وہ حقیقت مین نہایت حسین ہین۔ مین نے بغیر اس کے کہ پاس سے
دیکھون دل ہی دل مین قیصر کے انتخاب کی داد دی۔ رقیہ کا
اسوقت پندرھوان سولھوان برس ہو۔ قد کسی قدر لانبا چھریرا
بدن۔ رنگت نہایت گوری۔ چہرہ بوجہ علالت کے کچھ کچھ زرد
ہو رہا ہو۔ آنکھین نہ بہت بڑی نہ چھوٹی۔ چھوٹا سا منھ کا دہانہ۔
بال بہت بڑے بڑے۔ لباس یہ ہو۔ اودی اطلس کا پائجامہ۔
پیازی ڈوپٹا۔ اور گرنٹ کا شلوکہ۔ ہاتھون مین صرف سیاہ کڑیان
کانون مین سچے موتیون کی تین تین انتیان۔ یہ سادگی بھی لاکھ لاکھ
بناؤ پر فایق تھی۔

اب رقیہ دالان مین داخل ہوئین۔ مین نے سر جھکا لیا۔
مگر کنکھیون سے دیکھا کہ اُنھون نے پہلے ماموں دلدار مرزا اور
خالوا کو سلام کیا۔ اور شاید مجھ کو بھی اس سلام مین شریک رکھا۔
قیصر مرزا کی طرف دیکھا اور شرما سی گئین۔ جسکا نتیجہ مین نے تو
(رازداری کے سبب سے) نکال لیا۔ اَوروں پر شاید ظاہر
نہ ہوا ہو۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد والدہ نے خالہ سے کہا۔ لو بہن
رقیہ کو اپنے محل مین بھیج دو۔ اتنے لمبے سفر کا تکان بچی کے چہرے سے
ظاہر ہو رہا ہو۔ بلقیس۔ لو۔ تمھاری باجی آگئین۔ اب جی گھبرانے
کی شکایت نہ کرنا۔

بلقیس - اب جی گھبرانے ہی کا نہین - شکایت کس بات کی کرونگی -
موانی - آپا مین بھی جاتی ہون - دیر سے بیٹھی ہون - طبیعت ذرا سست ہوگئی ہو -
والدہ - (سب کے چلے جانے کے بعد) بھائی جان اب آپ بھی آرام کرین - حکم ہو تو یہین آپ کے تشریف رکھنے کا بندوبست کیا جائے ورنہ کوٹھی کے کمرے تو درست ہوگئے ہین -
ماموںصاحب - مین باہر ہی رہنا پسند کرتا ہون - جعفر حسن خان کی وجہ سے ذری لبستگی رہیگی - دلدار مرزا تم بھی تھوڑے دنون کے لیے یہین چلے آؤ - تمھاری سگا آہی گئی ہین -
ماموں دلدار مرزا - مجھے کچھ عذر نہین ہو لیکن مین روز حاضری ہی کرونگا - گویا یہین رہا -
والدہ - (ماموں جان سے) آپ چار کس وقت نوش فرمائینگے -
ماموںصاحب غسل کرکے - یہان بالکل جاڑا نہین ہو - ہمارے لکھنؤ مین تو برف گر رہی ہو - گرم پانی تو تیار رہوگا -
والدہ - منے بیٹے جاؤ - گرم پانی غسل خانے مین رکھوا دو - اور دیکھو بھائی جان کے ساتھ جو آدمی آئے ہین اُنکی راحت کا بہت خیال رکھنا - (خالہ سے) بہن دیر سے وہ نگوڑی مغلانیان پردے مین بیٹھی گھُٹ رہی ہین - انھین دوسرے دروازے سے اپنے محل مین پہونچوا دو - (خالہ چلی گئین)
مین - میر تراب علی نے یہ سب اپنے ذمے لیا ہو - انشاءاللہ اُن لوگون کو کوئی تکلیف نہ ہوگی - (ماموںصاحب سے) تو بسم اللہ آپ تشریف لیچلین -
ماموںصاحب چلو - دلدار مرزا باہر آتے ہو کہ یہین بیٹھوگے -
ماموں دلدار مرزا - جی نہین چلتا ہون - آؤ بھئی سید (خالو صاحب سے مراد ہی) باہر چلو -

والدہ - سنا تم نے دلدار مرزا اب تمہاری بیگم پانچ چھ مہینے یہین رہین گی - ان کو سنئی بازار لیجانے نہین مخیلت نہ کرنا - خبردار -

ماموں دلدار مرزا - آپا آپ کیا فرماتی ہین - بیگم کو جتنے دن چاہے اپنے ہان رکھیے - مین کچھ بولون تو گنا ہگار -

والدہ - کھانا کھا کر جانا -

ماموں دلدار مرزا - بہت خوب - بھائی صاحب کے ساتھ بہت دنون سے کھایا بھی نہین ہی -

(سب باہر چلے گئے)

باب ہفتم

ماموں صاحب کو تشریف لائے ایک ہفتہ گذر گیا - اور مجھکو حسنا کے ہان اس مدت مین جانے کی نوبت نہ آئی - قیصر مرزا کے اکثر آیا جایا کرنے کی وجہ سے میری بہت دلبستگی رہی - کیونکہ رقیہ بیگم کے آجانے سے مین نے محل مین جانا آنا صرف ضرورت سے رکھا ہی - اور یہی حال قیصر کا بھی ہی - رقیہ بیگم جیسا کہ مین کہہ چکا ہون خالہ صاحبہ کے محل مین رہتی ہین - اس لیے خالہ صاحبہ کے ہان میرا جانا بہت کم ہوا -

اب یہان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ بلقیس نے میری اس کمی آمد و رفت کا نتیجہ کیا نکالا - اسکا جواب اس باب مین درج ہی -

سات آٹھ روز کے بعد ایک دن مین منھ ہاتھ دھو کر محل جانے کے تہیے مین تھا - صرف اسقدر انتظار کر رہا تھا کہ قیصر مرزا اپنے معمول کے مطابق آجائین - کہ والدہ نے طلب فرمایا - وہ خالہ صاحبہ کے ہان جاتی تھین - مگر مجھے آتے دیکھا تو بیٹھکر

فرمانے لگین ۔

یہ تمنے محل مین آنا جانا کیون کم کر دیا ہی ۔ بلقیس کا سبق بھی ناغہ ہی ۔ وہ بہت مُنہ پھُلائے ہوئے ہین ۔ اچھا ذرا بیٹھ جاؤ ۔ مجھے تمسے کچھ کہنا ہی ۔

مین ۔ ارشاد ہو ۔

والدہ ۔ تم کو تعجب ہوا ہوگا کہ نسبت کی گفتگو کے بعد بھائی جان نے اور خود مین نے رقیہ کا تمسے پردہ نکرنا کیونکر جائز رکھا ۔ اس کی وجہ یہ ہی کہ جب تمھارا جواب پاکر مین نے بھائی جان کو اطلاع دی تھی تب اُنھون نے تمھاری سعادتمندی پر مسرت ظاہر کرنے کے ساتھ ہی مجھ کو چند باتین ایک علحدہ پرچے پر اور لکھی تھین ۔ وہ مین نے اُسوقت تمسے چھپا ڈالی تھین ۔ لیکن اب بتا دینا ضروری سمجھتی ہون ۔ بھائی جان کی راے ہی کہ تم اور رقیہ آپسمین بالکل اس طرح پر رہو جیسے نسبت کا کوئی تذکرہ ہی نہ تھا رقیہ کو اسکا حال یون بھی معلوم نہین ہی جب تم دونون مین محبت ہو جائے تب شادی ہو ۔ اور میزان نہ بیٹھے تو بے میل جوڑ لگانا گویا توڑنے کے لیے ہوگا ایسا عقد کچے دھاگے کی گرہ ہوتا ہی ۔ مجھکو پہلے پہل بھائی جان کی اس راے سے سخت اختلاف ہوا ۔ کیونکہ مسلمانون مین عموماً (ادنے درجے کے ہون یا اعلے درجے کے) اسطرحکا کوئی رواج نہین ہی ۔ مگر اُن کی دلیلونکو میرا دل مان گیا ۔ مین خود بھی غور کرنے پر اس رسم کو نہایت مضر سمجھنے لگی ہون ۔ کہ ماں باپ بیٹا بیٹی کے لیے دُلہن اور دولھا کا انتخاب خود ہی کرتے ہین ۔ ایسی شادیان عموماً نا اتفاقی پر ختم ہوتی ہین ۔ مین نے عہد کر لیا کہ دنیا کی چال ڈھال دیکھ بھال کے مین اپنے بچون کو ان خرابیون مین مبتلا نہ ہونے دون گی ۔ اسی بُرائی رسم کی پابندی نے تو مسلمانون کے گھرون کو لڑائی کا اکھاڑا بنا دیا ہی ۔ خدا رسول تو

کہین کہ دیکھ بھال کے کرو۔ بند سے کہین کہ آنکھ موندی دھپ کھیلو یہ بھی کوئی بات ہو اب تم محل مین آتے جاتے حجاب نہ کرو۔ گو مین تمھاری اس حیا و شرم سے بہت خوش ہون۔

مین ۔ آج آپ نے میرے دل کا ایک بڑا دھڑکا دور کر دیا۔ اسوقت تو مین اسی قدر عرض کرتا ہون لیکن جب کبھی کچھہ اور گذارش کرون آپکو قبول کرنی ہوگی۔

والدہ ۔ تم تو پہلے ہی سے ہامی بھرا تے ہو۔ خیر۔ قبول کرون گی۔ مجھے یقین ہی کہ تم جو بات کہو گے کانٹے کی تلی کہو گے۔ اچھا اب اس محل مین چلو۔

خالہ کے محل مین پہونچکر مین نے ماموں صاحب کو اُن کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ مین تھوڑی دیر وہین بیٹھا۔ ماموں صاحب سے ادھر اُدھر کی باتین کرتا رہا۔ خالہ بھی کئی دن سے اس گھر مین نہ آنیکی شکایت کرنے لگین۔ جسکا جواب مین نے مناسب طور پر دیدیا۔

خالہ ۔ بلقیس تم سے بہت روٹھی ہوئی ہو۔ آج کئی روز سے تم نے اُسے سبق نہین پڑھایا۔

مین ۔ جی ہان غلطی تو ہوئی۔ مین جاتا ہون۔ منا لونگا۔

مین نے بلقیس کے کمرے مین آکر اُس کو ایک طرف بیٹھے ہوے کچھ لکھتے اور رقیہ کو پلنگ پر لیٹے ہوے دیکھا۔ مجھے دیکھکے دونون اُٹھ کھڑی ہوئین۔

بلقیس ۔ (تیوریان چڑھاکر) وہ مثل مشہور ہی۔ کہ قدر کھو دیتا ہی ہر روز کا ملنا جلنا۔ اب تو آپ ہفتون صورت بھی نہین دکھاتے سبق کی کون کہے۔

مین ۔ (عذر گناہ بدتر از گناہ کے طور پر) مجھے سبق پڑھنے کی فرصت کہان تھی۔ میرا نہ آنا تم کو محسوس بھی نہوا ہوگا۔

رقیہ ۔ بیشک جب سے مین آئی ہون بلقیس کو فرصت

نہین ہوئی ۔
بلقیس ۔ خیر ۔ صبح کا بھولا شام کو آئے بھولا نہ کہلائے ۔ اب کتاب لاؤن ۔ پڑھایئے گا ۔
مین ۔ اب تو وقت نہین ہی ۔ رقیہ بیگم کی خاطر سے آج بھی تمھین چھٹی دیئے دیتا ہون ۔ کل صبح کو کتاب سنکے سبق تمہین لکھیو لگا ۔
بلقیس ۔ باجی وہ کیا شعر تم پڑھتی تھین ۔ ہان یاد تو آیا ۔ ؎

تیر پہ تیر لگاؤ تمھین ڈر کس کا ہی
دل یہ کسکا ہی مری جان جگر کسکا ہی

رقیہ ۔ بھلا اس شعر کا یہان کیا موقع تھا ۔
بلقیس ۔ موقع کی بھی ایک ہی کہی ۔ یہان تو جو بات دل مین آئی کہہ ڈالنی ضرور ہی ۔ موقع سے ہو یا بے موقع ۔ کیون بھائی ۔
مین ۔ (ہنسکر) مین یہ باتین خاک نہین سمجھتا ۔ تم جانو تمھاری باجی جانین ۔
بلقیس ۔ اور ہان مین نے نئی کتاب کا ایک ورق باجی کی مدد سے نکال لیا ہی ۔
مین ۔ چلو ۔ استانی مل گئین ۔ سناؤ تو سہی ۔
بلقیس ۔ آج نہین ۔ کل صبح کو ۔ قیصر بھائی ابھی تک کیون نہین آئے ۔
مین ۔ مین بھی حیرت مین ہون ۔ وہ خدا جانے کس الجھیڑے مین پڑ گئے ۔ ورنہ اب تک آ چکے ہوتے ۔ مگر آتے ہی ہو گئے یہان سے گئے کسوقت تھے ۔ مین تو اُن کو وہین چھوڑ کر بادھے چلا گیا تھا ۔
بلقیس ۔ جانے کا حال مجھے بھی معلوم نہین ۔ کیون باجی ۔ قیصر بھائی ممانی اماں کے پاس سے کسوقت اُٹھے تھے ۔
رقیہ ۔ (سر جھکا کر) مین وہان نہین تھی ۔ (مجھ سے) گو ابھی مین غیرون کی طرح ہون لیکن نظر عنایت کی امیدوار ہون ۔

مین ۔ تم خدانخواستہ غیر کیون ہو جیسی تم ویسی بلقیس ۔ ان سے ایک ساتھ رہنے سہنے کی وجہ سے بے تکلفی ہو گئی ہی ۔ تم بھی کچھ دنون رہو گی ۔ تو جھجک جاتی رہیگی ۔ حجاب اُٹھ جائیگا بے تکلفی ہو جائے گی ۔

بلقیس ۔ یا اللہ ابھی آئے دیر نہین ہوئی اور شکایتی شکایتا ہونے لگی ۔

مین ۔ تم شکایت سمجھین ۔ اور مین آپسی کے میل جول کی بات سمجھا ۔

رقیہ ۔ مین نے شکایت نہین کی ۔ دنیا کی ایک بات کہی تھی ۔ بلقیس کی بات کا آپ یقین نہ مانیے گا ۔ یہ باندھنو باندھ رہی ہین ۔

مین ۔ مین تم سے زیادہ انھین سمجھے ہوے ہون ۔ ابھی کیا ہی ۔ تم دیکھنا یہ کتنے شگوفے چھوڑتی ہین انھین تو پھلجھڑی کی طرح ہنسنے سے مطلب ہے ۔ خیر انھین اسی حال مین چھوڑو ۔ یہ تو بتاؤ تم نے انگریزی کہانتک پڑھی ۔

رقیہ ۔ یہی چھوٹی چھوٹی دو ایک کتابین ۔ مجھے گھر کے کام کاج سے فرصت ہی کہان ہوتی تھی ۔ سارا کارخانہ تو میرے ہی ہاتھ مین تھا ۔ یہان رہونگی تو فرصت ہی فرصت ہی ۔

گیانی خانم ۔ (کمرے مین آکر رقیہ سے) حضور ۔ آپ کو سرکار یاد فرماتی ہین ۔

بلقیس ۔ مجھے بھی

گیانی خانم ۔ آپ کو تو کچھ نہین فرمایا ہی ۔

(رقیہ گئین)

مین ۔ بلقیس تم مجھ سے کچھ خفا سی ہو ۔ ورنہ رقیہ کے جاتے ہی چپ کیون ہو گئین ۔

بلقیس ۔ ہان ہون تو سہی ۔ پھر ۔

مین ۔ سبب ۔

بلقیس - اپنے دل سے سبب پوچھو -

مین - واللہ ہم مین نہ سمجھا -

بلقیس - اے ہے - ایسے بھولے - ابھی دو دن مجھے انگریزی شروع کیے گذرے نہین اور ناغے شروع ہو گئے - یا تو یہ وعدے تھے کہ کہین نہ جاؤنگا - یا یہ روپوشی - مین یہ جانتی کہ تم شرارت سے نہ باز آؤگے تو انگریزی شروع ہی نہ کرتی -

مین - ہان یہ تو قصور ہوا - معاف کرو -

بلقیس - آج معاف کردون - کل پھر غائب ہو اور معافی مانگو - اس سے مہینا دو مہینے کے لیے پیشگی معافی مانگ لو تو مجھے بھی آسانی ہو - جاؤ مین معاف نہین کرتی - باجی سے تو خوب جلی کٹی ہونے لگی -

مین - یہ کیا کہتی ہو - خدا کے لیے ایسی باتین زبان سے نہ نکالو - آپی جان سن پائین گی تو بہت ناراض ہونگی -

بلقیس - کیون -

مین - یہ قصہ بھی کبھی کہونگا - کل صبح سے سبق ہوگا -

بلقیس - تم تو کھڑے ہو - بیٹھ کیون نہین جاتے - کیا کہین جانا ہے - باجی شاید کچھ کہہ گئین - سبھی اُکھڑی اُکھڑی باتین کرتی تھین -

مین - نہین - یہ تمھارا خیال ہے - کیا اُن کو وحی آتی ہے - دیکھو کچھ کہہ نہ بیٹھنا - بڑی خرابی ہوگی -

بلقیس - بھئی اللہ - تم تو زبان پہ قینچی چڑھاتے ہو - اب غائب ہو گئے تو مین باجی سے وہ لگائی بجھائی کرون گی - کہ تلملا تلملا کے رہ رہ جاؤگے - مین بھی خوب سبک پا گئی -

مین - اس سے فائدہ -

بلقیس - کیا باجی پہ طبیعت آگئی ہے جو ڈرے جاتے ہو - ذرا آئینہ لیکے دیکھو - چہرے پہ ہوائیان اُڑ رہی ہین -

مین - اب واہیات نہ بکو - میرا دل ٹھکانے نہین ہے - اور اب

وہ میرے پاس ہی کہاں جو کسی اور پر آئیگا۔ وہ تو تمھاری ہی ان زلفوں میں الجھا پڑا ہے۔

بلقیس۔ سچ۔ میری بڑی قسمت۔ میرے بڑے نصیب۔ مگر تمھارے سچ بولنے میں مجھے شک ہے۔ وعدہ کرکے چکما دے چکے ہو۔

میں۔ خدا دکھیوں سے نہیں پوچھتیں۔ کہہ چکا ہوں کہ میرے کئی دن نہ آنے کا ایک سبب تھا جو کسی دن سن لینا مگر تم ہو کہ ٹلنے کے بغیر چین نہیں۔ کہتا تو جاتا ہوں کہ والد [illegible] چکا۔ ایسا بھی کیا آفت [illegible] کے کہتا ہوں۔ اتنا بھی مستلون نہیں ہوں کہ جوانی میں تم کو دے چکا۔ وہ تم سے چھین کے کسی دوسرے کے حوالہ کردوں۔ اب بہت دیر ہوگئی ہے۔ تمھارے پاس تنہائی میں بیٹھنا اچھا نہیں ہے۔

بلقیس۔ کیا مطلب ہے کہ ابھی ہوتیں تو بیٹھتے۔ انھیں کو دیکھنے آئے تھے [illegible] بلا اذن۔

میں۔ تم [illegible] تیکھی ہو [illegible] سیدھی۔ چوٹ جھٹ کر بیٹھتی ہو میں کچھ کہوں گا تو روٹھ جاؤگی۔ دیکھو انگلیوں کی چٹکیاں تو کھال ہی [illegible] رکھتی ہیں۔ زبان کی چٹکیوں سے دل مسلتا ہے۔ یہ کون کتاب ادھر کو رکھی ہے۔

بلقیس۔ داغ کا تیسرا دیوان ہے۔ یہی پڑھ رہی تھیں۔ کیا اچھا کلام ہوتا ہے۔

میں۔ دیوان تم کہاں پا گئیں۔

بلقیس۔ ادھر [illegible] اب تمھارے ہی پاس تو کتابیں ہیں۔ تمھیں میری کتابیں ابھی دیکھی کہاں ہیں۔ میں نے خدا جانے کتنی مثنویاں کتنے دیوان [illegible] ناول اور ڈرامے جمع کر لیے ہیں۔ مجھے سب سے زیادہ پسند [illegible] زمانہ ہو وہ [illegible] کتاب کا ترجمہ ہے اس میں

کیا اچھی اچھی عقل کی باتین بھری ہین - داہیات خرافات نام کو نہین-
مین - نیرنگ زمانہ ایسی کتاب ہو تو مجھے بھی دکھاتا - رقیہ داغ کی کونسی غزل دیکھتی تھین -
بلقیس - ادھر اُدھر سے پڑھ رہی تھین - مجھے یہ شعر سنایا تھا جو مین نے یاد کرلیا -

جلا تھا دل جب کیا تھا نالے جلینگے اب جب دعا کرینگے
جو یہ کیا تھا تو کیا کیا تھا جو وہ کرینگے تو کیا کرینگے

مین - ہان یہ غزل بہت اچھی ہے - مگر اسمین اور غزلین بھی نہایت مزے کی ہین - لاؤ مین نکالون -
بلقیس - ردیف بتاؤ - مین آپ نکال لونگی -
مین - الف کی ردیف مین - عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا -
بلقیس یہ غزل پڑھنے لگی اور یہ شعر پڑھ کر میری طرف دیکھ کے ہنسدی -

جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمھین منصفی سے کہدو تمھین اعتبار ہوتا

مین - (جھینپ کر) یہ شعر مجھے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا - آگے پڑھو -
بلقیس - سچے کی بات کسکو اچھی معلوم ہوتی ہے - لے بس اب جھینپو نہین - مین وعدہ خلافی کی شکایت نہین کرتی - دیکھو یہ دوسرا شعر بھی خوب کہا ہے -

یہ مزا تھا عاشقی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

مین - یہ شعر تو میری حالت کا پورا خاکہ ہے - مجھے قرار نہین ہے - مگر کسی اور شخص کو تو مطلق بیقراری نہین -
بلقیس (ٹھنک کر) واہ چلو ہٹو بھی - جب دیکھو تب تیکھ ترکیھ کی باتین کیا کرتے ہو - تم کون بیقراری سے زمین پر لوٹ رہے ہو - اچھے خاصے بیٹھے ہنس رہے ہو - منھ سے بیقرار بنتے ہو - ہان ہان

میں بھی - اوروں کا دل بیقرار ہوتا ہے - تمھاری زبان بیقرار ہے -
جبھی تو دم نہیں لیتی ہے -

میں - میرے منھ کی ہنسی تمھاری شگفتہ چہرے کا پرتو ہے - منھ کو تم دیکھتی ہو - اور دل کو دیکھ نہیں سکتیں - یہ مجبوری آپڑی - خدا کی قسم جو کچھ تسکین ہے - وہ تمھارے خیال - تمھارے جمال اور تمھارے ملنے کی امید سے ہے - ورنہ میرے دل کا لہو کب کا آنسوؤں کے آنکھوں کے راستے نکل گیا ہوتا -

بلقیس - یہ ساری بناوٹ ہے - آنسو سفید - لہو لال - بھلا رنگت کیونکر بدلتی - کیا تمھارا دل گرگٹ ہے جو رنگ بدلتا -

میں - گرگٹ نہیں - تمھارے تیوروں کے اشاروں پر لگا ہے جو بات کی بات میں بدل جاتے ہیں -

بلقیس - پھر تم نے مجھے نگوڑی پر چھوڑ رکھا - اب میں تم سے رخ پھیر کے بیٹھا کروں گی - جس میں تم میرے تیور دیکھو ہی نہیں -

میں - میں بھی سورج مکھی کی طرح اسی رخ پر بیٹھوں گا - جدھر سورج کا رخ ہوگا -

بلقیس - بھئی اللہ - تم مجھے بہت ستاتے ہو - تیوروں کو ٹوکو بھی اور رخ پھیر کے بیٹھنے بھی نہ دو - کوئی گنڈا تعویذ ملے تو میں لوں ڈرتی ہوں کہیں میرے تیوروں کو نظر نہ لگاؤ -

میں - اس سے اطمینان رکھو - میری نظر رشک کی نہیں حسد کی نہیں - اگر ہے تو محبت کی ہے - تم محبت کو نہیں پہچانتیں اسے میں کیا کروں -

بلقیس - من خوب می شناسم پیران پارسا را (او ہنسدی) -

میں کچھ جواب دیا چاہتا تھا کہ گمانی خانم کمرے میں آگئیں بلقیس سے بولیں - دلھن بیگم صاحبہ آپ کو بلاتی ہیں - بلقیس اٹھی تو میں بھی اٹھا - وہ ادھر گئی - میں ماموں صاحب کے پاس

ہوتا ہوا باہر آیا۔ قیصر ابھی تک نہین آئے تھے۔ مین نے چاپ بک سے ایک چاپ بھر کر داروغہ میر تراب علی کو دیا۔ کہ یہ اور پہلے والا چک دونون شاپ سے تڑوا لاؤ۔ سب روپیہ ابھی اپنے پاس رہنے دینا۔ مین ضرورت کے وقت لیلو نگا۔ یہ کام کر کے بیٹھا ہی تھا کہ قیصر آ گئے۔ مین نے دیر کو آنے کی وجہ پوچھی تو اُنھون نے بیان کیا کہ رات کو یہان سے جانے کے بعد اُن طبیعت سست ہو گئی تھی۔ مین نے نبض پر ہاتھ رکھا تو حرارت اب بھی تھی۔ وہ میرے پلنگ پر لیٹ گئے۔ تو مین نے اُن سے محل مین چلنے کو کہا۔

قیصر۔ (آہ سرد بھر کر) اب محل وہ محل نہین رہا۔ جہان مین بیٹھ کے چلا جاؤن۔ امی وہان موجود ہین۔ مگر مجھے جاتے ڈر لگتا ہے۔ مجھکو اپنے بیصبر دل سے راز کے افشا ہو جانے کا کھٹکا ہے۔ بات یہ ہے کہ محبت بھری نگاہین پلکون کی چلمنون مین چھپ نہین سکتین ہین۔ واہ ری۔ بے صبری۔ ہمت باندھے رہو۔ انشاء اللہ ہماری تمھاری دونون کی مرادین بر آئینگی۔ مین نے اپنی باتون سے وہ جادو ڈالا ہے کہ ایک دن سب بیہوش ہو کر وہی بول اُٹھینگے جو مین کہونگا۔

یہ کہکے مین نے آج کی سرگذشت سب کہدی۔ قیصر کے چہرے پر یون رونق آ گئی۔ جیسے سوکھے ہوئے پیڑ کو پانی پہونچ جائے۔

قیصر۔ خیر۔ اب محل مین جاتے ہوئے میرے پانون نہ لڑکھڑائینگے۔ تمنے رستہ ایسا صاف کیا کہ کانٹون کا ڈر نکلگیا۔ واللہ ہم تم تو بڑے چالیے نکلے۔

مین۔ یہ قدر دانی ہے۔ اب بنانے کو تو رہنے دو۔ یہ کہو کہ حسنا کے ہان کے کیا رنگ ہین۔

قیصر۔ پرسون تمھارے ہان سے اُٹھ کر گیا تھا۔ حسنا گھر مین نہ تھی۔ صرف بڑی بی تھین۔ اُنھون نے بیان کیا کہ جبلپور کے کوئی سیٹھ جی آئے ہوئے ہین اُن کے ہان مجرے مین گئی ہین۔ کل یہ مین تم سے کہنا بھول گیا تھا۔ رات کو بوجہ دیر ہوجانیکے جانا نہین ہوا۔

مین۔ ارمان مین نہ کہتا تھا۔ وہ نخھی درحقیقت رنڈی نہین ہی بھلے آدمیون کی بہو بیٹی ہی۔ ایک صاحب اُس کو اُسکی سُسرال سے اُڑا لیگئے۔ اور جب زیور وغیرہ ہو چکا۔ وہین مین چھوڑ کر چلدیے نتیجہ یہ ہوا کہ بیچاری رنڈی ہوگئی۔

قیصر۔ تمسے یہ سب کسنے کہا۔

مین۔ اُسی نخھی نے خود۔ مین نے اُس سے کہلا ہی چھوڑا۔

قیصر۔ حسنا تمھارے نہ جانے پر ناراض بھی ہین اور خوش بھی۔

مین۔ ناراضی اور خوشی ایک ساتھ! ہان مین سمجھا۔ ناراضی ظاہر کی اور خوشی دل کی۔ وہ یہ سمجھتی ہون گی کہ تم اُنکے داؤن پر چڑھ جاؤگے

قیصر۔ تم جاؤگے تو شکایت کرین گی۔ میرے سامنے تو پھول کی طرح کھلی پڑتی تھین۔

مین۔ اجی یہ جھگڑا ختم ہی کردینا چاہیے۔ لیت ولعل مین نقصان ہی۔ تنخواہ کو تنخواہ بڑھ رہی ہی۔

قیصر۔ مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون۔ مین نے حسنا سے کہدیا ہی کہ تمنے صاحب سے اب روپیہ نہ ملیگا۔ تمنے بیفائدہ اُن کا تعلق لگا رکھا ہی۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ امام بخش نے آکر اطلاعدی کہ محمد و نام کا ایک آدمی کہین سے خط لیکر آیا ہی اور کہتا ہی کہ نواب صاحب ہی کے ہاتھ مین خط دونگا۔

قیصر۔ مین چھپا جاتا ہون۔ تم اُسکو بلا لو۔

(قیصر دوسرے کمرے مین چلے گئے)

ممدو نے آکر یہ خط دیا۔

"نواب صاحب۔ اماں کہتی ہین کہ آپ نے آنا جانا مطلق ترک کردیا۔ آپ کو اپنے فعل کا اختیار رہو۔ یہان بھی کوئی ایسا گرا پڑا نہین ہو کہ خوشامد کرکے بلائے۔ مگر اتنی عرض ہو کہ ہمارا آپ کا معاملہ صاف ہو جانا چاہیے۔ مہربانی کرکے آج تشریف لائیے۔ اماں آپ سے کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہین۔"

حسنا جان۔ بقلم خود

خط پڑھ کر ممدو سے مین نے کہا کہ مہمانون کی وجہ سے مجھے فرصت نہین مل سکی۔ آج بھی شاید آنا نہو۔ کل دن کو کسی وقت آؤنگا وہ یہی جواب ایک پرچے پر لکھدینے کو کہتا رہا۔ مگر مین نے کہدیا کہ زبانی کافی ہو۔ ممدو کے جانے کے بعد قیصر باہر آئے مین نے ان کو خط دکھایا۔ وہ خوش ہو گئے اور کہنے لگے بھئی واہ۔ ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا۔ بغیر چھیڑ چھاڑ کے معاملہ خود ہی ایک حد تک طے ہو گیا۔ اب تم کل جا کر دو ٹوک جواب دے آؤ۔ پھر میری اُڑن گھائیان شروع ہونگی۔

مین۔ ہان کل ضرور یا اس سرے یا اُس سرے۔

ان باتون مین گیارہ بارہ بج چکے تھے۔ مین نے اور قیصر نے ساتھ کھانا باہر ہی کھایا اور ہم دونون پھر محل مین چلے گئے۔ قیصر تھوڑی دیر ماموں صاحب کے پاس بیٹھکر اپنی والدہ کے پاس چلے گئے۔ تو مین پھر باہر آکر نیند آئی تھی سو رہا۔

باب ہیجدہم

نصیحتین تری سب بجا ہین ولے ناصح
نصیحتون سے علاج غم نہان کیون ہو

"بلقیس ۔ ورقیہ"

مین نے اپنی سرگذشت مین اسکا برابر التزام رکھا ہی کہ میرا یہ افسانہ داستان غم نہ ہونے پاے ۔ اور گو دلون کی بیتابیان بیم ورجا کی حالتین ۔ ناخوشگواریان ۔ تفکرات ۔ وغیرہ ۔ اکثر کیفیتین اس بات کی مقتضی تھین کہ میری تحریر کا چمن مسرت و اطمینان کے پھولون سے خالی صرف ناامیدی اور غیر ممکن الحصول حسرتون کے سوکھے پیڑون کا جنگل ہوتا ۔ مگر مین نے ایسا ہونے نہین دیا ۔ جہانتک ممکن ہوا ہی غم واندوہ کی حالتون کے بیان کرنے مین بھی مین نے اپنی تحریر کو مرثیہ و نوحہ بنانے کی جگہ چمن زار خوش بیانی بنایا ہی جسمین ہر شکل کے شگوفے اور ہر رنگ کے پھول نظر آتے ہین ۔

صبح کو مین کسی قدر زیادہ سویرے اُٹھا ۔ قیصر شب کے وقت بوجہ دیر ہوجانے کے یہین سورہے تھے ۔ مگر انھین سوتا ہی چھوڑ کر مین نے سونے دیا ۔ اور شب کو بلقیس سے جو بات چیت ہوئی تھی اُس پر غور کرنے لگا ۔ وہ گفتگو بھی محض بپاس خاطر ناظرین بالکلیہ من وعن نقل کرتا ہون ۔

بلقیس ۔ (اپنے کمرے کے دروازے پر پہونچکر) تمھین آج بڑے سویرے سے نیند آگئی ہی ۔ کھانا کھانے کے بعد فورًا اٹھ کھڑے ہوئے

کہان جاؤ گے - آؤ - گلوری دون -

مین - نیند تو بیشک آرہی ہو - لیکن تمھاری گلوری پر ایسی نیند قربان کی تھی -

بلقیس - گلوری پھر دون گی - ایک بات بتاؤ - قیصر بھائی چپ چپ کیون تھے -

مین - مین کھانا کھاتا تھا - قیصر کیطرف نگاہ بھر کے دیکھ نہ سکا - دوسرے میری نگاہین اب کسی اور کی ہو چکی ہین -

بلقیس - پھر وہی بناوٹ - تمھارے دل مین بات کیا پڑی - جیسے گہرے کنوئین مین کنکری پڑ گئی - مین انھین دیکھ کے تاڑ گئی سمجھ گئی - تم نہ کہو گے تو کیا مین اپنی سمجھ بدل ددن گی -

مین - تم اپنی سمجھ کی نہ کہو - سچ تو یہ ہو کہ تم ہمیشہ دور کی کوڑی لاتی ہو - اچھا کیا سمجھین -

بلقیس - تم نہین کہتے تو مین بھی نہین کہتی - سمجھی اور خدا کی قسم سمجھی - وہی سمجھی - جو تم سمجھے ہو جھے ہو - مجھ سے نہ پوچھو - اپنے دل سے پوچھ لو -

مین - سچ کہو - مین کیا سمجھے ہوے ہون -

بلقیس - اب مین نہین پوچھتی - کچھ ہر روز کے پڑھانے کا وعدہ سچا کیا تھا - کچھ آج سچ کہو گے - تم قیصر بھائی سے نے دوست ٹھہرے اور مین دشمن - بھلا تم مجھ سے ان کی کوئی بات کیون کہنے لگے - ڈرتے ہو کہ مین جھنڈے پر چڑھا ؤن گی ڈھنڈھورا پیٹون گی - ہان - ہان - صاحب - مین دل کی اوچھی - زبان کی ہلکی کسی سے کہہ نہ دون -

مین - اے تو پھر روٹھ گئین - الٰہی توبہ - آؤ تو جاؤ کہان - آخر مین کیونکر سمجھون - کہ تمھاری سمجھ مین کون بات آئی ہو - تمھارے خیال نے کون نقشہ کھینچا ہو - دل کی بات منھ سے کہی جاتی ہے - آنکھون سے

کبھی نہین جاتی ۔ کہو تو مین سنون ۔ اور سنون تو ہان نہین کہ سکون ۔ تم تو پہیلی بجھوا رہی ہو ۔ نہ بوجھ سکون تو میرا کیا قصور ۔ میری سمجھ کا قصور رہی ۔ تم بھی کیا کرو ۔ تیور بدلنے کی خو پڑ گئی ہو ۔

بلقیس ۔ بس روٹھنا اور تیور بدلنا تم نے دو لفظ سیکھ لیے ہین ۔ مین ذرا ذرا سی بات مین روٹھنے کیون لگی ۔ نوج ۔ میرے دشمن ایسے تنک مزاج ہونے لگے ۔ کیا ان تیکھی ترچھی باتون سے چھلا کر مین اپنے دل کی بات تم سے کہہ دون گی ۔ کبھی نہین ۔ تم غیر سمجھ کے مجھ سے اپنی بات چھپاؤ تو مین اپنا سمجھ کے تم سے اپنی بات کیون کہہ دون ۔ اینٹ کی دینی پتھر کی لینی ۔

مین ۔ اچھا صاحب ۔ قیصر بشیاک چپ چپ تھے ۔ مین اپنے خیال مین غرق تھا ۔ انھین دیکھ نہ سکا ۔ نہین نہین مین نے خوب دیکھا ۔

بلقیس ۔ (شکیھی ہو کر) وہ خیال کیا تھا ۔ ذرا مین بھی تو سنون مین نے تو مراقبے مین نہین دیکھا تھا ۔

مین ۔ خیال تمھاری باتون کا ۔ تمھاری صورت کا ۔ تمھاری جھوٹون کا ۔ تمھاری شوخیون کا ۔

بلقیس ۔ (ہنس کے) یا اللہ ۔ میری کن کن باتون کو گناؤ گے ۔ خیال ہو گا تو یہ ہو گا کہ جھوٹ پاؤن تو ہوا کھانے کے بہانے ادھر ادھر کے چکر لگاؤن ۔ آنکھین چراؤن ۔ دل بہلاؤن ۔ پلٹ کے آؤن تو بلقیس کو جھانسے دون ۔ پورب کی پوچھے تو پچھم کی بتاؤن ۔ کیون ۔ مین نے کیسی تمھارے دل کی بات کہہ دی اب بھی کہو کہ میری سمجھ ٹھیک نہین ہوئی ۔

اس پوری بات چیت نے صاف صاف ظاہر کر دیا کہ بلقیس نے محض اپنی فراست سے قیصر اور رقیہ کا راز پورا پورا نہین تو ایک حد تک ضرور دریافت کر لیا ہے لہذا مین نے اپنے دل مین

مضبوط ارادہ کیا کہ قیصر اُٹھ لیں تو اِن کو سمجھا دینا چاہیے تاکہ بیوقت افشائے راز نہ ہو جائے ۔

مین یہ سوچ ہی رہا تھا کہ قیصر اُٹھ پڑے اور مجھ کو بیٹھا ہوا دیکھکر بولے ۔ محل مین نہین گئے ۔ کیا بجا ہی ۔

مین ۔ آٹھ بجتے ہین ۔ منھ ہاتھ تو دھو ڈالو ۔ تعجب ہی ۔ کوئی چاے کے لیے اندر سے بلانے کو نہین آیا ۔

قیصر ۔ تم سوچ کیا رہے تھے ۔ تمھین واللہ سچ کہنا ۔

مین ۔ رات کو جب مین تمھین کھانے کے بعد ممانی کے پاس چھوڑ کر باہر آتا تھا ۔ بلقیس مجھے اپنے کمرے کی طرف کھینچ لیگئین اور تمھارا بہت کچھ ذکر کیا لیکن ۔ کہتی تھین کہ قیصر بھائی چپ چپ تھے ۔ تمھاری اُداسی اور خاموشی کہین تمھارا بھانڈا نہ پھوڑ دے ۔

قیصر ۔ بھئی مین حقیقت مین بہت بدحواس ہو رہا ہون ۔ جب تک رقیہ لکھنؤ مین تھی ۔ ایک طرح کا صبر آ گیا تھا ۔ اب وہ آئی ہی تو یہ کمبخت دل پاؤن پھیلاتا ہی ۔

مین ۔ رقیہ کو دیکھو وہ کس استقلال سے کام لے رہی ہی ۔ کوئی اُس کی شکل دیکھکر شبہہ بھی نہین کر سکتا ہی ۔ تم مرد ہو اور ایسے بے ضبط کہ آپے سے باہر ہوے جاتے ہو ۔

قیصر ۔ ہان صاحب تمھاری جیرجھ بنی ہو نا ۔ ایسی باتین تو کہو ہی گے ۔

مین ۔ مین نے تو ایک قرینے کی بات کہی ۔ ذرا تو اپنے کو سنبھالے رہو ۔ بلقیس مجھ سے وجہ پوچھتی رہی ۔ گر مین نے بات کو اُڑن گھائیون مین ڈالدیا ۔ تمنے کچھ تدبیر بھی سوچی ۔

قیصر ۔ تدبیر کیا خاک پتھر سوچون ۔ دماغ تو کام ہی نہین دیتا ۔ ایسا ہو رہا ہی جیسا خالی تونبا ۔

مین ۔ اچھا چاے پیلو ۔ تو چلو مرزا صاحب کے ہان ہو آئین ۔ ابھی تو سویرا ہی ۔

قیصر۔ ہان چلو۔ ان سے کئی دن سے ملاقات بھی نہین ہوئی ہے۔
مین نے چار با ہر ہی منگائی۔ اور ہم دونون آدھے گھنٹے کے اندر مرزا صاحب کے مکان پر پہونچ گئے۔ دروازہ کھلا تھا۔ اور وہ بر آمدے مین بیٹھے (اخبار) اسٹیٹسمین پڑھ رہے تھے۔

مرزا صاحب۔ (ہم لوگون کو دیکھکے) تشریف لائیے۔ خیر باشد اتنے سویرے کہان۔

قیصر۔ میری صورت سوال ہے۔ اس بیوقت تکلیف دہی کا باعث مین ہوا ہون۔ آپ کو شاید معلوم نہین ہے کہ چند روز ہوے کہ چچا ابا نواب غضنفر علیخان صاحب مع اپنی صاحبزادی کے لکھنؤ سے تشریف لائے ہین۔ رقیہ بیگم سے مجھ سے چار آنکھین تو ہوئی ہین۔ لیکن اب تک ایک دفعہ بھی کلمہ و کلام کی نوبت نہین آئی۔ اب فرمائیے مین کیا کرون۔ پھوپھی اماں نے ان سے (میری طرف اشارہ کرکے) جو باتین کی ہین۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی خلاف مرضی اُن کو رقیہ بیگم کے ساتھ ان کی شادی کر دینا پسند نہین ہے۔ چچا کا بھی ایسا ہی خیال ہے۔ اس صورت مین اگر میرا پیام دیا جائے۔ امید تو ہے کہ مسترد نہ ہوگا۔ میری والدہ بھی انھین کے ہان آگئی ہین۔ اور کچھ دنون رہین گی۔ اس لیے نسبت کی گفتگو کا چھیڑ دینا مشکل نہین ہے۔ مگر یہ سب آپ کی صلاح پر موقوف ہے۔

مرزا صاحب۔ (ذرا سکوت کے بعد) نواب صاحب ذری دم لیجیے۔ آپ نے ایک سانس مین کتنی ہی باتین کہ ڈالین۔ اسمین شک نہین کہ آپ بہت بیقرار ہین۔ یہ تو ہر شخص آپ کی شکل دیکھکے بتا دیگا۔ مگر غور فرمائیے تو از ناست کہ بر ماست کا مضمون ہے۔
ہم مسلمانون کی طرز معاشرت اور تمدن ایک زمانہ دراز سے یہ ہے کہ ماں باپ بیٹا بیٹی کی نسبت تلاش کیا کرتے ہین اور ان کے فیصلے کی کہین اپیل نہین ہو سکتی۔ مثلاً بھائی کا لڑکا ہے اور بہن کی لڑکی

بھائی بہن مین بات چیت ہو گئی - بس نسبت مکمل - بڑے ہوے -
شادی کردیگئی - ایسی شادیون کے نتائج عموماً خراب دیکھے گئے ہین -
میان بیوی مین جو لڑائی بیزاری اور اس خانہ جنگی سے گھر کی بربادی اکثر اسی
رسم کی بدولت ہوتی ہی - گو اب اس خرابیون کا حس ہونے لگا ہی -
مگر رسم کا موقوف ہونا آسان نہین اس نظر سے آپ کا معاملہ بالکل نرالا
ہی - لہذا آپ کو وہ چال چلنی چاہیے جس سے اس حدت کی ظاہری
بدنمائیان کچھ نہ کچھ تو چھپ جائین - جہان تک مین سوچتا ہون -
میری راے ناقص مین ہرگز وہرگز مناسب نہین کہ آپ کی والدہ صاحبہ
رقیہ بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کی نسبت کا پیغام یون بے دھڑک
دیدین - آپ یقین کیجیے کہ اسکا نتیجہ اچھا نہوگا -
قیصر - (درد انگیز لہجے مین) آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بہت درست ہی -
مگر کیا یہ نصیحت میرے درد کا علاج ہو سکتی ہی -
مین - مرزا صاحب - مجھے حرف بحرف آپ کی راے سے
اتفاق ہی - قیصر کی نسبت کا پیام دیا گیا اور وہ پیچیدگیان پڑگئین -
جو کبھی سلجھاے نہ سلجھین گی - پہلا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ پیام دیا گیا اور ہماری
چالون کی قلعی کم سے کم والدہ کے آگے کھل جائیگی - دوسرے
ان سے اور رقیہ کے بیچ مین پردہ ڈال دیا جائیگا اور یہ جو آنکھین
روزانہ دیکھکر اپنے دل کو تسلین دے لیتے ہین اسکا دروازہ بند
ہو جائیگا - (قیصر سے) لہذا بھئی ہر طرح مناسب ہی کہ تم کچھ
روز دن اور صبر کا پتھر اپنے دل پر سے رکھے رہو - آخر والدہ کسی نہ کسی
دن رقیہ کی بابت میرے خیالات دریافت کرینگی - اُس وقت
مین صاف صاف بیان کردونگا - وہ مجھ کو بہت چاہتی ہین
جبر نہ کرینگی (مرزا صاحب سے) میرا معاملہ اُکھڑا تو مین خود رقیہ
کے ساتھ قیصر کی نسبت تجویز کردونگا - یقین ہی کہ یہ تدبیر کارگر ہوگی
آیندہ ان کی قسمت -

مرزا صاحب ۔ (قیصر سے) نصیحت ایسے اوقات مین بیکار بلکہ
مضر ہوتی ہی ۔ مگر میرے نزدیک شیخ صاحب کی راے بہت درست
ہی ۔ آپ کو اسپر عمل کرنا چاہیے ۔
قیصر ۔ بہتر ہی ۔ مردہ بدست زندہ جو چاہیے سو کیجیے ۔
مرزا صاحب ۔ اب یہ فرمائیے کہ نواب منے صاحب اور بی حسنا
کے معاملہ مین کیا کارروائی ہوئی ۔
قیصر ۔ چچا کے آنے کے بعد مین صرف دو ایک دفعہ گیا ۔ بی حسنا
نے انھین بلایا تھا ۔ مگر یہ حضرت گئے نہین ۔ ورنہ کچھ حال معلوم ہوتا
مرزا صاحب ۔ (مجھ سے) آج آپ تشریف لیجائیے اور اگر
ممکن ہو تو چڑھی ہوئی تنخواہ کا روپیہ بھی جیب مین ڈال لیجیے ۔ وہ
لوگ ذرا بھی اکھڑی اکھڑی باتین کرین تو معاملہ الگ کر دیجیے ۔
قیصر ۔ بیچارے کا جھگڑا اب ضرور نہین ہی ۔ خواجہ صاحب آئے تھے ۔ کہتے تھے
ہین بی حسنا ۔ آج کل انھین فرصت نہین ہی ۔ پھر خواجہ صاحب
نے کسے کہا ایسا ہو ۔
قیصر ۔ کوئی پٹنہ کے رہنے والے رئیس زادے ہین ۔ ابھی جائداد
ہاتھ آئی ہی ۔ چند دنوں سے کلکتے مین سونا برسا رہے ہین ۔
مرزا صاحب ۔ خیر لعنت بکار شیطان ۔ اشرفی کا حساب ایک
حد تک ٹھیک ہی فقط سود کی رقم مین کچھ پھیر ہی ۔ اس مین خواجہ صاحب
نے اپنا اور آغا حسن کے یا بودن کا حق رکھا ہی ۔ باقی رقمون کا حال
مین کسی طرح دریافت نہ کر سکا ۔ اس لیے میرا وہ خیال صحیح معلوم
ہوتا ہی کہ یہ سب رقمین اگر آئی بھی ہین تو بڑی بی کے پاس سے
اور بڑی بی ہی کے پاس پھر واپس گئین ۔ خواجہ صاحب سے
ملاقات ہو تو کہدیجیے گا کہ روپیہ موجود ہی آکر لیجائیے مگر ہر رقم
کی باضابطہ رسید لے لیجیے گا ۔
مین ۔ خیر یہ تو ہوتا رہیگا ۔ ایک شخص نے آپ کو بہت بہت سلام

کہا ہی -
مرزا صاحب - کس نے ؟ نام لیجیے - کلکتے مین تو مجھے کوئی ایسا آدمی معلوم نہین ہوتا ہی - جو بہ سلامے یا بہ پیامے یاد کرے - مین کسی سے نہین ملتا - تو اورون کو مجھ سے ملنے کی کیا غرض پڑی ہی -
مین - ننھی نام کی کسی عورت سے آپ چار پانچ برس قبل دہلی مین ملے تھے کہ نہین -
مرزا صاحب - (چونک کر) وہ یہان کہان اور آپ نے اس کو کسطرح دیکھا - دہلی مین تو وہ ایک پردہ نشین عورت تھی - اُسکا قصہ بہت دردانگیز ہی - افسوس دنیا کے انقلابات ہنڈولے کی گردش سے مشابہ ہین - بلند کو پست اور پست کو بلند ہوتے دیر نہین -
مین - ننھی نے میرے اصرار سے اپنا سارا قصہ مجھ سے ایک دن بیان کیا تھا - (مین نے مختصراً اسکا اعادہ کیا) -
مرزا صاحب - (سننے کے بعد) آخر یہ غریب اس نوبت پر پہونچ ہی گئی - مرتا کیا نہ کرتا کا مضمون ہوا - کہان رہتی ہی - مین سو کام حرج کر کے اُس سے ملونگا -

مین نے ننھی کا پتا بتایا جو مرزا صاحب نے ایک پرزے پر لکھ کے جیب مین رکھ لیا - اب ساڑھے نو ہو چکے تھے اُنکے آفس جانے کا وقت تھا ہم لوگ رخصت ہونے لگے تو بولے - آج حسنا کے ہان ضرور جائیے گا - قیصر مرزا صاحب ! آپ بھی تشریف لیجاتے تو مناسب تھا آپ چاہین کچھ نہ بولین - لیکن وہان ہونا فائدے سے خالی نہین - ع - دو دل یک شود بشکند کوہ را -
ہم لوگ مرزا صاحب سے رخصت ہو کر گھر آئے - دس بج چکے تھے - اور مین والدہ کے سلام کو نہین گیا تھا - قیصر بھی میرے

ساتھ ساتھ ہوسے۔ والدہ مجھے دیکھ کے فرمانے لگین۔
آج سویرے تم دونون کہان چلے گئے تھے۔
مین۔ ایک صاحب سے ملنا تھا وہ سویرے ہی ملتے ہین۔
پھر اپنے آفس کو جہان ملازم ہین چلے جاتے ہین۔
تھوڑی دیر باتین کرنے کے بعد قیصر اپنی والدہ کے پاس جانے کے لیے اٹھے تو مین بھی اُٹھا اور ممانی کے پاس آیا۔ اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔
قیصر۔ امی مین گھر جاتا ہون۔ ابا گھبراتے ہونگے۔
ممانی۔ سہ پہر کو اپنے ابا کو ساتھ لیتے آنا۔ مجھے کچھ کہنا ہی۔
(رقیہ بیگم آئین)
قیصر۔ تو مین جاتا ہون۔
مین۔ بھئی واہ۔ دس بج چکے ہین۔ اب کھانا کھا کے جانا۔ ماموں تو جانتے ہی ہین کہ تم یہان ہو۔
رقیہ۔ (آہستہ سے) سچ تو ہی۔ گھنٹے دو گھنٹے مین کیا ہو جائیگا۔
قیصر۔ (اپنے کو روک کے) خیر کھا ہی کے جاؤنگا۔ تو ذرا باہر ہو آؤن۔ آدمی بھیج کے ابا سے کہلا بھیجون وہ اسوقت کھانے مین میرا انتظار نہ کرین۔ (قیصر اُٹھے)۔
رقیہ بھی اُٹھین۔ مین ممانی سے باتین کرتا رہا۔ پھر مین نے کہا کہ بلقیس سے آج انگریزی پڑھانے کا وعدہ ہی۔ نہ جاؤنگا تو وہ روٹھ جائینگی۔
ممانی۔ دیکھو بلاتی ہون۔ (ما ما سے) جا بلقیس بیگم صاحبہ کو بلا لا۔
بلقیس۔ (آکے۔ ممانی سے) آپ نے بلایا تھا۔ خیر تو ہی۔ (مجھے دیکھ کے) آج کا وعدہ یاد ہی۔ کیا قیصر بھائی چلے گئے۔ مین نے ابھی باہر جاتے دیکھا تھا۔
مین۔ نہین کھانا کھا کے جائینگے۔ باہر کچھ کام کو گئے ہین۔

تمہاری باجی کہاں گئیں -
بلقیس - باجی ماموں اباکے سلام کو گئی ہوں گی - اچھا چلیے - کیوں ممانی اماں انھیں بھائی کو بلاؤں -
ممانی - وہ خود بلا رہے ابھی مجھ سے کہہ رہے تھے کہ آج وعدہ خلافی ہوئی تو تم پھر روٹھکر نہ منوگی -
بلقیس - الٰہی یہ روٹھنے کا الزام کس دن میرے سر سے اتریگا -
مین - اچھا تو کتاب لیکر اپنے کمرے میں بیٹھو - میں ذرا دیر میں آتا ہوں -

باہر آکر میں نے میر تراب علی سے دو ہزار روپیہ کے نمبری کرنسی نوٹ لیکر اپنی شیروانی کی جیب میں رکھدیے - اتنے میں قیصر خالو اباکے پاس سے میرے کمرے میں آگئے -
قیصر - لو بھئی آج موقع ملگیا تو میں نے تم لوگوں سے جو باتیں ہوئی تھیں وہ رقیہ بیگم سے سب بیان کردیں - وہ میرے چپ رہنے پر سخت کشیدہ تھیں - تمھاری راے سے انکو بالکل اتفاق ہے -
مین - وہ نہایت ذی فہم ہیں - تمھاری طرح دل کی کچی نہیں -
قیصر - اب تو کسی نہ کسی طرح سے مجھکو اپنے دل پر جبر کرنا ہی پڑیگا - افسوس ہے کہ تمھارے معاملے میں جو سرگرمی میں کررہا تھا - وہ نجیبا کے آنے سے بالکل ٹھنڈی پڑگئی -
مین - اسکا کچھ خیال نہ کرو - تم معذور تھے - کیا میری آنکھیں نہیں ہیں جو تم کو الزام دوں - آدمی کچ سے محل میں ابھی آجاؤ - جبتک میں بلقیس کے کمرے میں رہوں - تب تک ممانی کے پاس بیٹھنا -

میں بلقیس کے پاس آیا - وہ اپنی کتاب کھولے بیٹھی تھی - میں وہیں قالین پر بیٹھ گیا - ممانی خانم ایک طرف بیٹھی تھیں - انکو کسی نے پکارا تو وہ چلی گئیں اور رقیہ آگئیں -
بلقیس - لیجیے اب کبھی پڑھائیے گا کہ نہیں - آپ ابھی باہر کیوں

سے گئے تھے ۔

میں ۔ یونہی چلا گیا تھا ۔ (بلقیس کو سبق دیکر ۔ رقیہ سے) تم نے انگریزی کس سے پڑھی تھی ۔

رقیہ ۔ ایک بنگالن سے ۔ مگر اس نگوڑی کا لہجہ ایسا قربان کیا تھا کہ توبہ ۔ میں سمجھتی ہوں کہ میری زبان سے انگریزی الفاظ بہت بھونڈی طرح سے نکلتے ہونگے ۔ اس ترتیب سے میں بلقیس کو انگریزی کے لفظ بتا رہی تھی ۔ تو یہ بی صاحب ہنستی جاتی تھیں ۔ میرے بھیا ۔ میرا تلفظ درست کرا دیجئے ۔

میں ۔ (ہنس کے) بہت خوشی سے ۔ مگر (بلقیس کی طرف اشارہ کر کے) ان بی صاحب سے تو پوچھ لو ۔ میں تو انکا نوکر ہوں ۔

بلقیس ۔ توبہ ۔ اللہ ۔ دیکھئے ۔ آپ خدا کے واسطے میرے نوکر کیوں ہونے لگے ۔ آپ کی زبان تو جب کھلتی ہے کچھ نہ کچھ کہلاتی ہے ۔ (جھک کر میرے کان میں) باجی کو پڑھاؤ گے تو اپنے دوست پر احسان کرو گے ۔ مجھے چھیڑا کیوں کرتے ہو ۔

رقیہ ۔ تو کہو نا ! اس میں کیا قباحت ہے ۔

بلقیس ۔ (ہنس کے) باجی تم بھی ان کی باتوں میں آ گئیں ۔ یہ ہنستے ہیں ۔ تم سچ سمجھتی ہو ۔

میں ۔ خیر صاحب ۔ یہ بھی ایک طرح کی اجازت ہی ہے ۔

رقیہ ۔ (مجھ سے بلقیس کی طرف اشارہ کر کے) اس نے کوئی بات شرارت کی کہی ۔ آپ مجھے بتا دیجئے ۔

بلقیس ۔ اوئی اللہ ۔ باجی بھی (میری طرف اشارہ کر کے) انہیں کا پیالہ لیتیں ۔ مجھی پر الٹی سیدھی جڑنے لگیں ۔ ان کے کان دیکھ لو ۔ کہیں میری شرارت انکے بھر تو نہیں گئی ۔

میں ۔ ان کی ننھی سی آواز کانوں میں پہنچی ہی نہیں ۔ باہر ہی باہر اڑ گئی ۔ میں نے کچھ سنا بھی نہیں کہ یہ کیا کہہ گئیں ۔

رقیہ ۔ واہ بھیا ۔ اچھی بنی ۔ آپ ان سے مکرتے ہین ۔ سب مجھے باتون مین اُڑاتے ہین بلقیس مدتون کی دیکھی بھالی ۔ سمجھی بوجھی ۔ مین چار دن کی آئی ہوئی ۔ بھلا ان کے سامنے آپ میری خاطر کیون کرنے لگے ۔ اور آپ ان سے ذرا ڈرتے بھی ہین ۔

بلقیس ۔ افوہ ۔ باجی ۔ تم تو اس وقت ایسی بھرین کہ گرج کے برس پڑین ۔ مین نے ان سے کیا کہا ۔ یہی کہا کہ باجی کو بڑھا دیا کرو ۔ نہین تو خفا ہو جائین گی ۔ ۔ (مجھ سے) اب کہ کیون نہین ڈرتے ۔

رقیہ ۔ (ہنسکے) چل ہٹ جھوٹی ۔ یہی کہتا تھا تو کیا زور سے کہتے شرم آتی تھی ۔ مین نہین مانتی ۔ تو نے بھیا کے کانون مین کوئی ایسی بات ڈالی ہی جسکو مجھ سے چھپانا چاہتی ہی ۔ اور بھیا ٹھہرے . . . .

مین ۔ کہو کہو ۔ رکتنے زبان کیون دبا لی ۔ بلقیس تو مجھپر جھونکتی ہی رہتی ہین ۔ تم کیون چوکو ۔ کیون نہو ۔ خربزے کو دیکھ کے خربزہ رنگ پکڑتا ہی ۔ آخر تجھے بلقیس کا ڈر کیون ہی ۔

رقیہ ۔ اور لو ۔ یہان تو اُلٹا دھڑا بندھ گیا ۔ میری ہی بات کہی جائے ۔ مجھی سے چھپائی جائے ۔ اور مین بولون تو دونون مجھے دبائین ۔ مین غریب اکیلی دو سے کیونکر جیتون ۔ بھیا ڈر کی نہ پوچھو ۔

بلقیس ۔ باجی توبہ کرو ۔ توبہ ۔ ان کے ساتھ مجھے کیون سمیٹتی ہو ۔ مین سیدھی سادی ۔ مجھپر شرارت کی چھانون بھی نہین پڑی ہی ۔ (منھ سکھا کر) کیون باجی شرارت کسے کہتے ہین ۔ کوئی چڑیا ہی ۔ اچھی ہو اور ملے تو مین پال لون ۔

رقیہ ۔ بھیا ۔ شرارت کوئی چڑیا نہین ہی ۔ آدمی کی بچی ہی ۔ لوگ اسے بلقیس بھی کہہ اُٹھتے ہین ۔

بلقیس ۔ اب مین سمجھی ۔ وہی بلقیس ۔ جسکا تخت حضرت سلیمان کے ہان اُڑا کے لایا گیا تھا ۔

میں ۔ ڈر کی وجہ بتاؤ ۔ مین بغیر سنے نہ رہونگا ۔
رقیہ ۔ اب کہی دون ۔ خیر ۔ تو مین کچھ نادان نہین ہون کہ دیکھون اور نہ سمجھون ۔ مین حیدرآن سے آئی ہون دیکھ رہی ہون کہ بلقیس نے ذرا بتور بان پڑھائین ۔ اور آپ خوشامد کرنے لگے ۔ مگر اس مین کچھ برا ماننے کی بات نہین ہی ۔ آپس مین ایک نرم ایک گرم ہوتا ہی ہی ۔ ایک جگہ کے رہنے سہنے والے دونون ایک سے تاؤ کے ہون تو ہر گھڑی چخ چخا کرے ۔ (بلقیس سے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچکر) تو بہت اُڑ چلی ہی ۔ بھیا نے ایسا سر چڑھا یا کہ تیری زبان اب ہوا سے باتین کرنے لگی ۔ تو نے تو ان سے کان مین میری بات کہدی ۔ مین کسکے کان مین تیری بات کہون کوئی ایسا ہوتا تو مین بھی کانا پھوسی سے تجھے چھیڑ چھیڑ کے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑتی ۔
بلقیس ۔ مین بلا لاؤن ۔
رقیہ ۔ کسے ؟
بلقیس ۔ قیصر بھائی کو (قہقہہ مارکر)
رقیہ ۔ (رنگ بدل کر) اُف ری بلقیس ۔ تیرے پیٹ مین خدا جانے کتنی چھیڑیان بھری ہین جنھین باتون کے پردے مین نکال نکالکر تو مجھپر وار کررہی ہی ۔ بلا نہ لا ۔ اب جاتی کیون نہین تجھے قسم ہی جو ابھی نہ بلا لائے ۔ تو بہ ۔ مین چوکی ۔ وہ آکر اپنے دوست سے ملجائینگے ۔ میری سی کیون کہتے لگے ۔ کیا مین تیرے قیصر بھائی سے ڈرتی ہون ۔ جو اُن کے آتے ہی میری زبان بند ہوجائیگی ایک نہ سہی ۔ دو سہی ۔ دو نہ سہی ۔ تین سہی ۔
بلقیس ۔ ابھی جاتی ہون ۔ مین نے باجی کا نام لیا ۔ اور وہ بال باندھے آئے ۔
رقیہ ۔ دیکھ ۔ میرا نام نہ لینا ۔ مین نے تیری ضد سے کہدیا کہ بلا لا ۔

کچھ میں ان سے سیکھ تو نہیں رہی جب کا حرج ہو رہا ہے۔

بلقیس - اچھا - اچھا حضور - میں سمجھ گئی - بھائی جان کے سامنے آپ کا نام نہ لوں گی - خیر میں اپنے ہی نام سے بلا لیتی ہوں - کہیں آپ کا دل تو ٹھنڈا ہو - (بلقیس بلانے گئی)

میں - رقیہ - آج تو تم نے خوب ڈھایا - بلقیس کے ساتھ مجھے بھی وہ وہ جھٹکے دیے ہیں کہ میرا دل ٹوٹ گیا -

رقیہ - جی ہاں - آپ ہی کی شہ سے تو بلقیس مجھ سے لڑ رہی ہے - کیا میں بچی ہوں سمجھتی نہیں - میں تو آدمی کی چتون سے دل کا بھید نکال لیتی ہوں -

میں - اسکا تو میں قائل ہوں کہ تم بہت ذہین ہو لیکن آخر بچی ہو -

رقیہ - تسلیم - میں ایسی ٹھیری کہ مجھ سے آپ اُلجھ رہی ہیں - آپ نے مجھ سے بلقیس کی کہی ہوئی بات چھپائی تو میں اپنے دل کی بات آپ سے کیوں کہوں - تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے -

(بلقیس قیصر کو لیے ہوئے آ گئی)

قیصر - (مجھ سے) کیوں بلایا -

میں - میں نے نہیں بلایا -

بلقیس - اجی کس نے بلایا - میں نے نہیں نہیں بھائی نے -

میں - (بلقیس سے) تم نے میرا نام کیوں لیا -

بلقیس - تو کون گناہ ہو گیا - کیا میں بھائی جان کے سامنے باجی کا نام لے دیتی -

قیصر - (مسکرا کے) بلقیس - تم بڑی چلبلی ہو - خدا جانے تمہارا دل گوشت کا ہے کہ بجلی کا -

بلقیس - آپ بجلی ہی کا سمجھ لیجیے -

قیصر - آخر بلانے کی ضرورت ہی کیا ہوئی -

(اس سوال کے جواب میں سب سب ہنستے ہوئے ہیں)

بلقیس - (رقیہ سے) باجی - اب - آپ کا نا پھوسی کرتی کیون نہین اٹھلین کیون جھانکتی ہو - قیصر بھائی تو آ گئے -

قیصر - یہ معما کچھ میری سمجھ مین نہ آیا -

مین - بھئی دو نون بہنون مین آج وہ نوک جھونک ہوئی ہو کہ ہنسی ضبط کرتے کرتے مین تھک گیا - بلقیس نے میرے کان مین ایک بات کہی - رقیہ نے پوچھی - بلقیس میری حلق کی دارو غہ بھلا مین کیونکر کہہ سکتا - وہ خود آنی کانی بتا گئین - پھر کیا تھا لے میرے بھائی - رقیہ نے چوٹ چپیٹ سے بلقیس کو اور ساتھ ہی ساتھ مجھ غریب کو بولا بولا دیا - غرض کہ دونون مین خوب چھچھین ہوئین - آخر بلقیس کو مخاطب کرکے رقیہ کے منھ سے یہ بات نکل گئی کہ تم نے میری بات بھیا کے کان مین کہکے چھپائی - جو کوئی ایسا ہوتا تو مین بھی تمھاری بات ان کے کان مین کہکے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑتی - اب سمجھے بلقیس کو تم جانتے ہی ہو - ایک ہی ش ...... تو بہ نہین بہت ہی سیدھی - انھون نے کہا مین بلا لاؤن - رقیہ نے کہا کس کو - انھون نے کہا قیصر بھائی کو - رقیہ نے کہا بلا کیون نہین لاتی - کیا مین تیرے قیصر بھائی سے کچھ ڈرتی ہون - یہ دوڑی گئین اور تمھین بلا لائین -

قیصر - (ہنسکے) لاحول ولا قوۃ - کیا بات کا بتنگڑ بنا ہو - آخر بلقیس نے تمھارے کان مین کہا کیا تھا

مین - چہ خوش - اب آپ بلقیس کو پھر آگ بگولا کرکے تماشا دیکھنا چاہتے ہین -

قیصر - بہت تماشا تو تم نے اکیلے دیکھ لیا - تھوڑا سا مین بھی دیکھ لونگا تو کیا ہو جائیگا -

بلقیس - (میرے منھ پر اپنی ہتھیلی رکھکر) ہرگز نہین - آپ

باہر جا کے ان سے کہہ دیجیے اور جب آپ لوگ چلے جائیں گے
تب میں باجی سے کہہ دوں گی۔
میں۔ تو اٹھو قیصر۔ وہ کام بھی تو کرنا ہے۔
رقیہ۔ کیا کام ہے۔ میں بھی سنوں۔
میں۔ (ہنس کے) ایسے کام بیان نہیں کیے جا سکتے۔ کہہ دوں
ابھی بحث میں تین گھنٹے اور صرف ہو جائیں۔ ماموں جان کے
پاس ابھی تھیں کہ نہیں۔ وہ دیر سے محل میں ہیں۔ اور بلقیس تم۔
بلقیس۔ (تیوری بدل کے) آپ باہر جانا چاہتے ہیں تو شوق
سے تشریف لیجائیے۔ ہم بیچاریوں پر جھنڈا اٹھا کے دھاوا کیے
ضرور ہے۔
رقیہ۔ تو جیتی رہیے۔ کیا حملہ سمجھی ہے۔
میں۔ حملہ ہو بھی تو سہی۔ اچھا آؤ۔ ہم سب ساتھ چلیں۔
رقیہ۔ (بلقیس سے) آؤ بہن چلو۔ ابا جان کو سلام کر آئیں
بلقیس۔ (رنجیدگی سے) میں تو ذرا دیر کے بعد جاؤں گی
تم جاؤ نا۔ میرے بغیر کیا حرج ہو جائیگا۔
رقیہ۔ اللہ ری نازک مزاجی۔ (ہاتھ پکڑ کے) اٹھو بھی۔
بلقیس بیدلی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ماموں صاحب
کے پاس والدہ اور خالہ بیٹھی تھیں۔ اور خالو ابا باہر کے
دروازے سے آ رہے تھے۔
ماموں صاحب۔ (خالہ سے) چھوٹی بیگم۔ لڑکی دبلی کیسی ہو گئی
ہے۔ کیا اس کی طبیعت اچھی نہیں رہتی۔ جب لکھنؤ گئی تھی
اچھی خاصی تھی۔
خالہ۔ بھائی جان اسے کھانے سے جیسے نفرت سی ہے۔
مزاج بھی تیز ہے۔ کسی ماما پر غصہ ہو گئی۔ کھانا چھوڑ دیگی۔ آ تو کسی
نے کچھ کہا۔ کھانا غرق۔ ضد کا کچھ ٹھکانا ہے۔

خالو - ہان - ضد کا تو مین بھی قائل ہون -
والدہ - (بلقیس کو گلے سے لگا کر) سب نے میری بیٹی کے نام لیکر رکھ ڈا ہے - واہ - نہ وہ ضدن ہو نہ کچھ ہی - وہ تو پیاری بیٹی ہی -
ماموں صاحب - کھانا نہ چھوڑا کرو - بیٹا - کھانے سے انسان کی زندگی ہی - دیکھو تمھاری باجی کبھی ضد نہین کرتین - جو کہا وہی کیا - جس بات کی ممانعت کردی - ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے پھر وہ بات کبھی نہ کرینگی -
بلقیس - کہان باجی - کہان مین - ع - چہ نسبت خاک را با عالم پاک -
رقیہ - بس بنانا رہنے دو -
والدہ - (بلقیس سے) کہو پہلی کتاب ختم کی -
بلقیس - کب کی ختم ہوگئی - اور دوسری کتاب کے دو تین ورق پڑھ چکی ہون - وہ نگوڑے ہوتے کیا ہین - ایک صفحے پہ چار لفظ پانچ لفظ - ایک ورق باجی نے بتایا تھا - آج کئی دن کے بعد بھائی نے سبق دیا ہی -
والدہ - تو تو اچھا ہوا - باجی کی باجی ملین - اُستانی کی اُستانی -
مین - یہی تو مین بھی کہتا ہون - اب میری کوئی ضرورت نہین رہی
بلقیس - (روہانسی ہو کر) خالہ امان انھین منع کیجیے - ہمیشہ چھوٹتے یہی کہہ اُٹھتے ہین -
والدہ - (آہستہ سے) ایسی باتین نہ کہا کرو - دیکھتے نہین ہو اُسے بُرا معلوم ہوتا ہی - (بلقیس کو پاس بلا کر) اے لو - تم تو ہنسی مین رونے لگین -
مین - (دل مین نادم ہو کر) یہ ہمیشہ ہنسی مین رو دیتی ہین - دو آدمی پاس بیٹھینگے تو ہنسی کی بات ضرور ہو گی -
بلقیس - اوئی - مین روئی کہان - خدا جانے آنکھون سے

پانی کیون نکلنے لگا۔
خالہ ۔ بس مُکرانا کوئی تجھسے سیکھ لے ۔ زار زار آنسو جاری تھے
کہتی ہین مین روئی نہین تھی پانی نکلتا تھا۔
والدہ ۔ نہین ۔ اس کے دشمن روئین ۔ باورچی خانے کی طرف
سے دھوان اُٹھا تھا آنکھون مین بھر گیا ہوگا۔ کیون رقیہ ۔
رقیہ ۔ (مسکراکر) باجی ہان مین نے بلقیس کو زور سے روتے نہین دیکھا
بلقیس ۔ ہٹو بھی ۔ باجی ۔ تم بھی بنانے لگین ۔
ا نھین باتون مین دسترخوان بچھنے کی اطلاع ہوئی ۔ اور کھانا
کھا کر مین باہر چلا آیا ۔ اور قیصر مرزا اپنی والدہ کے پاس چلے گئے ۔

باب نوزدہم

اب نہ وہ ہم ہین نہ وہ تم ہو نہ وہ دل نہ وہ آنکھ
آپ بھی چوک گئے ہمنے بھی دھوکا کھایا

"حسنا کے گھر کا آخری سین"

مین باہر آیا تو خواجہ صاحب کو بیٹھا ہوا پایا ۔ اُنھون نے
بعد سلام علیکم کے کہا ۔ آپ کا پوسٹ کارڈ خدا جانے کہان کہان
پھرتا پھراتا پرسون مجھے ملا تھا ۔ آج کل مین ایسا عدیم الفرصت
رہا کرتا ہون کہ فوراً حاضر نہ ہوسکا ۔ ارشاد ہو کیا کام ہو ۔
مین ۔ اُسی روپیے کی بابت آپ کو تکلیف دی تھی ۔ حساب
مین نے دیکھ لیا ۔ بابو ایشان چندر گھوش والی رقم کا تو مجھے
خیال ہی ۔ اور خوب خیال ہی ۔ مگر بُرا نہ مانیے گا اور رقمون کا

بالکل خیال نہین ہو - آئی ضرور ہونگی - جبھی تو آپ نے لکھی ہین -
خواجہ صاحب - اس مین کچھ شک بھی ہو - اور مین کسی دوست کو مغالطہ دینا ولد .... کا کام سمجھتا ہون -
مین - اس طرح کے خراب الفاظ سے تو میرے کانون کو معاف رکھیے - سب روپیہ موجود ہو - مگر رسیدین لے آئیے تو دیدون -
خواجہ صاحب - مجھے دیدیجیے - مین رسیدین اور ہمینڈ نوٹ واپس لا دونگا -
مین - جی نہین مین خود بابو صاحب کے آفس مین چلتا ہون -
خواجہ صاحب - بہتر ہو - تشریف لیچلیے - باقی مہاجنون سے مین خود رسیدین لے آؤنگا - گستاخی معاف ہو - آج کل تو ایسے معاملات مین آپ بہت چھان بین فرمانے لگے ہین - پہلے توجہ نہ تھی -
مین - چھان بین کی بات نہین ہو - روپیہ لیتے وقت میرے سر پر کون شیطان سوار تھا - کہ ایسی حماقت کر بیٹھا - اب شاید وہ کیفیت دور ہوتی جاتی ہو -
خواجہ صاحب - (بہ طنز) الحمد للہ - اللھم زد فزد - مین نے تو ہمیشہ آپ کو منع کیا - مگر میری ممانعت بیکار جاتی - کل مین حسنا کے ہان گیا تھا - آپ کا ذکر بہت دیر تک رہا - بڑی خفگیان ہین - کہتی تھین کہ میرے خط کے جواب مین دو حرف لکھ دیتے تو ہاتھ کی مہندی نہ چھٹ جاتی -
مین - جو بات لکھنے سے حاصل ہوتی وہی زبانی پیام سے حاصل ہو گئی - وجہ یہ ہو کہ مین اسوقت ایک ضرورت سے محل مین جاتا تھا - آپ دیکھتے نہین ہین - کہ میرے ہان کتنے مہمان آئے ہوے ہین -
خواجہ صاحب - جی ہان لوگ تو ضرور زیادہ ہین - لکھنؤ سے

آئے ہین نا؟ -
مین - اور کیا - میرے حقیقی ماموں نواب سید غضنفر علی خانصاحب تشریف لائے ہین -
خواجہ صاحب - مین کس سے یہ سب باتین سنتا - حاضری کی نوبت ہی نہ آئی - (قیصر کو آتے دیکھکر) اخاہ نواب قیصر مرزا صاحب بھی یہین تھے -
مین - اُنھین کا انتظار تھا - تشریف لائیے - بابو صاحب کے ہان ہو آئین -
قیصر - مین سنئی بازار جاؤن - یا تمھارے ساتھ چلون - جیسا کہو - ابا نے تو اجازت دے دی ہو کہ جبتک جی چاہے - یہین رہون - انسے کہلا بھیجنا ضرور نہین ہو -
مین - تم ساتھ ضرور چلو - لو - آج تو بڑا کام کرنا ہو -
خواجہ صاحب - آپ بھی واللہ غضب کرتے ہین - روپیے کی ادائی کون بڑا کام ہو -
مین - اسکا حال بھی بہت جلد آپ پر کھلا جاتا ہو -

ہم تینون آدمی کرایے کی اتانک گاڑی پر سوار ہو کے بابو ایشان چندر گھوش کے آفس مین پہونچے - زینے پر چڑھتے ہوے میری آنکھون کے سامنے ایک سال اُدھر کا سین آگیا - جب مین سخت بیم و رجا کی حالت مین روپیہ لینے کے لیے آیا تھا - اور جسکے ملنے پر مین نے حسنا سے بے تکلفانہ ملاقات کی امیدین منحصر کر رکھی تھین - مین نے اُس حالت کو موجودہ حالت سے مقابلہ بھی کیا - پہلی بار میرا اس آفس مین آنا تیاہی کا پہلا سبق تھا - اور یہ آخر مرتبہ کا آنا تباہی مزید سے بچنے کا پہلا سبق ہو -

ہم لوگ اوپر پہونچے - اور وہ بابو جسکو ریو کے نام سے اشرفی صاحب نے پکارا تھا - ہم لوگون کو ان کے آفس مین لیگیا -

مین نے دس ہزار روپیہ کے نوٹ بابو صاحب کو گنا دیے - رسید بھی تیار ہوکر آگئی - اور انھون نے بلا توقف میرا ہنڈ نوٹ اور رسید دونون تحریرین مجھے دیدین -

اس کام کو ختم کرتے ہی مین اُٹھا - خواجہ صاحب بھی مین سے رخصت ہوکے جانے تھے - مگر مین نے زبردستی انکو ساتھ لیا - اور ہم سب حسنا کے گھر پر آئے - گاڑی سے اُترکر زینے پر قدم رکھتا ہون کہ ایک نئی سیار رڈ فٹن آکر اسی جگہ پر رُک گئی - اور ایک کمسن مسلمان کا مدار ٹوپی - اطلس کی شیروانی اور پمپ شو پہنے ہوے اس سے اُترکر زینے پر چڑھنے لگے - مین نے تو ان نواب صاحب کی طرف توجہ نہین کی - مگر خواجہ صاحب ان سے بہت اخلاق سے ملے اور اُنھین کے ساتھ کوٹھے پر آئے - قیصر نے مجھ سے چپکے سے کہا کہ وہ سیٹھ کے رئیس زادے جنپر خواجہ صاحب آجکل ہاتھ صاف کر رہے ہین یہی ہین -

بڑی بی - اور حسنا - اسی کمرے مین بیٹھی تھین - دو چار آدمی مہاجن کی شکل کے اور بھی بیٹھے تھے - میرے پہونچنے کے ذرہی دیر بعد خواجہ صاحب اور وہ رئیس زادے بھی آگئے - ان کو دیکھکر بڑی بی اور حسنا دروازے پر آئین - اور معمول سے زیادہ ان کی آؤ بھگت کی - اور حسنا ان کا ہاتھ پکڑے ہوے اندر لیگئی - جب وہ جاکر اندر بیٹھ گئے تو بڑی بی نے میری طرف دیکھا اور بولین - اخاہ نواب سیٹھ صاحب ہین - آج کدھر سے چاند نکلا ہی - ہم لوگ تو آپ کی جانب سے ناامید ہو چلے تھے - قیصر مرزا صاحب مزاج اچھا ہی - آپ کہان تھے

قیصر مرزا - مین جہان رہتا ہون وہین تھا -

بڑی بی - جی - درست ہی (مجھ سے) کیون حضور ہم غریبون پر کیا عتاب ہی کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو جلسہ کے بعد آپ

آج تشریف لائے ہین -
مین - آپ کو معلوم نہین ہو - میرے ہان لکھنؤ سے مہمان آگئے ہین - اسلیے ایک دم کی فرصت نہین ملتی -
بڑی بی - مہمانون کا آنا ہم لوگون سے کون کہتا - ممدو کل گیا تھا اُسنے بھی کچھ نہین کہا -
مین - ممدو سے تو مین نے کہدیا تھا - کہ مہمانون کا آنا بیان کر دینا -
حسنا - (غصے سے) امان اس محبت سے کیا فائدہ - نواب صاحب آئین تو واہ وا نہ آئین تو واہ وا - کوئی انھین پکڑ کے لانے سے رہا -
مین - (استقلال سے) مین آپ سے اور بڑی بی سے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون - اتنے مجمع مین اُن باتون کا سننا آپ کو شاید گوارا نہ ہو - اس سیلیے اگر کوئی حرج نہ ہو تو ذرا سہ منزلے پر تشریف لیچلیے -
حسنا - جو کچھ آپ کو کہنا ہو یہین کہدیجیے - حیدر نواب صاحب گھر کے آدمی ہین - ان سے چوری نہین ہو -
مین جیسی آپ کی خوشی -
حسنا - (مہاجنون سے) اسوقت مجھکو معاف کیجیے - پھر کسی دن تشریف لائیے گا - (مجھسے) ارشاد ہو -
مین - سب سے پہلے تو یہ اس مہینے کی تنخواہ کا روپیہ ہو - اس کے بعد مین شکایتا نہین بلکہ یون ہی آپ سے پوچھنا چاہتا ہون - کہ کیا میرے ماموں زاد بھائی قیصر مرزا کے سوا آپ کو کلکتے مین کوئی اور شخص تعلق کرنے کے لیے نہین ملتا تھا جو آپنے ان غریب پر ڈورے ڈالے - میری غیبت مین ان کو گھر پر بہ اصرار بلانا - عاشقی بگھارنا - اور میرے منھ پر میرے ساتھ

محبت کے دعوے کرنا۔
حسنا - ٹھہریے - ٹھہریے - آپ کو اسکا ثبوت دینا ہوگا -
(خواجہ صاحب کی طرف دیکھکر) کیا یہ آپ کی بندہ نوازی ہے -
خواجہ صاحب - میری بندہ نوازی تو نہین ہے - آپ لوگون کی اپنی حماقت اور سادہ لوحی ہے -
قیصر مرزا - خواجہ صاحب بیچارے بے قصور ہین - ادہر منے صاحب کا ثبوت مین بذات خود ہون -
حسنا - کیا - مین نے آپ پر عشق جتایا تھا - یہ کب - آج معلوم ہوا کہ آپ اپنے کو چاہنے کے قابل بھی سمجھتے ہین -
قیصر - مجھکو کبھی ایسی غلط فہمی نہین ہوئی - مگر آپ نے مجھکو اسطرف متوجہ کیا - تو متوجہ ہوا -
مین - کیون صاحب - ثبوت ملا یا - کیسا رہی - تھاری اس ساری قوم پر - وہ تو قیصر نے بڑا ہی کڑا کیا - جو تم لوگون کے جال مین نہ پھنسے - اور کوئی ہوتا تو ضرور گرفتار ہو جاتا -
قیصر - میرے نہ گرفتار ہونے کی وجہ زیادہ تر یہ تھی - کہ مین نے بی حسنا کی فرمائشات اور جناب خواجہ احمد جان صاحب کے روپیہ مین دو پیسے دینے کی اپنے مین مقدرت نہین پائی -
خواجہ صاحب - یہ مجھپر نظر کرم کیون ہوتی ہے -
قیصر مرزا - آپ نے بھی تو حسنا کا مجھ سے تعلق کر لینا بہت مستحسن سمجھا تھا - آپ ہی نے تو یہ بھی فرمایا تھا کہ حسنا - منے صاحب کو اب القط کرو - ان سے کچھ ملنے ملانے کی امید نہین ہے -
خواجہ صاحب - باللہ العظیم یہ بہتان ہے - استغفراللہ کہین شریفون سے ایسی حرکت ہو سکتی ہے -
بڑی بی - (حسنا سے) کیون ری احمق - مین تجھ سے کہتی نہین تھی - آخر آگئی چکمے مین -

قیصر - خواجہ صاحب کی خدمت مین نہایت ادب کے ساتھ
تسلیم - آپ تو اس شہر کے مشاہیر مین ہین - سیکڑون ایسے کھیل
کھیلا کرتے ہین - مگر اس مرتبہ آپ دھوکا کھا گئے - یاد ہو وہ جلسے
مین مینے کو میری جانب سے آگاہ کرنا -

بڑی بی - (مجھ سے) وہ تو جو کچھ ہوا - برا ہوا - اور ہم لوگ
خطا وار ہین - نواب صاحب معاف کیجیے -

مین - آپ ہی مجھے معاف کیجیے - مین آپ کی ملاقات کے قابل
نہین ہون - (خواجہ صاحب سے) بقیہ روپیہ کے رسیدین آپ
کل میرے داروغہ میر تراب علی کو دیکر روپیہ لے لیجیے گا مجھسے
شاید ملاقات نہو سکے - (بڑی بی سے) آپ نے بہت دنیا دیکھی
ہو - مگر بچون کا چکما کھا گئین - آپ نے دیکھ لیا کہ یون نکل جاتے
ہین - (قیصر سے) اٹھو بھئی - اس ناپاک صحبت اور نجس خلقت
پر تین حرف بھیجنا چاہیے - یہ کوچہ شریفون کے لائق نہین ہے -

حسنا اور بڑی بی کی کیفیت قابل دید تھی - اول اول تو
حسنا زبان لڑاتی رہی - لیکن جب قیصر نے پتے پتے کی باتین
بیان کرنی شروع کین تو اس نے سر جھکا لیا - بڑی بی بیچاری
پہلے ہی سے خاموش تھین - شرمندگی کا پسینا انکے ماتھے
سے ٹپک رہا تھا - ہم دونون کو جاتے دیکھکر بھی انکو روکنے
کی ہمت نہ ہوئی - خواجہ صاحب بھی جھینپے ہوے سے تھے -

قیصر - (گاڑی پر آکر) آج بڑی بی پر زیادہ اور حسنا پر شاید کچھ کم
جو کیفیت گذری ہو اس کو اگر عزت دار ہون گی تو مدت دن
یاد رکھین گی - کہو - میرا جوڑ کیسا پھڑکا - یہ مفلسی کا عذر بھی
اچھا رہا نا -

مین - اے سبحان اللہ - تم پورے ایکٹر ہو - مگر سب سے زیادہ
موثر تمھاری وہ تقریر تھی جو تم نے خواجہ صاحب سے کی -

ایسا تجربہ کار آدمی بھی بیوقوف بنا ہوگیا ۔
قیصر۔ مگر ان عورتوں نے رنڈیاں ہوکر برابر انکار کیوں نہ کیا ۔ کیا مجھکو جھٹلا لینا کوئی مشکل کام تھا ۔ تم نہ مانتے نہ سہی ۔ وہ انکار کرتی رہتیں ۔
مین ۔ بات یہ تھی کہ میری طرف سے وہ اسطرح کے حملے کی اسیا نہین رکھتی تھین ۔ حسنا کو زیادہ سے زیادہ یہ خیال تھا کہ مین سیٹھ جی والا قصہ پھر نکالونگا ۔ مگر مین نے بیان کیا تو تمھارا واقعہ اور پھر تمھارے سامنے اسکا ان لوگون کے پاس کوئی جواب نہ تھا یا مین نہ پڑا ۔ شکر ہے کہ یہ معاملہ بآسانی طے ہوگیا ۔
قیصر۔ اس مین جو کچھ کارروائی ہے تمھاری اپنی ہے ۔ کیا گھر سے سوچکر چلے تھے ۔
مین ۔ کچھ سوچا تھا ۔ اور باقی بالکل فی البدیہہ ۔
قیصر۔ اب خواجہ صاحب کے فیضان صحبت سے ہم لوگ بس ہی بہرہ ور نہ ہوسکین گے ۔
مین ۔ الحمد للہ ۔
قیصر۔ اس خوشی مین جلسہ دو ۔ مین نہ مانونگا ۔ جب سے بڑے پھوپھا صاحب کا انتقال ہوا ۔ تمھارے ہان کوئی جلسہ ہوا ہی نہین ۔
مین ۔ بسر و چشم ۔ چلو ۔ ابھی ابھی امی جان سے ذکر کردونگا ۔ ننھی کا کچھ بھلا ہوجائیگا ۔ بسم اللہ اور رفتولا وغیرہ کو بھی بلا لینگے ۔
قیصر۔ ابھی گھر جاکر کیا کروگے ۔ چلو ذرا ننھی کے ہان چلین ۔
مین ۔ ذکو جان کو بتا بتا کر جاؤ کو لوٹ لو ۔
ننھی کے گھر کا دروازہ حسب معمول بند تھا کھٹ کھٹایا تو چھوکرے نے آکے کھولا ۔ اور مجھے دیکھکر شاید ننھی سے خبر کرنے کو دوڑ گیا ۔ کیونکہ وہ خود دروازے پر آکے ہم دونوں کو اندر لیگئین

مین - اس روز تمھارا قصہ تمام رات میرے خواب مین آیا کیا - ان سے قیصر سے بھی ذکر آیا تھا -

ننھی - آج اسوقت کیسے آئے -

مین - بڑی مہم پہ آیا تھا - آج مجھ سے اور حسنا سے قطع تعلق ہوگیا اور خدا نے چاہا تو اب اس کسبی کے کوچے مین قدم نہ رکھون گا - یہ اخیر دفعہ ہو کہ میری گاڑی اِدھر آئی -

ننھی - (خوش ہوکر) خدا آپ کو نیک توفیق دے اور توبہ پہ قایم رکھے - یہان کی آب و ہوا مین زہر بھرا ہوا ہی - آپ اپنے معصوم صفت رئیس زادے ہم بیسواؤن اور دغا بازون کے لایق نہین ہین - ہم لوگون کی میزان دغا بازون اور بد معاشون ہی سے ٹھیک ہی -

مین - تم اپنے کو اس تذکرے مین شامل ہی نہ کرو - میری راے مین تم اب بھی ویسی ہی ہو جیسی تھین - ہان مین اس خوشی مین اپنے گھر پر ایک جلسہ کرنے والا ہون تم کو بھی آنا پڑیگا -

ننھی - جسوقت یاد فرمائیے گا - مین سر آنکھون سے آؤنگی -

مین - جس دن تاریخ کا فیصلہ ہو جائیگا - مین تم کو خبر کردون گا تمھین بسم اللہ - ملکہ اور نتھو لال کو ساتھ لیتی آنا -

ننھی - بہت خوب - ہان آپ نے مرزا صاحب سے میرا ذکر کیا تھا - اس کی مین شکر گزار ہون - وہ دو تین مرتبہ تکلیف کرکے میرے غریب خانے پر آئے تھے - آپ دونون صاحبون کی بڑی تعریفین کرتے تھے - ایسے نیک مزاج اور ہوشیار امیرزادے میری نظر سے اب تک نہین گذرے - مگر حسنا کی بابت اُنھون نے مجھ سے کچھ بھی نہین کہا - اُنھین معلوم تو ضرور ہوگا -

مین - معلوم ہوتا کیسا - سب کچھ انھین کی صلاح سے ہوا ہی -

اسطرف کہین سے آپ کا مجرا ادھر آ آیا۔

ننھی - جی ہان دو چار جگہون سے مجرے بھی آئے اور کئی میمنون کے صاحبزادے میرے عاشق بھی بن گئے ہین لیکن مین سب کو خالی خولی اخلاق پر ٹال رہی ہون - ان مین سے ایک کی عمر تو کسی طرح پندرہ سولہ برسون سے زیادہ نہ ہوگی - باپ کو مرے ہوئے پورا برس بھی نہین ہوا ہے - مگر سنتی ہون کہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب پھونک چکے ہین - آپ کی حسنا ان پر مرتی ہین - وہ خود تجربہ کرتے تھے -

مین - ہوگا بھی - حسنا کس کس پر مریگی - خواجہ صاحب سے ان سے تعلق ہے مجھی سے جدا واسطہ - ان میرے بھائی قیصر یہ الگ عاشق -

ننھی - آپ کو واقف کیا حسنا نے قیصر مرزا صاحب پر بھی عاشقی جتائی تھی - پہلے مین کچھ شبہ سا تو مجھے بھی ہوا تھا -

قیصر - مجھپر عنایت ہوئی تھی مگر مین نے - ع - بھاری پتھر تھا دھر کر چھوڑا -

ننھی - رسید ہو دیا ہے وہ لے مجھے گذشت -

مین - اچھا اب خدا حافظ - جلسے کی بات نہ کوئی لیے گا -

گھر پہونچکر قیصر تو محل مین چلے گئے - مین نے داروغہ میر تراب علی کو بلوایا - اور ان کو حکم دیا کہ کل خواجہ احمد جان نامی ایک شخص جو اکثر میرے پاس آتے رہتے ہین - کچھ رسیدین لیکے آئینگے - تم اُن رسیدون کے مطابق روپیہ ان کو دیدینا - مجھ سے اطلاع کرنے کی ضرورت نہین ہے - اس کے بعد مین نے داروغہ سے مامون صاحب کے ملازمین کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکے ہمراہ چار آدمی آئے ہین - دو ان کے قدیم خدمتگار ہین جنکو مین نے لکھنؤ مین دیکھا تھا - اور ایک داروغہ اور منشی جدید ملازم ہین - داروغہ کہین معالی خان کی سرا مین بستے تھے

دو برس سے ماموں صاحب کے پاس ہین۔ منشی جی باہر کے باشندہ
مین نے میر صاحب کو حکم دیدیا کہ خبردار ان لوگون کو کسی طرح کی
تکلیف نہ ہونے پائے۔

مین۔ خدمتگارون کو تو مین پہلے سے جانتا ہون۔ داروغہ اور منشی جی نئے ہین۔ تم سے ان مین سے کسی سے پہلے کی ملاقات ہے؟

میر تراب علی۔ بڑے نواب صاحب کے داروغہ شیخ شجاعت علی میرے ہم محلہ ہین۔ مین انھین خوب جانتا ہون۔ یہ منشی جی البتہ اجنبی ہین۔ مین نے انھین کبھی پہلے نہین دیکھا۔ عجیب آدمی ہین انسانون کی شکل سے نفرت ہے۔ جس وقت کام ہو گیا۔ ادھر نواب صاحب محل مین تشریف لے گئے ادھر منشی جی نے دروازہ اپنے کمرے کا بند کر لیا۔ جو کچھ کھانے کے وقت کھا لیتا ہے۔ اپنے ساتھیون مین شاید کسی سے کبھی بیٹھے وہ بیٹھے مین بات چیت کرتے ہون تو کرتے ہون۔ قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی جی کو کوئی بڑا رنج پہنچا ہے کیونکہ ان کے خدمتگار نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ گھر بند کیے رویا کرتے ہین۔

مین۔ واللہ۔ میر صاحب تم نے تو عجیب غریب بات کہی۔ تم اب جاؤ آرام کرو۔ اور فوراً منشی جی کو میرے پاس بھیج دو۔

داروغہ گئے اور منشی جی کو لیے ہوئے واپس آ گئے۔ وہ صاحب سلامت کر کے ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ منشی جی کی عمر اندازاً تیس برس کی معلوم ہوئی۔ سر کے بال نصف سے زیادہ سفید۔ آنکھون کے گرد سیاہ سیاہ حلقے نظر آئے۔ جس کے دیکھنے سے یقین ہوتا تھا کہ وہ سالہا سال سے بیمار رہے ہین۔ مین نے ان کو بیٹھنے کی اجازت دی۔ تو وہ بولے۔ حضور نے میر صاحب کے ذریعے سے تابعدار کو طلب فرمایا تھا۔ جو کچھ ارشاد ہو بجا لاؤن۔

مین۔ ماموں صاحب کے تشریف لانے کے بعد سے مین کچھ

ایسا عدیم الفرصت ہوں کہ آپ لوگوں کی خبرگیری بذات خاص نہیں کر سکتا۔ مگر مجھے امید ہے کہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ آپ میرے صاحب سے اپنی ضروریات کو بلا تکلف بیان کر دیا کیجیے۔ میں نے اُنھیں حکم دے رکھا ہے۔

منشی جی۔ یہ تو حضور کی بندہ نوازی ہے۔ کہ مجھے کسی شے کی حاجت باقی نہیں رہ گئی۔ سب کچھ بغیر مانگے موجود ہو جاتا ہے۔

میں۔ آپ کچھ بیمار ہیں۔

منشی جی۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) حضور میں بیمار تو نہیں ہوں۔

میں۔ مگر جو شخص آپ کی صورت دیکھے گا آپ کو علیل بتائے گا۔ آپ فوراً علاج کیجیے۔ یہ کیفیت کتنے دنوں سے ہے؟

منشی جی۔ میں تو کئی برسوں سے ایسا ہی ہوں۔ مگر یہ حالت بیماری کی نہیں یہ تو جان ہی گھلتی ہے۔

میں۔ کسی کے خانگی معاملات میں دخل دینا اچھا نہیں۔ لہذا مجھے معاف کیجیے گا۔ اگر میں کہوں کہ غالباً آپ کو کوئی بڑا رنج پہونچا ہے۔ جس سے آپ کی صحت بدلتی ہے۔ آپ کا نام کیا ہے۔

منشی جی۔ خاکسار کو علی احمد کہتے ہیں۔

میں۔ اور وطن۔

منشی جی۔ کبھی ضلع بانس بریلی میں تھا۔ اب تو کہیں بھی نہیں۔

میں۔ آپ کے بال بچے۔

منشی جی۔ (آبدیدہ ہوکر) حضور تابعدار نے شادی نہیں کی۔

میں۔ اور اعزا تو ضرور ہونگے۔

منشی جی۔ والدین تھے۔ مگر کئی برسوں سے مجھے انکا کچھ حال معلوم نہیں۔ زندہ ہیں کہ مر گئے۔

میں۔ (متاثر ہوکر) آپ میرے پاس آ کے بیٹھا کیجیے۔ تکلف کی کوئی ضرورت نہیں مجھے آپ کی حالت سے بہت ہمدردی ہے۔

منشی جی - جسطرح یہ میرے آقائے نامدار میرے واجب التعظیم ہین اسی طرح حضور بھی ہین - اس لیے گو مجھے یقین ہو کہ میری حاضری باعث تضیع اوقات ہوگی - لیکن چونکہ حضور کا ارشاد ہو ضرور حاضر ہوا کرونگا - بشرطیکہ کچھ حرج نہو -

مین - میرا کوئی حرج نہ ہوگا - آپ بے تکلف میرے پاس آیا کیجیے -

منشی جی - اسوقت تخفیف تصدیعہ -

مین - اچھا اب آپ جاکر آرام فرمائیے -

باب بستم

"میرا جلسہ"

حسنا سے قطع تعلق کرکے مین سبکدوش ہوگیا - اطمینان قلب جو اس ایک سال مین گھڑی بھر کے لیے بھی مجھے میسر نہین ہوا تھا اب اس کی شکل نظر آئی - اُن دنون کبھی قرضے کی فکر رہتی تھی - تو کبھی حسنا کی کج ادائیون کا صدمہ - کبھی صحبت غیر کا دھڑکا تھا - تو کبھی اپنی کمزوری پر ندامت - اب ان سب کاہشون کا وجود نہ رہا - سب سے بڑھکر یہ ہو کہ میرا دل قوی اس توبہ نصوحہ پر سختی کے ساتھ قایم - اور الحمد للہ کہ اس تباہ کن طرز زندگی سے بالکل نفور رہی -

یہ سب کسنے کیا - میری بلقیس کی ایک گردش چشم نے - کیونکہ نہ بلقیس کا سامنا ہوتا نہ حسنا کی جانب سے پہلے بے پروائی اور پھر نفرت ہوتی - سچ یہ ہو کہ بلقیس کی معصوم اور خلقی زیبا ادائیون نے میرے دل کو نیکی اور پاکبازی کا سبق دیکر مکر و دغا اور تصنع کی طرف سے بالکل پھیر دیا -

منشی جی سے باتین کرتے کرتے بہت دیر ہوگئی تھی - مین محل مین جاتے جاتے پلنگ پر لیٹ گیا - اور حسنا کے ہان جو واقعہ پیش آیا تھا اُسپر غور کرنے لگا - اس واقعے کے دوران مین کوئی اور بات اس سے زیادہ نمایان نہ تھی - کہ حسنا پر جو غصہ مجھکو آیا وہ غصہ ہی غصہ تھا - اس مین رشک کی رتی برابر شرکت نہ تھی - مین نے اپنے دل کو اس تغیر پر خود مبارک باد دی - اور اپنی نجات پر خدا کا صدق دل سے شکر ادا کیا -

اتنے مین سنبل محل سے بلانے کو آئی - گیا تو دیکھا کہ والدہ اور ماموں صاحب بیٹھے ہین -

والدہ - قیصر اکیلے محل مین آئے - تم باہر کیا کرتے تھے -

مین - میر تراب علی سے کچھ باتین کرتا تھا - پھر ماموں جان کے منشی جی سے باتین کرتا رہا -

ماموں صاحب منشی جی کا حال کچھ میری سمجھ مین نہین آتا - اسوقت تو نہین - کسیدن کہونگا - وہ عجب صورت سے مجھے ملے - ذرا قیصر مرزا کو تو بلاؤ - اور لڑکیان کہان ہین کھانے کے بعد سے پھر میرے پاس نہین آئین -

والدہ - (پکار کر) زبیدہ خانم - ذرا رقیہ بیگم اور بلقیس کو بلا لاؤ - اور قیصر مرزا دلھن کے پاس ہونگے انھین بھی - چھوٹی بیگم وظیفہ سے فارغ ہو چکی ہون تو کہدینا کہ بڑے نواب صاحب محل مین تشریف رکھتے ہین -

(زبیدہ خانم سب کو بلا لائین)

ماموں صاحب - قیصر - تم سے تو فراغت سے باتین ہی نہین ہوئین - اِدھر تو آؤ - تم کیسے دُبلے حقیر ہو رہے ہو - کیا طبیعت اچھی نہ تھی -

قیصر - جی نہین - اچھا تو تھا - لکھنؤ سے واپس آنے کے بعد

مجھے طرح طرح کی فکرین پڑگئی تھین - جن سب مین بڑی فکر امی کی علالت کی تھی - اب وہ صحیح ہو چلی ہین - تو فکر کی نوعیت مین بھی فرق ہوتا جاتا ہو -

ماموں صاحب - بڑی بیگم دیکھو اس لڑکے نے ماشاء اللہ کس طرح اپنے گھر کو سنبھالا ہو - ان کے والد ہمیشہ سے تم جانو اول جلول اگر ایسا لایق بیٹا موجود نہ ہوتا تو ان کی گوشہ نشینی کے زمانے مین جائداد کا خدا حافظ تھا -

والدہ - جی ہان مین بھی قیصر کو بہت ہوشیار اور سمجھدار جانتی ہون خدا اس کی عمر مین بہت برکت دے - اب دلدار مرزا او اسکے بیاہ کی فکر کرنی چاہیے (اس فقرے پر مین نے غور کرکے دیکھا کہ قیصر اور رقیہ دونون کی رنگتین زرد ہو گئین - اور بلقیس دوپٹے کی آڑ مین کھانسنے کے بہانے مسکرا دی)

خالہ - کہو بیٹے - تمھاری بہن ان بی بلقیس نے انگریزی کی پہلی کتاب ختم کی اور تم نے یا انھون نے کسی کو ایک ڈلی مٹھائی کی بھی نہ کھلائی -

رقیہ - امی جان یہ کیا کہا آئینگی - کسی کو - زمانے بھر کی کنجوس آ بھیا ہے البتہ تعجب ہو -

بلقیس - (ہنسکے) آج کل دن خراب ہین - مٹھائی تحلیل ہوتی یونہی ہیضون کا زور ہو رہا ہو - دوسرے یہان کی مٹھائی مین مزا کون مزا سواد ہوتا ہو -

خالہ - جی نہین - آپ مٹھائی منگائیے تو سہی - لوگون کے ہاضمے کی آپ کو کیا فکر ہو -

والدہ - کہدو بیٹی - کہ جتنی مٹھائی آپ لوگ کھائین - ابھی آن کی آن مین موجود ہو سکتی ہو - (خالہ سے) لڑکی یہ تو سچ کہتی ہو کہ یہان مٹھائی اچھی نہین ہوتی ہو -

ماموں صاحب ۔ شیخ شہامت علی کو حکم دیدو۔ وہ لکھنؤ سے لنکر کے کنوئین کی برفیان خط لکھکر منگا دینگے ۔
والدہ ۔ جی ہان ۔ نہایت مناسب ہو ۔ مینے تم حکم دیدیا کہ بیس سیر برفیان فوراً آجائین ۔
مین ۔ بہت خوب ۔ ہان امی جان ایک بات عرض کرون ہانیے گا فرمایئے مانون گی ۔
والدہ ۔ جان و دل سے ۔ کہو تو سہی ۔ مین نے تمھاری بات کبھی رد کی ہو ۔
مین ۔ ماموں جان کی تشریف لانے کی خوشی مین مین اپنے دوستون کی دعوت کرنے والا ہون ۔ ناچ بھی کرانا چاہتا ہون اگر آپ اجازت دین ۔
یہ اخیر دروغ مصلحت آمیز تھا ۔ جو میری زبان سے نکلا کیونکہ حسنا کا قصہ بزرگون سے بیان کرنے کی مجھ مین جرأت نہین تھی ۔ اور جلسہ کی وجہ کچھ نہ کچھ بیان کرنی ضرور تھی ۔
والدہ ۔ بھائی جان اجازت دین ۔ تو مجھے عذر نہین ۔ ناچ ہوگا تو ان کا حرج اوقات ضرور ہوگا ۔
ماموں صاحب ۔ بیٹا تم شوق سے جلسہ کرو ۔ مین اس رات کو چھوٹی بیگم کے محل مین چلا آؤنگا ۔ وہان تک آواز نہ پہونچیگی ۔
والدہ ۔ تو میری اجازت ہو ۔ مگر جلسہ ایسی جگہ کرو ۔ کہ لڑکیان بھی کہین سے ناچ دیکھ سکین ۔ وہ کمرہ جہان تم پہلے رہا کرتے تھے وہین جلسہ ہو تو اچھا ۔
مین ۔ جی ہان نہایت درست ہو ۔ وہین جلسہ ہوگا ۔

. . . .

جلسے کا انتظام مین نے قیصر مرزا کو دیا ۔ اور اُنھون نے نہایت سلیقے سے بند و بست کیا ۔ اس جلسے مین مین نے

اپنے اور قیصر مرزا کے خاص خاص احباب کو دعوت دی تھی۔ خواجہ صاحب کو بلانا مجھے مناسب معلوم نہین ہوا۔ کیونکہ اب مین نے گویا اپنی زندگی کی کتاب کا ایک نیا ورق پلٹا تھا اور اُس مین خواجہ صاحب کے سے اشخاص کی کوئی گنجایش نہ تھی مرزا سہیل صاحب کو رقعہ ہم لوگون نے بذات خاص جا کر دیا۔ اُنھون نے مجھے حسنا سے ترک کر دینے کی مبارکباد دے کر میری توبہ نصوحہ اور استقلال طبع کی بہت تعریف فرمائی۔ اور کہا کہ بڑے شکر کی بات ہو کہ آپ مزید تباہی اور بربادی سے بچ گئے۔ مجھے جو خبر حال مین ملی ہو اس سے ظاہر ہوا کہ خواجہ صاحب ایک بڑی سازش کا مواد جمع کر رہے تھے جس سے آپ کی تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ پر بیتا صاف کرنا مقصود تھا۔ وہ تو کہیے کہ آپ وقت پر ہوشیار ہو گئے۔ ورنہ جو کچھ نہ ہو جاتا تھوڑا تھا۔ خیر اب خدا کے لیے اس راہ نہ چلیے گا

ارباب نشاط مین لی تنھی۔ بسم اللہ۔ ملکہ۔ آلہی جان اور فتولا بلائی گئی تھین۔ قیصر کی تو رائے تھی کہ حسنا کو بھی دوسرے نام سے کچھ بھیجنا چاہیے۔ مگر مرزا صاحب نے اس سے سخت اختلاف کیا اور وہ باز رہے۔

آٹھ بجے سے جلسے کے مہمان آنے شروع ہوے پہلے مرزا صاحب تشریف لائے۔ اور ان کے بعد دیگر مہمان جب سب آ گئے۔ کھانا کھلایا گیا۔ اور کھانے کے بعد ناچ شروع ہوا۔ بسم اللہ پہلے ناچی۔ اسکے بعد فتولا۔ فتولا کا گانا قیصر کے ایک دوست سردار علی خان صاحب کی خاطر سے ذرا دیر تک ہوا۔ پھر آلہی جان گائی۔ پھر ملکہ۔ اور بعد ان سب کے ننھی کی باری آئی۔ ننھی نے محفل مین آ کر اہل محفل کو ایک فرشی سلام کیا۔ مرزا صاحب سے بہت ادب کے ساتھ ملی اور

قیصر مرزا کا اور میرا مزاج پوچھا۔ پھر آہستہ سے کہا کہ آج مبارکباد کا انعام قرار واقعی دینا ہوگا۔ (تبسم اللہ سے جو قریب بیٹھی تھی) کیون بہن۔

ضرور آج جانے نہ دینا۔ ورنہ نواب صاحب پھر نہ پکڑ ملینگے۔

محفل مین اور سب ملازمین تو کام کاج کر رہے تھے۔ مگر ماموں صاحب کے منشی جی مجھے نظر نہ آئے۔ امام بخش پان لایا تو مین نے آہستہ سے پوچھا معلوم ہوا کہ وہ اپنی عادت کے موافق دروازہ بند کیے سو رہے ہین۔

ننھی کا مجرا شروع ہوا۔ چونکہ اس جلسے مین بیشتر باشندگان لکھنؤ شریک تھے۔ وہ بھی دل کھول کر خوب ہی ناچی محفل خاطر خواہ محظوظ ہوئی۔ اسنے استائیان۔ ٹپے ٹھمریان۔ سب چیزین نہایت لطف سے گائین۔ تین بجے شب کا وقت۔ ہر طرف سناٹا۔ اس مناسبت سے مین نے سوہنی کی فرمایش کی۔ اور ننھی نے یہ غزل گائی۔

فنا کیسی۔ بقا کیسی جب اُسکے آشنا ٹھہرے
کبھی اس گھر مین آنکلے۔ کبھی اُس گھر مین جا ٹھہرے
نہ ٹھہرا وصل کاش اب قتل ہی پر فیصلا ٹھہرے
کہانتک دل مرا تڑپے کہانتک دم مرا ٹھہرے
زہے قسمت حسینون کی بُرائی بھی بھلائی ہی
کرین یہ چشم پوشی بھی تو نظرون مین حیا ٹھہرے

ننھی نے یہ تین شعر منشی امیر احمد۔ آمیر مینائی مرحوم کی اس مشہور غزل کے گائے تھے۔ ابھی اخیر شعر کا دوسرا مصرعہ ختم ہوا تھا۔ کہ بائین جانب سے "ہائے" کی ایک آواز آئی اور ساتھ ہی کوئی شے دھم سے گری۔ یہ سانحہ ایسا خلاف توقع تھا کہ ننھی چپ ہو گئی

اور ساری محفل دنگ رہ گئی ۔ اب تلاش ہونے لگی کہ کسکی ہاے تھی اور کیا چیز دھم سے گری ۔ اور لوگ تو ادھر اُدھر ڈھونڈھنے لگے مین خالو ابا کے کمرے کی طرف جدھر سے وہ آواز آئی تھی لپکا جیسے ہی کمرے کے اندر قدم رکھا ایک عجیب تماشا نظر آیا ۔ جسنے مجھے نقش دیوار بنا دیا ۔ یعنی دیکھتا کیا ہون کہ ماموں صاحب کے وہ منشی جی چوکھٹ کے قریب غش مین پڑے ہین ۔ اور ان کے منھ سے کف اور ماتھے سے خون جاری ہے ۔ مین نے فوراً مرزا صاحب اور قیصر کو آواز دی ۔ میری آواز سنا سب لوگ اُسی کمرے کی طرف دوڑ پڑے ۔ قیصر نے نوکرون کو بلایا ۔ ڈاکٹر کے لیے آدمی دوڑایا ۔ اور منشی جی کو امام بخش اور میر تراب علی اٹھا کر اُنکے کمرے مین لیگئے ۔ ڈاکٹر کے آتے آتے ہوش مین لانے کی ہزارون تدبیرین کی گئین ۔ مگر انھین ہوش نہ آیا ۔ اب رات بھی آخر ہو چلی تھی ۔ جلسے کے شروع کرنے کا کیا موقع تھا ۔ تھوڑی دیر مین سوا سے مرزا صاحب کے باہر کے سب مہمان چلے گئے ۔

ننھی اور بسم اللہ وغیرہ جلسے کی جگہ سے اُٹھکر دوسرے کمرے مین جہان وہ ٹھہری تھین چلی گئین ۔ وہان پہونچکر ننھی نے مجھے بلایا اور کہا ۔

ننھی ۔ یہ کن صاحب کو میرے گانے پر کیفیت آئی تھی ۔ کیا مزے کا جلسہ بدھنڈ ہوا ہے ۔

مین ۔ میرے ماموں صاحب کے ساتھ ایک منشی جی ملازم ہو کر آئے ہین ۔ اُن پر آپ کے گانے نے یہ ستم کیا ہے ۔ بیچارے ابھی تک بیہوش ہین ۔ ڈاکٹر کے لیے آدمی دوڑایا گیا ہے ۔

ننھی ۔ خدا کرے بیچارے ہوش مین آجائین ۔ کچھ تردد کی بات نہین ہے ۔ معلوم ہوتا ہے منشی جی کو حال و قال کا شوق ہے ۔

ہاں حسنا کے ہاں آپ کو خوب خوب صلواتیں سنائی جاتی ہیں
جلسے کی خبر سنکر بہت اچھلیں کودیں - مجھ کو قسمیں دیکر جانے
کی ممانعت کی - یہ بھی کہا کہ جانا تو مجرے کا روپیہ پہلے
منگا لینا ورنہ مشکل سے ملے گا - میں نے کہا کہ میں مرتی بھی ہونگی
تب بھی جاؤں گی - اور روپیہ انعام سمیت بغیر مانگے
آگیا ہے -

بسم اللہ - میرے پاس بھی وہ خط ایک آیا تھا - حسنا
لکھتی ہیں کہ خود رجوع ہو جاتے تو بہتر نہیں - میرے سے تھا - سخت
ہو جائے گی - جیسے مجھے ایسی خفت کی پروا ہے - نواب صاحب
آپ نے اچھا کیا جو ایسی بچھڑی ہوئی عورت کو چھوڑ دیا وہ آپ کے
قابل نہیں تھی - اب ذرا سمجھ بوجھ کے اور دیکھ بھال کے دل
لگائیے گا -

ننھی - مگر خدا کے لیے ہماری قوم سے الگ الگ -
(بسم اللہ سے) بہت برا نہ ماننا -

بسم اللہ - برا ماننے کی کون بات ہے - ہم نگوڑیوں میں
بھی سب حسنا کی سی نہیں ہوتیں - اکثر ہم میں سے بھی نباہ
کر جاتی ہیں -

میں - تم نے سچ کہا - تمہاری قوم میں بھی ایسی عورتیں موجود
ہیں - (ہنس کر) ایک تو تم ہی ہو -

بسم اللہ - (ناز سے) چلو ہٹو نواب - بنانا رہنے دو -

ننھی - میں بھی ان منشی جی کو دیکھنے چلوں - بسم اللہ آتی ہو -
نہ جاؤ گی تو لوگ کہیں گے -

مریض کی نہ عیادت نہ سوگ مرتے کا
مرے جیے کوئی پھر کس آرزو کیلیے

میں - کیا پیارا شعر ہے - کیا واقعی چلو گی - میں تو منشی جی کو ہوشیار

چھوڑ آیا تھا۔ بیچارے کئی برسون سے بیمار ہین۔ دماغ پر گرمی چڑھ گئی ہو۔ تم لوگ وہان سب نوکرون مین کہان جاؤ گے۔
ننھی - آپ بھی غضب کرتے ہین۔ ابھی اتنے آدمیون کے روبرو مجرا جو کر رہے تھے۔ آؤ بسم اللہ۔ چلو۔ فتولا تم بھی آؤ۔ ملکہ باجی تو سو گئی ہین۔ شاید۔ باجی۔ باجی۔ منشی جی کو دیکھنے آؤ گی
ملکہ - (نیند مین) نہین تم جاؤ۔
مین - تم لوگ ذرا ٹھہرو۔ مین جا کر دیکھ آؤن۔ ہوش آیا ہوگا تو تمھین لیجاؤن گا۔

مین نے جا کے دیکھا تو منشی جی کو ہوش آگیا تھا۔ ڈاکٹر نے پیشانی کے زخم پر جو خفیف تھا۔ برف رکھوایا تھا جب ڈاکٹر جا چکا۔ مین نے ننھی کو بلوایا۔ جسوقت وہ کمرے مین آئی ہی۔ منشی جی دروازے کی طرف سے کروٹ لیے لیٹے تھے۔ اس نے اخلاقاً طبیعت کا حال پوچھا تو اُنھون نے نحیف آواز سے الحمد للہ کہکر اس کی طرف رخ کیا۔ جون ہی ننھی کی نظر منشی جی پر پڑی وہ کلیجے پر ہاتھ رکھے ہوے پیچھے ہٹی اور تیورا کر گرنے والی تھی۔ کہ مین نے اور رلیسم اللہ نے روک لیا۔ اُدھر منشی جی نے اُٹھنے کا قصد کیا مگر اُٹھا نہ گیا۔
منشی جی - مین نے پہچان لیا۔ افسوس بہت دیر مین ملاقات ہوئی اتنا کہکر وہ پھر بیہوش ہو گئے۔ ننھی نے اپنے کو بہت جبر کر کے سنبھالا۔ اور مجھ سے بستر پر پہونچا دینے کی درخواست کی۔ امام بخش اور رلیسم اللہ نے تھام کر اُسے کمرے مین پہونچا دیا۔ مین بھی پیچھے پیچھے تھا ننھی اپنے بستر پر بیٹھ کر رونے لگی۔ مین نے عرق سیب مشتاک اور کیوڑا برف مین ڈال کر پلایا۔ تو اُس حواس درست ہوے۔

ننھی — یہ منشی جی وہی ہین — جو مجھے سسرال سے نکال لائے تھے — اور جن کے ہاتھون مین اس خرابی کو پہونچی ہون — اتفاق دیکھیے کہ مین نے غزل بھی وہ گائی جسکے سننے کا اُنھین بہت شوق تھا — اکثر مجھ سے گوایا کرتے تھے —

مین — شبہہ سا مجھے بھی ہوا تھا — اچھا اب تم گھر جاؤ — کل طبیعت اچھی رہے — تو آکر دیکھ جانا یہان کوئی ممانعت نہین ہے — بی بسم اللہ ان کو گھر پہونچا دو —

بسم اللہ ننھی کو لے کر روانہ ہوگئین — ملکہ اور فتولا وغیرہ پہلے جا چکی تھین — تو مین پھر منشی جی کے پاس آیا — ماتھے کا خون بند ہوگیا تھا — مرزا صاحب جانے کے لیے اُٹھے تھے — مین نے اُن سے سب حال بیان کیا — جس پر اُنھون نے افسوس کیا — اور ذرا دیر کے بعد وہ بھی تشریف لے گئے —

اب صبح ہوگئی تھی — مین اپنے کمرے مین آیا — قیصر زمانے دن کو جلسے کے انتظام مین بڑی محنت کی تھی — وہ سو گئے تھے — مین بھی سو رہا — دن کو گیارہ بجے کے بعد میری آنکھین کھلین تو منشی جی کے اس واقعہ نے میرے دل مین اُنکی جانب سے ایک تیز خیال پیدا ہوا — مجھکو رہ رہ کر عشق کی کرشمہ سازی پر کہ جسنے ایک کو خانہ برباد اور دوسرے کو زمانہ مین رسوا کیا تاسف ہو رہا تھا — چونکہ مین بھی مبتلائے دام بلا تھا اور اگر نہ ہوتا تو شاید عمر بھر محبت کا نام بھی نہ لیتا اسی وجہ سے مین اُن کے حالات پر زیادہ موثر ہوا — خیر مین اب پھر منشی جی کے پاس گیا — ان کی حالت کسی قدر سنبھلی تھی مجھ سے وہ بیچارے عذر کرنے لگے کہ اُن کے باعث سے میرا یہ خوشی کا جلسہ ذرا پھیکا ہوا کچھ لطف نہ آیا — خون کے نکلنے سے وہ نہایت ناتوان ہوگئے تھے مین نے اب بغلی سے لے کمرے سے باہر لاکر

مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر بہت سویرے آیا تھا کہ گیا ہو کہ بیمار کو تیسرے درجے کی دق ہو۔ ایسا آدمی دو تین دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتا ہے ورنہ اب کوئی علاج کارگر ہو سکتا ہو۔ جہانتک ممکن ہو تیمارداری کیجائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خود جناب ماموں صاحب خالو ابا کے ساتھ منشی جی کی عیادت کو تشریف لائے تھے۔

مین نے واپس آکر منھ ہاتھ دھویا۔ اور محل مین گیا۔ ماموں صاحب والد سے منشی جی کی حالت بیان کر رہے تھے۔ خالہ۔ ممانی۔ رقیہ اور بلقیس بھی بیٹھی تھین۔

ماموں صاحب۔ آؤ بیٹا۔ تم بیان کرو کہ یہ واقعہ کسطرح پیش آیا مین صبح کو دیکھنے کے لیے گیا تھا۔ مجھے حالت اچھی نظر نہین آتی ہے۔

مین۔ (پورا واقعہ بیان کر کے) ڈاکٹر آیا ہو کہہ گیا ہو کہ تیسرے درجہ کی دق ہو۔ منشی جی دو تین دن سے زیادہ بچ نہین سکتے۔ خون نکلجانا اور قیامت ہوا۔ اُس روز آپ نے ان منشی جی کی بابت کچھ ارشاد فرمایا تھا۔ آخر کبھی اُنھون نے آپ سے اپنا کچھ حال بھی بیان کیا۔

ماموں صاحب بہت کم۔ مین صرف اتنا جانتا ہون۔ کہ ایک دن مین باہر سے گھر کو واپس آرہا تھا۔ لوہے کے پل کے قریب آپ ہی آپ جی مین آئی کہ اتر کر تھوڑی دور پیادہ پا چلون۔ جون ہی پل پر پہونچا۔ دیکھا کہ کوئی آدمی گومتی مین کودنا چاہتا ہو مین نے دوڑ کر پیچھے سے اُس کو پکڑ لیا۔ پہلے تو مین نے اُسے تھانے مین سپرد کر دینا چاہا۔ مگر اُسکا چہرہ جسکی زردی فاقہ کشی کا پتا بتا رہی تھی دیکھکر مجھے ترس آیا۔ میری دھمکی کو سنکر وہ شخص ہنس دیا۔ مگر خدا ایسی ہیبت ناک ہنسی مجھے پھر نہ دکھائے۔ کہنے لگا کہ جناب آپ نے مجھپر بڑا ظلم کیا۔ للہ مجھے مرجانے دیجیے

میری زندگی نہ مجھی کو مفید ہی - نہ خلق اللہ کو - اور مجھ مین مصائب کی برداشت کی طاقت نہین رہی - مختصر یہ ہی کہ مین اس کو اپنی گاڑی مین بٹھا کر گھر لایا - غسل کرایا - کپڑے بدلوائے - اور کھانا کھلوایا - یہ راحت اس کے حق مین زہر ہوئی - بجاے اس کے کہ وہ کچھ سنبھلتا - اُلٹا بیمار پڑ گیا - دو مہینون تک برابر علیل رہا - مگر جھبوائی ٹولہ کے حکیم صاحب کے علاج سے کسی قدر اچھا ہوا - جب اس کو صحت ہو چلی تو ایک دن میرے سوالات کے جواب مین اسنے مختصراً اپنا حال بیان کیا جس سے ظاہر ہوا کہ یہ شخص کوئی دو برس سے لکھنؤ مین ہی - پڑھا لکھا ہی - شریف زادہ ہی لیکن مسلمانون کے لیے نوکری تو عنقا ہو رہی ہی ہی - اس بیچارے کو بھی نہ ملی - آدمی تھا حیادار بھیک مانگتے شرم آئی تو مزدوری کرنے لگا - محنت کا عادی نہ تھا - بیمار ہو گیا - بیماری کے ساتھ فاقہ کشی - آخر یہ تکلیفین نہ سہی گئین تو اسنے خودکشی کی ٹھان لی - اس دردناک قصہ کا مجھ پر بہت اثر ہوا - مین نے اس کو اپنے ہان منشی گری پر نوکر رکھ لیا - آدمی بڑا محنتی اور دیانتدار ہے - مجھ کو اسی قدر معلوم ہی - تمسے اسنے کیا بیان کیا -

مین - منشی جی کو بات کرنے کی طاقت نہین آواز بھی صاف نہین نکلتی - ذرا اچھے ہولین تو پوچھونگا - لیکن مجھے خارجاً کچھ حال معلوم ہوا ہی - بے ادبی معاف فرمائی جائے تو گذارش کرون

ماموں صاحب - بیٹا کہو - بے ادبی کیسی -

مین - اصل یہ ہی کہ کل شب کو جو طایفے جلسے مین آئے تھے - انمین ایک عورت لکھنؤ کی رہنے والی ننھی نامے بھی تھی - مجھے معلوم ہوا کہ ننھی پہلے شریفون کی بہو بیٹی تھی - ان منشی جی کا گھر اس کی سسرال سے ملحق تھا - وہ کم عمری مین بیوہ ہو گئی منشی جی نے اس کو کسی طرح دیکھ پایا - نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن میدان خالی

پاکر یہ دونون بھاگ نکلے۔ تنھی نے اپنا زیور اور کچھ زرِ نقد ساتھ لیا تھا۔ دونون دہلی گئے۔ دو تین برس دہلی مین رہے۔ جب زیور اور روپیہ ختم ہو گیا اور دو چار کڑاکے کے فاقے گذرے۔ منشی جی دہلی سے چلدیے۔ شاید وہین سے لکھنؤ آئے ہو نگے۔ کیونکہ چند روز کے بعد تنھی بھی لکھنؤ آگئی تھی۔ اس نے ایک بار انھین لکھنؤ مین دیکھا تھا۔

خالہ۔ واہ وا۔ منشی جی تو عجب ذات شریف نکلے۔ خیر بیچارے اچھے ہو جائین۔

مین۔ اچھا ہونا تو بظاہر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔

ماموں صاحب۔ ہان جب یہ بیماری آخیر درجہ پر پہنچ جاتی ہو تو پھر زندگی دشوار ہے۔

مین۔ وہ عورت تنھی آنے کو کہہ گئی ہے۔ کیون امی جان اسے آنے دون۔

والدہ۔ ضرور۔ لو بھلا اس مین تمھارا کیا ہرج ہے۔

خالہ۔ کیا قیصر ابھی تک سو رہے ہین۔

مین۔ جی ہان۔ سونے دیجیے۔ کل دن بھر انھین نے تو انتظام کیا ہے۔

ممانی۔ سنبل دیکھ آ تو قیصر سو کے اُٹھے ہین۔ اگر سوتے ہون تو جگانا نہ دینا۔

سنبل۔ (واپس آکر) ابھی ابھی باشے انگڑا کے جاگے ہین۔ تھوڑی دیر مین آتے ہین۔

مین چارپیکر اُٹھا باہر جانا چاہتا تھا کہ بلقیس نے بلایا۔ مین نے رقیہ کو بھی ساتھ لیا۔ اور ہم لوگ خالہ کے محل مین آئے۔

بلقیس۔ اب تک ان منشی جی کی چیخ میرے کانون مین

گونج رہی ہو۔ توبہ کیا اچھا خاصہ جلسہ پھر بند ہوا ہو۔ پوری غزل بھی سننے کو نہ ملی۔ کیا نام ہو اس عورت کا جسنے غزل گائی تھی۔

مین۔ ننھی۔

بلقیس۔ بڑی وفادار عورت ہی۔ مگر وہ اتنی طبیعت کی کمزور کیون ہوگئی۔ کہ منشی جی کے بھڑکانے پر اپنی عزت و آبرو پر لات مار بیٹھی۔

مین۔ انسان کا دل ہی تو ہی۔ آتا ہو تو آندھی کی طرح۔ جہان دل آیا۔ پھر عزت و آبرو۔ اعزا اقربا کسی کی پروا نہین رہتی۔

بلقیس۔ مین تو ایسے دل کو اُٹھا کر چولھے مین پھینک دون کیون باجی۔

رقیہ۔ (زرد ہو کر) بیشک۔ مگر نہ ہر عورت ننھی ہو سکتی ہو۔ نہ ہر مرد منشی جی۔ (پھریری لیکر) جانے بھی دو چھوڑو اس ذکر کو۔

مین۔ اچھا تم دونون کمرے مین چلکر بیٹھو۔ مین بھی آتا ہون۔ ذرا دیکھ آؤن منشی جی کا کیا حال ہی۔

رقیہ۔ ذرا اپنے اُن دوست صاحب کو بھیجئے گا چچی کو اگر وہ ذرا دیر نہ آئے خفقان ہونے لگیگا۔

مین۔ (مسکرا کر) اچھا۔

رقیہ۔ یہ آپ مسکرائے کیون۔

مین۔ مین مسکرایا۔ یا میرا چہرہ ہی ہنستا ہوا ہی۔

رقیہ۔ اچھا حضور۔ ہماری ہی آنکھون نے غلط دیکھا۔ آپ مسکرائے نہین بس۔

باہر آیا۔ تو قیصر کو جانے پر تیار پایا۔

مین۔ اگر آج کوئی سو رہا ہو تو تم۔

قیصر - ہان بہت سویا - کیا بجا ہی -
مین - گیارہ -
قیصر - نہین واللہ ہی -
مین - سچ کہتا ہون - تمھاری والدہ نے سنبل کو بھیجا تھا - انکو تمھارے دیر تک سونے سے خفقان ہو جاتا ہی - جلد اندر جاؤ - رقیہ نے مجھ سے کہا ہی کہ بھیجدینا -
قیصر - بس اب لگے تم بے پر کی اُڑانے - رقیہ نے کبھی نہین کہا ہو گا -
مین - واللہ بلقیس سے پوچھ لینا -
قیصر - اور سُنا - آپ کی بی نھی دیر سے آئی ہین منشی جی کے پاس ہین -
مین - تم محل مین چلو - مین بھی آتا ہون - ذرا منشی جی کے پاس ہو لون - مجھے حالت اچھی معلوم نہین ہوتی
قیصر اُدھر گئے - مین منشی جی کے کمرے مین آیا - وہ ہوش مین تو تھے - مگر ضعف بڑھتا جاتا تھا - نھی اُنکے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی بال جھل رہی تھی - اور اُس کے آنسو جاری تھے -
مین - بی نھی - تم سے اِن سے ملاقات ہونا اچھا ہوا - اب منشی جی کی خطا معاف کرو -
نھی - اُنھون نے میری کوئی خطا نہین کی - میری قسمت کا لکھا میرے سامنے آیا -
منشی جی - (بہت کمزور آواز سے) حضور - یہ عورت وفادار - جان نثار - قول کی سچی محبت کی پکی ہی - مین بے ایمان دغاباز - بزدل - اور ننگ خاندان ہون - اس نے میرے لیے مال متاع اور سب سے بڑھ کر اپنی عزت و آبرو کو غارت کیا مین نے اس کے عوض مین بیوفائی کی - اور ایک بڑے

نازک وقت مین اسکو دیار غیر مین بے یار و مددگار چھوڑکر بھاگ نکلا - حسد کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ شریف ماں باپ کی بیٹی ہوکر آج بازاری رنڈی ہی - ایسا گناہ معافی کی حد سے گذر چکا شکر ہو کہ مین مرتا ہون - میری زندگی - وفاداری - راست بازی اور انصاف پر بڑا الزام ہو -

ننھی - (بیتاب ہوکر) احمد خدا کے لیے ایسی باتین نہ کرو - تمنے میرے ساتھ کوئی بدی نہین کی - تم مجھے چھوڑکر چلے گئے اسلیے کہ تم سے مجھکو ننگا بھوکا نہین دیکھا جاتا تھا - تقدیر کا لکھا کسیطرح مٹ نہین سکتا - تم چھوڑکر نہ بھی جاتے تب بھی یہی ہوتا - میرے دل سے دعا ہی کہ خدا انھین اچھا کردے -

منشی جی صحت - صحت - میری دوا نہین ہو -

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو

پاس آؤ - یہان - اور میری موت کی دعا کرو - موت کی موت . . . .

یہ فقرہ ختم ہوا تھا کہ منشی جی کا منکا ڈھل گیا - ہاتھ پانون بے حس و حرکت ہوگئے - ننھی چلا کر رونے لگی - ڈاکٹر نے آکر دیکھا تو روح پرواز کر چکی تھی -

. . . .

منشی علی احمد کے انتقال کے چھ مہینے بعد میرے پاس یہ خط بمبئی سے آیا -

جناب نواب صاحب - تسلیم - آپ یہ خط دیکھکر حیران ہونگے کہ کسکا ہو - یہ اسی بدبخت ننھی کا خط ہو جسکو آپ نے کلکتے مین دیکھا تھا - مین حج و زیارت کی غرض سے حجاز جا رہی ہون - میرے والدین بھی ساتھ ہین کلکتے سے

لکھنؤ واپس آکر میں نے انھیں خط لکھا تھا اور وہ مجھے میرے گھر لیگئے تھے - میرا قصد اب ملک میں واپس آنے کا نہیں ہی - کہا سنا معاف فرمائیے گا - جناب مرزا صاحب اور نواب قیصر مرزا صاحب کی خدمت میں بندگی -

اس خط کے بعد پھر منشی کا کوئی حال مجھے معلوم نہ ہوا -

باب بست ویکم

حکم یہ ہو کوئی حال دل مضطر نہ کہے
ضبط سے جان پہ بنجائے تو کیونکر نہ کہے

ماموں صاحب کو کلکتہ تشریف لائے چھ مہینے کا عرصہ گذر گیا - وہ اس درمیان میں دو مرتبہ تنہا لکھنؤ تشریف لے گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ والدہ اور خالہ کے انتہا سے اصرار سے انھوں نے لکھنؤ سے قطع تعلق کر دیا - تمام جائداد فروخت کر ڈالی - اور جسقدر ملازمین باقی رہ گئے تھے سب کو یہاں بلا لیا - وہ علیحدہ مکان لیکر رہنا چاہتے تھے - مگر یہ بھی والدہ نے نہ مانا -

چھ مہینے کا زمانہ ہر قسم کے تجربے اور اندازے کے لیے کچھ کم نہیں ہی - بشرطیکہ انسان ہر بات کو بنظر غور دیکھتا رہے - مجھے یہ دعوی نہیں ہی کہ میں عادتاً ہر بات پر غور کرتا یا ہر شی کو بنظر تعمق دیکھتا ہوں - میری عمر کے لوگ تو سوا لہو و لعب کے کسی سنجیدہ شغل میں جی ہی نہیں لگاتے - مگر قیصر اور بلقیس کے مزاجوں کے اندازہ کرنے کی مجھکو ضرورت تھی - اس لیے میں نے اسطرف کسی قدر توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہی -

بلقیس کے مزاج کا بہت اُبھرا ہوا رُخ اُس کی تیزی اور زود رنجی ہی۔ تحمل ایسے مزاجون مین کم ہوتا ہی۔ اُس کو بھی نہین ہی مگر ساتھ ہی اس کے وہ حد درجہ کی ذہین اور سمجھدار ہی۔ اس کے ساتھ ہی وہ دل کی صاف ہی بگڑ کر جلد من بھی جاتی ہی۔ رحمدل ایسی کہ کسی کی مصیبت دیکھ نہین سکتی۔ عفت عصمت کے خیالات کا اُس کے دل مین ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ شرفا کی لڑکیان عفیفہ اور صاحب عصمت ہوتی ہی ہین۔ یہ صفتین تو گویا اُن کو گہوارے مین ملتی ہین مگر بلقیس مین ایک یہ خوبی زیادہ ہی کہ اُسکی راے مین جو عورتین اپنے اس بیش قیمت ترین زیور کو کھو بیٹھتی ہین۔ وہ جامۂ انسانیت سے خارج ہو جاتی ہین۔

برخلاف بلقیس کے رقیہ بیگم۔ حلیم۔ سلیم الطبع اور نہایت ہی عقیلہ ہین۔

بلقیس سے جسقدر ربط و ضبط بڑھتا جاتا تھا۔ میری حسرتون اور ارمانون مین بھی ترقی ہوتی جاتی تھی۔ لیکن یہ زمانہ ہم لوگون کی زندگی کا بہت دلچسپ زمانہ تھا۔

اہل دل میری حالت پر غور کرین۔ اب جبکہ میرا دل تمام اور علایق سے پاک ہو کر بلقیس کا ہو چکا تھا۔ اس کے مشغلے کے واسطے کوئی بات ضرور ہونی چاہیے تھی۔ مگر مین نے اس عرصے مین ہر طور پر اسے مار مار کے رکھا۔ اور ہر ایسی بات سے جسپر میرا نفس بھی مجھ ملامت کر سکے احتراز کیا۔ کیونکہ میری سمجھ کے ساتھ یہ راے تھی اور ہی کہ اگر شریفون کی اولادین باوجود غلبۂ جذبات شباب کے ہر وقت اپنی شرافت اور اپنے خاندان کے نام و نمود کو پیش نظر رکھین اور اُن کو اس بات کا حس رہے کہ اُن کی چال ڈھال اور حرکات سکنات پر اُنکے سارے گھرانے کی عزت و حرمت منحصر ہی۔ تو کبھی بدنامی کے

اسباب مہیا نہین ہو سکتے - اور نہ اسطرح کے مردون اور اسطرح کی عورتون کی مجالست باہمی خطرناک ہو -

اس سوانح عمری کے دوران مین اتنا تو ضرور دیکھا گیا ہوگا - مین نے کسی قسم کا پردہ ہی کب کیا ہو - کہ باانیہمہ عیش پسندی مین عیاشون کے اکثر قابل نفرت عیوب سے پاک ہون - اور ہر وقت مجھ کو اپنی قابل اصلاح طرز زندگی کی اصلاح کی فکر رہی ہو - اور یہی خواہش آخر کار میری نجات مین معین ہوئی - ورنہ ایک نوجوان ایسی صحبت مین جو بد قسمتی سے مجھے ملی تھی - بڑکر بہت کم اپنی حالت کی درستی آپ کرتا ہو -

مین بلقیس سے تنہائی مین بات چیت کا مشتاق رہتا ہون - اور اکثر تنہائی ملی بھی - کیا کوئی شخص میری تنہائی کی گفتگوون پر جو اس سرگذشت مین کسی جگہ درج ہو چکی ہین - جھوٹ موٹ بھی کوئی اعتراض کا پہلو نکال سکتا ہو - مین دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ میرا سخت سا سخت عیب جو بھی اس مین کامیاب نہ ہوگا -

اس چھ مہینے کی مدت مین بلقیس نے چھ سات انگریزی کتابین پڑھ لین لکھنا بھی سیکھ لیا - بول چال بھی کرنے لگی -

ایک دن مین نے کھانا کھانے کے بعد فورًا باہر جانے کا قصد کیا - بلقیس نے روکا - اور کہا کہ باجی آپ کا کتب خانہ دیکھنا چاہتی ہین - چلیے دکھا دیجئے -

مین - جب انھون نے تم سے ایسی خواہش ظاہر کی تھی تم نے امی جان سے کہکر انھین دکھا دیا ہوتا - مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی - تمھاری باجی کھانے پر نہ تھین کہان ہین

بلقیس - بھلا یہ بھی باتون کا کوئی قرینہ ہی دھوپ مین کھڑے ہو - ابھی خالہ امان نے دیکھا نہین ہو - دیکھین گی تو وہ ڈانٹ

بتائینگی کہ یاد کر دگے ۔
والدہ کی نظر آخر میرے اوپر پڑہی گئی ۔ اور وہ پکار کر بولین ۔
سُنے صاحب ۔ دھوپ مین کیون کھڑے ہو بلقیس ہٹو وہان سے سایے مین جاؤ ۔
بلقیس ۔ (پکار کے) کہہ رہی ہون بھائی سے کہ ذرا میری نئی کتاب کا سبق سنتے جائیے ۔ مگر نہین مانتے ۔ نہ کچھ کام ہے نہ کاج ۔ باہر چلے جاتے ہین ۔
والدہ ۔ جاؤ ۔ صاحب اسکا سبق سُن لو ۔ اسوقت باہر جانیکی کیا ضرورت ہی ۔
بلقیس ۔ (آہستہ سے) تو چلو گے ۔
مین ۔ ہان اب مضائقہ نہین ہی ۔ چلو ۔ تمھاری باجی کہان ہین
بلقیس ۔ ممانی کے پاس تھین ۔ مجھے ایک بات اب پوری پوری معلوم ہو گئی ۔ ٹھیر لو تو کہونگی ۔
مین ۔ (کمرے مین ہو چکے) وہ بات کیا ہی ۔
بلقیس ۔ مجھے تم سے گلا ہی ۔ کہ تم کو بہت دنون سے معلوم تھی اور تم نے مجھ سے چوری کی ۔
مین ۔ ارے صاحب کچھ کہو تو سہی ۔
بلقیس ۔ اور ہی جان بوجھکر انجان نہ بنو ۔ یہی تو مجھے برا معلوم ہوتا ہی ۔ قیصر بھائی کی بات ۔
مین ۔ قیصر کی کونسی بات ۔ کچھ کھُل کر کہو تو مین جواب دون
بلقیس ۔ دیکھو پھر وہی اُڑن گھائیان بتانے لگے تمھین قیصر بھائی کی کوئی بات معلوم نہین ۔
مین ۔ مجھے قیصر کی سیکڑون باتین معلوم ہین خدا جانے تم کس بات کو پوچھتی ہو ۔

بلقیس - قیصر بھائی اور باجی دونون مین بڑی گہری محبت ہی -
مین - (حیرت ظاہر کرکے) ہین واللہ - تم سے کسنے کہا -
بلقیس - کہتا کون - مین نے خود بھانپ لیا - کچھ اُس روز کی تقریر سے - جب مین قیصر بھائی کو بلا لائی تھی - اور زیادہ ترروز کے رویے سے -
مین - پھر تم نے اپنی باجی کو بھی ٹٹولا - وہ تو تمھاری گیان ہین
بلقیس - قیصر بھائی تمھارے دوست ہین - مین تم سے پوچھتی ہون -
مین - اگر تمھارا خیال صحیح ہی - اور مجھ کو قیصر کا یہ راز معلوم ہی تو دوستی کا یہ شیوہ نہین ہوتا کہ مین وہ راز تم سے بھی بیان کردون - تم اپنی باجی کا راز مجھسے کہوگی - !
بلقیس - (روٹھنے کی ادا سے) بس اب سگے قال اللہ اور قال الرسول کرنے - بات کو ٹالنا منظور رہوا کرے تو صاف صاف کہدیا کرو - ایچ پیچ کیون نکالا کرتے ہو - چلو ہٹو - مین نہین بولتی -
مین - (ہنسکے) پھر وہی روٹھنا - کیا بری عادت ہی -
بلقیس - بھئی ہمین نہ چھیڑو - جاؤ ہم بدمزاج سہی - جس کا جی چاہے ہم سے بولے - نہ جی چاہے نہ بولے -
مین - اچھا ادھر آکے بیٹھو -
بلقیس - معاف کیجیے - تم نہ بتاؤگے تو کیا ہوگا مین باجی سے پوچھ لون گی - مگر آج کی بات یاد رکھنا -
مین - یہی تو مین کہتا ہون - تم پہلے اُن سے پوچھو - وہ آدھی بتائین گی تو مین پھر پوری کہدونگا -
بلقیس - پھر وہی چالاکی - جاؤ - مین اب پوچھتی ہی نہین -
مین - خیر یہ تو ہنسی تھی - قیصر مرزا اور رقیہ میرے تمھارے

دونون کے عزیز ہین
بلقیس ۔ (کانون مین اُنگلیان دیکر) مین سنتی ہی نہین ہون ۔
مین ۔ (اُنگلیون کو ہٹا کر) اب سنو قرینے سے تمھارا قیاس بالکل صحیح ہے ۔ قیصر مرزا اور رقیہ مین کئی برسون سے محبت ہے ۔
بلقیس ۔ اب تم آئے سیدھے راستے پر ۔ آخر ممانی امان سے کہکر دونون کی شادی کیون نہین کرا دیتے ۔ واہ ری تمھاری دوستی ۔ تم نہین کہتے تو مین کہدون گی ۔
مین ۔ کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا ۔ یہ کام جیسا ظاہر مین آسان دکھائی دیتا ہے آسان نہین ہے ۔ بڑے بڑے جھگڑے پڑے ہوے ہین ۔
بلقیس ۔ وہ جھگڑے کیا ہین ۔ مین بھی تو سنون ۔
مین ۔ بڑا قصہ ہے ۔
بلقیس تمھین کہنا پڑیگا ۔
مین ۔ تم سنکر خوش نہ ہو گی ۔ اور مین تمھین رنج دینا نہین چاہتا ۔
بلقیس (گھبرا کر) ہنسی سے کہتے ہو ۔ کہ سچ ۔
مین ۔ ہنسی کا کیا موقع ہے ۔
بلقیس ۔ (دل پر جبر کر کے) تم کہہ بھی دو ۔ مجھے رنج نہو گا ۔ اور ہو گا بھی تو برداشت کر لون گی ۔

مین نے بلقیس کو مصر پاکر جو جو واقعات اتنے عرصے مین پیش آئے تھے ۔ ایک ایک کر کے بیان کر دیے ۔ بلقیس خاموش سنتی رہی ۔

بلقیس ۔ (میرے ختم کرنے پر) گھر مین اتنی باتین ہو گئین اور مجھ سے کسی نے کچھ نہ کہا ۔ تم بھی چپ رہے ۔ اس کی شکایت ہے ۔

محسن - تمہاری شکایت بیجا ہے - تم سے کہنے کا فائدہ کیا تھا - اور اب بھی میں نے کہا تو برا کیا - دیکھو تم پریشان ہوگئیں -

بلقیس - (زبردستی کی ہنسی ہنسکر) میں پریشان تو نہیں ہوئی - لیکن یہ سوچتی ہوں کہ باجی کا بیاہ تمہارے ساتھ ہو جائیگا تو پھر بھائی بیچارے دل کی حسرت دل میں لیکر رہجائیں گے - ان کی محبت کا کچھ نتیجہ نہ نکلیگا -

محسن - واہ صاحب واہ - دیکھی تمہاری قدردانی میں تمہاری باجی کے ساتھ چپ چاپ شادی کیے لیتا ہوں -

بلقیس - کیوں کیا میری باجی میں کچھ خرابی ہے ایسی وطن سوچ کا ... لیکر ... تو ... پھر ... ڈھونڈو گے تب بھی نہ پاؤ گے -

محسن - بلقیس - بلقیس - واسطہ خدا کا چپ رہو - تم میرے دل پر چھریاں مار رہی ہو -

بلقیس - (ٹھنڈا سانس بھرکر) میں نے کیا بری بات کہی -

محسن - میں نے کب خیال میں تم سے کوئی بات کہی تھی - یاد ہو -

بلقیس - (کچھ سوچ کر) وہ - وہ - بات - کیا کہا تھا تم نے - مجھ کو تو کمبخت یاد بھی نہیں آتی -

محسن - میں تم کو جان و ایمان سے چاہنے کے ساتھ رقیہ سے شادی کیسے منظور کر سکتا ہوں - یہ تو سراسر دغابازی ہوگی - دل تمہارے ... جان تمہاری ہو چکی - خیال پر تمہارا قبضہ - ہر وقت تم آنکھوں میں رہتی ہوئی ہو - میں رقیہ کو اور کیا چیز دے سکتا ہوں ... -

بلقیس - ... مردوں کو چار شادیوں کی اجازت ہے -

محسن - اجازت بیشک ہے - لیکن اس میں شارع نے قید بھی تو ... شادی ہے جس سے گویا ایک سے زیادہ شادی ایک طرح

ممنوع ہوگئی ہے ۔ جب تک ایک شخص اپنی چاروں بی بیوں سے برابر کا برتاؤ ۔ ایک سا ان محبت نہ کر سکے چار شادیاں کرنی نہ چاہیے میرے نزدیک قانون فطرت اسکا مقتضی ہے کہ میاں بی بی مین محبت کا تعلق ہو ۔ یہی میرا حال ہے ۔ کہہ چکا ہوں کہ تم میری جان کا ایک جزو ہو ۔ ایسی حالت مین رقیہ بیگم سے شادی کرکے مین اُس کی زندگی کیون برباد کرون ۔ وہ بے زبان ہین ۔ ہماری کنواری لڑکیاں بے زبان ہوتی ہین ۔ اپنے والد کی عدول حکمی نہ کرین گی ۔ شادی ہو جائیگی ۔ لیکن عمر بھر نہ وہ مجھ سے خوش رہین گی نہ مین اُنسے خوش رہوں گا ۔ اسپر قیصر مرزا کے حسرت و ارمان کا خون بھی میرے سر رہیگا ۔ اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ تم سے میری آنکھیں کیونکر چار ہونگی ۔

بلقیس ۔ (آنسوؤں کو پیکر) امی مجھ نگوڑی کی بات چھوڑو ۔ مین ایسی کہاں سے رنگ لگاکے آئی ہوں کہ کسیکو میرا خیال ہو ۔

مین ۔ قرینے سے بات سنو ۔ یہ وقت روٹھنے اور خفا ہونیکا نہین ہے ۔

بلقیس ۔ آخر خالہ اماں اور ابا سے ان سب بھیدوں کو کون بیان کریگا ۔ قیصر بھائی کی زبان بند ۔ تم کچھ کہہ نہین سکتے ۔ باجی کا اور میرا حال ظاہر ہے پھر پانچواں آدمی کہاں سے آئیگا ۔

مین ۔ یہی تو دقت آپڑی ہے ۔ ابھی تک کوئی صورت مشکل آسان ہونے کی ذہن مین نہین آئی ہے ۔ دن رات اسی سوچ مین رہتا ہوں ۔ اگر کچھ سمجھ مین آتا ہے تو یہی کہ خود جی کڑا کرکے امی جان کو سارا حال پوست کندہ لکھکر بھیجدون ۔ یا قسمت یا نصیب ۔ یا اس سر یا اُس سر ۔

بلقیس ۔ ای ہے ۔ تم سے کیسے لکھا جائیگا ۔ شرم نہ آئیگی ۔

مین ۔ شرم بیشک آئیگی ۔ مگر شرم کے ہاتھوں جان پر بنی جاتی ہے ۔

تم کہو تمھاری کیا راے ہی۔
بلقیس میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی۔ باجی بہت عقلمند ہیں۔ اُن سے پوچھ کے کہوں گی۔ لیکن اُن کو یہ پورا قصہ سُنا دینا چاہیے۔
مَیں۔ ضرور سُنا دو۔ میں جانتا ہوں کہ ابھی تک رقیہ کو میرے ساتھ نسبت ہونے کی تجویز معلوم بھی نہیں ہی۔ پھر کب کہو گی۔
بلقیس۔ آج رات کو سوتے وقت۔ اچھا اب چپ۔ باجی آرہی ہیں۔
رقیہ۔ (اندر آکر) اے لو بھیّا تو یہاں بیٹھے ہیں۔ اور وہاں تلاش ہو رہی ہی۔
میں۔ تلاش۔ مجھے کون ڈھونڈھتا تھا۔
رقیہ۔ آپ کے دوست۔ چچی کے پاس تھے۔ ابھی سنئی بازار گئے ہیں۔ (بلقیس سے) کیوں تم چپ چپ کیوں ہو۔
بلقیس۔ میں۔ چپ چپ ہوں۔ تم نے بھی غضب کیا۔ بھلا میری زبان رُکنے والی ہی۔
رقیہ۔ میرا مطلب یہ ہی کہ تم بھیا سے باتیں کر رہی تھیں میں آئی تو چپ ہو گئیں۔
بلقیس۔ باتیں ضرور کر رہی تھی۔ مگر جب سلسلہ ختم ہو گیا۔ چپ ہو رہی۔ اب تم شروع کرو۔ اجی ہاں بھائی سے نئے ناول کا ذکر کرو تو۔ تم کہتی بھی تھیں کہ اُنھیں دکھاؤں گی۔
مَیں۔ کیسا ناول۔
رقیہ۔ اِن دنوں ایک اردو کا ناول نکلا ہی۔ میں نے کسی اخبار میں دیکھ کر منگایا تھا۔ کیا مزے کا قصہ کا ہی۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔
مَیں۔ نہیں میں اُردو کے ناول بہت کم دیکھتا ہوں۔ کیا نام ہی۔
بلقیس۔ ذات شریف۔ باجی نے مجھے پڑھنے کو دیا ہی۔ دس بارہ ورق پڑھ چکی ہوں۔

مین۔ ذرا مین بھی دیکھون۔ لے تو آؤ۔
بلقیس۔ (اپنے تکیے کے نیچے سے نکال کے) لیجیے۔
مین۔ اخاہ۔ یہ تو مرزا محمد ہادی صاحب کی تصنیف ہی۔ زبان لکھنا مرزا صاحب کا حق ہو۔ کہان کا قصہ ہی۔
رقیہ۔ لکھنؤ کا۔ ایک رئیس زادے کی تباہی کا بیان ہو۔
مین۔ رئیس زادون کو تباہ ہوتے ہی سُنا۔ انصاف کی بات تو یہ ہی کہ ہندوستانی امیرون کی حالت افسوس کے قابل ہی۔ (اس فقرے پر مجھے خود اپنی حماقتین اور گذشتہ بیہودگیان یاد کرکے شرم کے مارے پسینہ آگیا) شی لطیف جسکا نام عقل ہی اس سے یہ لوگ کام ہی نہین لیتے۔ صریحًا جانتے ہین۔ کہ انکی طرز روش ان کو تباہی اور بربادی کی طرف لیے جاتی ہو۔ اور آنکھون سے سیکڑون اپنے جیسے امیرون کو برباد ہو جاتے بھی دیکھتے ہین۔ پھر بھی ہوشیار نہین ہوتے۔ نہ ان کا کام لائق تعریف نہ ان کا قول لایق اعتبار۔ دن رات مضر اور لایعنی اشغال مین گذارتے ہین۔ اور آخر دن پر ایک دن وہ آتا ہو۔ جب دولت پر لگا کے اُڑ جاتی ہی اور بقول مسٹر بکولیٹن کے دوستون کو بھی ساتھ اُڑا لیجاتی ہو۔ لکھنؤ کے سیکڑون قصے مین نے سنے ہین۔ اور ایک بڑے خاندان کے ایک صاحبزادے کو تو خود مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی۔ جب مین اُس سال لکھنؤ گیا تھا۔ ان کے ایک دوست نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ یہ شخص کوئی دو ہی چار برسون پہلے دس بارہ لاکھ نقد کا مالک تھا۔ جواہرات اور جائداد غیر منقولہ علحدہ۔ باپ کے مرنے کے دو برس کے اندر ساری دولت غائب۔ اب نان شبینہ کو محتاج ہین۔ کچھ تعجب نہین کہ اس ناول مین انھین کا حال لکھا گیا ہو۔
بلقیس۔ روٹیون کو محتاج ہین۔ اے ہی۔ کیا کچھ بھی باقی نہ رہا۔

مین - کچھ بھی نہین - کہتا تو ہون - فاقے پر فاقے ہوتے ہین -
بلقیس - ان کے عزیز قریب کوئی نہین -
مین - ہین کیون نہین - بڑے بھائی تو چلین سے چلے - آج کل لکھنؤ کے چند امیرون مین سے گنے جاتے ہین -
بلقیس - بھائی ہین تو خبرگیری ضرور کرتے ہونگے -
مین - تمنے بھی خوب کہی - بھائی خبرگیری کرینگے!!! بھلا امیرون مین قرابت اور جزئیت کا کوئی لحاظ ہوتا ہے - اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ - ایک بھائی خوشحال - دوسرا فاقہ کش اکثر مطمئن بھائی محتاج بھائی کو بھائی کہتے شرم کرتے ہین -
رقیہ - اسی طرح کا قصہ تو اس ناول مین بھی لکھا ہے - مجھے یاد نہ ہے کہون -
بلقیس - ای ہے - باجی ابھی نہ کہو - سیر الطف نگوڑا جاتا رہیگا -
مین - ہان - تم کیون تکلیف کرتی ہو - ہین دیکھ لونگا - قصہ سن لینے سے پھر پڑھنے مین مزا نہین آتا - لکھنؤ سے اکثر ناول نکلے اور نکلتے رہتے ہین - مگر زبان ایسی الجھی ہوئی ہوتی ہے کہ مین نے جب کبھی دیکھا غصے مین اٹھا کر پھینک دیا - تم نے منشی سجاد حسین اڈیٹر اودھ پنچ کے ناول دیکھے ہین -
رقیہ - نہین تو - کیا نام ہے -
مین - ان کے کئی ناول ہین - کایا پلٹ - احمق الذین - حاجی بغلول - میٹھی چھری - طرحدار لونڈی -
بلقیس - بھئی نام کیا کیا جن کے رکھے ہین - سننے سے ہنسی آتی ہے -
رقیہ - آپ کے پاس ہین -
مین - مین نے منگائے تو بیشک تھے - لیکن لوگ مانگ لیگئے اور پھر واپس نہ ملے - مگر فورًا آسکتے ہین - مین آج ہی ان ناولون

کے لیے سطیع کو لکھدونگا ۔
بلقیس ۔ جو بھول نہ جائیے ۔
مین ۔ (رقیہ سے) وہ تمھاری انا جو آئی تھی ۔ دکھائی نہین دی ۔ کہان ہے ۔
بلقیس ۔ وہ تو ماموں ابا سے ایک برس کی رخصت لیکر اپنے گھر گئی ہے ۔ اس کے پوتون کی شادیان ہین ۔

باب بست و دوم

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ ہست

بلقیس سے گفتگو کا مجھپر یہ اثر ہوا کہ رات کو کھانے کیطرف رغبت نہ ہوئی ۔ اور نیند بھی نہ آئی ۔ حسرتون کا ہجوم ایک طرف تھا ۔ یاس و نا امیدی کی ہیبت ناک صورتین دوسری جانب ڈرا رہی تھین ۔ دماغ مختل ۔ حواس منتشر ۔ کوئی تدبیر اس گتھی کے سلجھانے کی نہین سوجھتی تھی ۔ سوچنا چاہتا تھا تو خیالات مجتمع نہین ہوتے تھے ۔ قیصر مرزا بھی نہ تھے ۔ جو اُن سے باتین کرکے رات کاٹتا ۔

بلقیس کا یاس و حسرت کے ساتھ رقیہ بیگم سے میری شادی کی تجویز پر رائے دینا ۔ میری چھاتی پر سانپ کی طرح لوٹ جاتا تھا ۔ اور یہ خیال آتا تھا کہ اگر والدہ میرا خیر جواب نہ مانگین گی تو کیا کہونگا مین نے کہہ تو دیا ۔ مگر کیا مجھ مین اتنی جرأت ہے کہ مین قیصر مرزا اور رقیہ کی محبت اور بلقیس پر اپنی فریفتگی کا حال بیان

کر سکو گا۔ کیا ان باتون کے زبان سے نکلنے پر وہ خاندانی پیچیدگیان نہ پڑ جائین گی۔ جو حقیقت مین اکثر خاندانون مین پڑ جاتے دیکھی گئی ہین۔ کیا والدہ اور خالہ۔ ماموں صاحب۔ اور خالو ابا میری اور قیصر کی اس خلاف دستور جدت پر دل مین شرمندہ ہو کر مجھ کو قابل ملامت نہ سمجھین گے۔

مین نے پرسون روز اُدھر مرزا صاحب سے والدہ کو اپنے اور قیصر کے حال کی اطلاع کا وعدہ تو کر لیا۔ اب جب ایفاء وعدہ کا وقت آ گیا۔ میرے حواس بجا نہین ہین۔ نبضین سی چھوٹی ہوئی ہین۔ فجر ہوتے ہوتے مجھے نیند آئی تو رات بھر کی خستگی نے مجھے دیر تک سُلایا۔ دن کے دس بجے آنکھ کھلی۔ طبیعت بدمزا تھی۔ دل پریشان اور بدحواسی چہرے سے نمایان تھی جاگتے ہی مین نے امام بخش کو آواز دی وہ آیا تو اُس نے بیان کیا کہ چار پانچ دفعہ مجھے محل سے طلبی آ چکی ہے۔ سرکار گھبرا رہی ہین مین فوراً اندر گیا والدہ دراصل پریشان تھین۔ مین پہونچا۔ تو اُنھون نے بہت پیار سے اپنے پاس بٹھا لیا۔ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور طبیعت کا حال پوچھنے لگین۔ یہی موقع تھا کہ مین کھل پڑتا مگر بات لبون تک آتے رہ گئی۔ اور پھر وقت نکل گیا۔

والدہ۔ آخر مجھ سے تو کہو کہ تمھاری حالت کیا ہے۔ چہرے پر ہوائیان چھوٹ رہی ہین۔ کل تک تو تم اچھے خاصے تھے یہ ایکبارگی بدمزگی کیسی۔

مین۔ جی نہین۔ میری طبیعت اچھی ہے۔ صرف رات کو نیند نہین آئی۔

والدہ۔ نیند نہ آنے کا باعث تم تو محل سے سویرے چلے گئے تھے۔ کمرے مین کیا کرتے رہے۔

مین۔ پلنگ پر لیٹا رہا۔ مگر نیند نہ آنا تھی۔ نہ آئی۔ فجر ہوتے

ذرا سو گیا -
والدہ - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ دماغ مین یبوست ہو گئی ہی - حکیم بندہ رضا صاحب کو ابھی گاڑی بھیجدو - وہ دیکھکر کوئی نسخہ لکھدینگے - دو چار روز کے استعمال سے طبیعت صاف ہو جائیگی -
مین - امی جان کوئی مرض ہو بھی - تب تو علاج مفید ہوگا - آپ ناحق پریشان ہوتی ہین - آج شب کو نیند آجائیگی تو یہ شب بیداری کی تکان بھی جاتی رہیگی -
والدہ - خیر صاحب تمھاری ہی پسند رہی - چلو اپنی خالہ کے ہان بہائی یہان دہین ہین -
مین - آپ جائیے مین بھی حاضر ہوتا ہون -
والدہ - کہان جاتے ہو - تم نے رات کو کھانا بھی تو نہین کھایا بھوک لگی ہوگی -
مین - سب کے ساتھ کھاؤنگا - ابھی خوب صاف بھوک نہین ہی -
موقع ہاتھ سے جاتا رہا - تو مجھے حس ہوا - مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد - اب پھر چھیڑ کے وہی ذکر نکالنا مناسب معلوم نہ ہوا - تو مین باہر چلا آیا - مرزا صاحب خلاف توقع بیٹھے نظر پڑے -
مرزا صاحب - آج آفس مین چھٹی تھی - مین نے کہا لاؤ ذرا آپ کو جاکر تکلیف دون - کچھ حرج تو نہین ہوا -
آپ نے بڑا کرم فرمایا - تکلیف کیسی - آپ کے تشریف لانے کا تو مین دل سے متمنی رہتا ہون - اور بلکہ اسوقت تو مین خود آپ کی خدمت مین حاضر ہونے والا تھا - قیصر مرزا کا منتظر تھا - آپ نے مجھے خبر کیون نہ کرائی - شاید دیر سے

تشریف لائے ہین -
مرزا صاحب - آپکے دارو غہ صاحب مجھے دیکھتے ہی ڈیوڑھی پر اطلاع کرنے چلے تھے - مگر مین ہی نے منع کردیا - فرمائیے کوئی نئی خبر ہی -
مین - نئی خبر کیا عرض کرون - سوا ے اسکے کہ معاملات بیش پا افتادہ نے مجھے بیحد پریشان کر رکھا ہی - اُس طرف جب ان قیتوں کا آپ سے تذکرہ آیا تھا - مین نے قیصر مرزا کو بیقرار دیکھکے والدہ صاحبہ کو جملہ حالات کی اطلاع کرنیکا وعدہ آپ سے کرلیا تھا مگر اب جو وقت آگیا ہی - تو کسی طرح جرأت نہین ہوتی - شرم بھی مانع ہی اور خوف بھی -
مرزا صاحب - شرم تو خیر بمقتضاے فطرت ہی - مگر خوف کا مضمون میری سمجھ مین نہین آیا -
مین - آپ نے غور نہین فرمایا -
مرزا صاحب - ذرا اور وضاحت کے ساتھ ارشاد ہو تو عنایت ہوگی -
مین - آپ کو یاد ہوگا کہ جب ان دنون قیصر مرزا نے اپنی بپتا بیان آپ سے بیان کی تھین - آپ نے اُسنے ہمدردی کرنے کے ساتھ ہی ساتھ بند ابندی کے طرز عمل پر اعتراض بھی کیا تھا - جو مجھے بھی ایک طرح سے مطابق آتا تھا - قیصر مرزا ضرور سمجھے ہونگے - مگر وہ وقت اعتراض کے پہلو پر زیادہ زور دینے کا نہین تھا -
مرزا صاحب - درست - آگے -
مین - مجھے یہ خوف اُسوقت بھی تھا اور اب بھی لگا ہی - کہ جب مین والدہ صاحبہ سے سب حال بیان کرونگا اُن کو معاً یہ خیال آئیگا - (چاہے زبان سے نہ کہین) کہ قیصر اور رقیہ اور خود مین نے

آئین شرافت اور رسوم خاندان کے خلاف ایک ایسا راستہ اختیار کیا ہی جسکو مسلمان سوسائٹی اب تک بنظر تحسین نہین دیکھتی - یہ خیال آتے ہی وہ ہم لوگون سے ضرور کشیدہ ہوجائینگی اور میرے ساتھ انھین جو فطری محبت ہی ممکن ہی کہ وہ نفرت سے بدل جائے - مجھے خالہ صاحبہ سے اور بھی زیادہ اندیشہ ہی - وہ یون بھی مزاج کی تیز ہین - ایک ذراسی بات پر والدہ سے رنجیدہ ہوگئین - تو برسون آمدورفت موقوف کردی تھی - والدہ تو شاید ابھی ناراضی اپنے ہی تک رکھین - مگر خالہ صاحبہ اگر بیزار ہون گی تو یہان سے اٹھ کر سنفئی بازار چلی جائین گی - اور پھر عمر بھر صاف نہ ہون گی - غرضکہ ایک بڑی خاندانی پیچیدگی کا سامنا ہوگا -

مرزا صاحب - مین نے آپ کی تقریر کو بغور سُنا - مگر اول سے آخر تک مجھکو اس سے اختلاف ہی - بیشک قیصر مرزا صاحب کو زیادہ اور آپ کو کسی قدر کم خودداری سے کام لینا چاہیے تھا - لیکن آپ خوب یقین کیجیے کہ آپ کی والدہ معظمہ اور خالہ صاحبہ شریف والدین کی بہو بیٹیان ہین - وہ فقط طیش مین آکر اپنی کنواری بیٹی کو بلند آوازہ ہونے دینگی یون دیکھیے تو قیصر مرزا صاحب بھی کوئی غیر نہین ہین - رقیہ بیگم صاحبہ کا ان سے منسوب ہونا البتہ طیکہ صندما نع ہو بعید القیاس بات نہین - رہ گئے آپ جسقدر آپ نے بڑی اور چھوٹی بیگم صاحبان کے برتاؤ کی نسبت خاکسار سے براہ مہربانی بیان فرمایا ہی - اس کے دیکھتے ہوے میرا تو یہ خیال بلکہ یقین ہی کہ دونون بہنین نہایت حسرت وارمان سے بلقیس بیگم صاحبہ کی شادی آپ کے ساتھ کردینا چاہتی ہین -

مین - (حیرت سے) یہ کیونکر - خالہ تو قیصر مرزا صاحب سے بلقیس کی اور والدہ رقیہ بیگم کے ساتھ میری نسبت

کیے دیتی تھین -

مرزا صاحب - قیصر مرزا صاحب سے نسبت کرنے کی تجویز چھوٹی بیگم صاحبہ نے پہلے کس سے بیان کی تھی - آپ کی والدہ صاحبہ سے نا ؟ - بہتر - اسکا سبب یہ تھا کہ بیٹی کی مان اپنی بہن تک سے بیٹی کا پیام نہین دیتی - مجبوراً یہ خیال ظاہر کرنا اس بات پر دال تھا کہ بڑی بیگم صاحبہ نفیس بیگم کو آپ کے واسطے مانگین مگر ایسا نہوا - اب یہ کیون نہوا - اس معاملے مین (گستاخی معاف) آپ نے قیصر مرزا صاحب اور چند دنون تک خود مین نے سرے سے غلط فہمی کی ہے - آپ کی والدہ صاحبہ رقیہ بیگم سے آپ کی نسبت پر دل سے راضی نہ تھین - اگر یہ ہوتا تو نہ وہ ایسی جلد ہی سوچنے کے لیے آپ کو مہلت دینے پر راضی ہو جاتین - نہ آپ کے ماموں صاحب کی ایک انوکھی راے سے بلا تذبذب اتفاق کر کے رقیہ بیگم صاحبہ کا آپ کے سامنے ہونا جائز رکھتین - میری راے تو یہ ہے کہ کبھی کسی وقت اُنھون نے نواب غضنفر علی خان صاحب سے رقیہ بیگم کی نسبت آپ کے ساتھ کرنے کا وعدہ کر لیا ہوگا اس وعدے کے بناء مین آپ کو اس تجویز کی اطلاع کیگئی تھی اور یہی خواہش ایفاے وعدہ آپ کی اتنی پریشانیون کا باعث ہوئی ہے - دوسرے ایک دن آپ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ آپ کی خالہ صاحبہ نے اپنی صاحبزادی کو کسی بات پر جھڑکا تھا اسپر آپ کی والدہ صاحبہ بہت ناراض ہو کر فرمانے لگین کہ یہ لڑکی میری ہے - مین ہی اسکا کام کاج کرون گی - اسی قسم کی تقریر تھی -

مین - جی ہان مجھے یاد ہے - مگر یہ معاملہ ان باتون سے کہانتک تعلق رکھتا ہے -

مرزا صاحب - قبلہ ذرا غور فرمائیے - انھین واقعات متعلقہ سے تو پورا معاملہ صاف ہوگیا - میرا اندازہ یہ ہی کہ بڑی بیگم صاحبہ نے (پہلے ان کی راے چاہے جو کچھ ہو) جب بلقیس بیگم کو پہلے پہل کئی برسون کے بعد دیکھا ہو تبھی وقت انھین اپنی بہو بنانے کی راے قایم کرلی تھی - وہ نہایت عقیل اور فرزانہ ہین - تمام بیگمات مین ان کی فہم و فراست کی شہرت ہی - اس لیے انھون نے اپنا اصلی خیال آپ پر بھی ظاہر ہونے نہین دیا - یہانتک کہ جب آپ نے قیصر مرزا صاحب کا کسی عورت پر فریفتہ ہونا اُنسے بیان کیا - اُسوقت بھی ان کی دلی مسرت آپ کو محسوس نہ ہوئی -

مین - آپ کی ان توجیہون سے میری پریشانی مین کچھ تخفیف ضرور ہوئی ہی اور مین ممنون ہون لیکن امر زیر بحث یہ ہی کہ ہم لوگون کے حال کی اطلاع انھین کون کرے -

مرزا صاحب - اس کام کے واسطے سواے آپ کے اور کوئی شخص موزون نہین ہی - وجہ یہ ہی کہ آپ مستقلاً اپنے خاندان کے ہیڈ (Head) ہین - اور نیز تمام اعزا کے مخصوص طور پر مرکز محبت بھی - مگر اطلاع کرتے وقت اسکا لحاظ رکھیے کہ قیصر مرزا صاحب اور رقیہ بیگم صاحبہ کی باہمی محبت کا کوئی تذکرہ نہ آئے - آپ صرف اسقدر کہہ دیجیے کہ آپ خود رقیہ بیگم صاحبہ سے شادی کرنی نہین چاہتے -

مین - اور وجہ پوچھی جائے تو پھر -

مرزا صاحب - تو مناسب حالت کوئی وجہ بیان کر دیجیے گا

مین - ایسی حالت مین تو یہ بھی ممکن ہی کہ ماموں صاحب قیصر مرزا کے ساتھ اپنی بیٹی کی نسبت نہ کرین -

مرزا صاحب - یہ بات ممکنات مین ضرور ہی - اچھا آپ

یہ فرمائیے کہ آپ کے خاندان مین اور لڑکے کون کون ہین -
مین - میرے دور کے چچا کا ایک لڑکا نادرحسین نامی فیض آباد مین ہو اس خاندان سے ہم لوگون کا کوئی میل جول باقی نہین رہا ہو - کیونکہ نادرحسین کے والد نے ابا جان مرحوم کے برسے مین آنا تو درکنار تعزیت کا خط بھی نہین لکھا - اسی طرح خالو ابا کی بہن کے دو لڑکے ہین مجھے اُن کا زیادہ حال معلوم نہین ہو اسقدر جانتا ہون کہ ابھی بہت کم عمر ہین اور کسی اسکول مین پڑھتے ہین ان لڑکون کی مان کبھی خالہ صاحبہ سے ملنے کو نہین آتین اور شاید خط وکتابت بھی نہین رکھی ہو - ہمارے خاندان کا یہ حال ہو اور خاندانون سے مین واقف نہین ہون -
مرزا صاحب - اور خاندانون کو اس بحث سے علیحدہ رکھیے اور خوب سمجھ لیجیے کہ قیصر مرزا صاحب کو چھوڑ کر نہ رقیہ بیگم کی نسبت کسی غیر خاندان مین ہوسکتی ہو - نہ آپ کو چھوڑ کر بلقیس بیگم صاحبہ کی نسبت - اسپر مجھے یقین کیا عین الیقین ہو اب میری ایک صلاح اور ہو وہ یہ کہ چند روز تک قیصر مرزا صاحب رقیہ بیگم صاحبہ سے نہ ملین تو اچھا ہو -
مین - یہ تو ذرا مشکل ہو کیونکہ قیصر کی والدہ بہین ہین - رقیہ بیگم ہر وقت اُن کے پاس رہتی ہین - لہذا جب قیصر اپنی مان کے پاس ہونگے - رقیہ بیگم بھی وہان ضرور موجود ہونگی -
مرزا صاحب - اس کا بھی آپ ہی کسیطرح اہتمام کیجیے قیصر مرزا صاحب پر ظاہر ہی کیون ہو کہ کوئی اہتمام ہوا ہو - اکثر ایسا ہوتا ہو کہ دوست سے بدسلوکی کرنی پڑتی ہو جو در اصل بدسلوکی نہین عین حسن سلوک ہوتا ہو - والد مغفور دوسلوکون کے تذکرے پر ایک قصہ بیان فرمایا کرتے تھے - کہ دو دوست سفر کو چلے - اُس زمانے مین ریل تو تھی ہی نہین - گھوڑے پر یا پیادہ پا

لوگ سفر کرتے تھے - جہان ان دونون کو جانا تھا وہ ایک شبانہ روز کی راہ تھی - چلتے چلتے جنگل مین شام ہوگئی - رات کو سفر کرنا مصلحت نہ جان کے اُن دونون نے طی کیا کہ یہ رات جنگل مین بسر کرنا چاہیے - لیکن چونکہ درندون کے علاوہ ڈاکہ زنون کا بھی خدشہ تھا - ان لوگون نے آدھی رات ایک دوسرے کا پہرہ دینا منظور کیا - خیر - کھا پیکر ایک سو رہا - دوسرا پہرہ دینے لگا ابھی وقت مقررہ گذرنے نہین پایا تھا - کہ پہرہ دینے والے کو (جاندانی رات تھی) ایک سیاہ سانپ درخت پر سے اُترتا ہوا نظر آیا - اور جب تک یہ شخص روکے روکے وہ سونے والے کی چھاتی پر چڑھ گیا - اسنے سانپ کو للکارا تو وہ پھن کے بل کھڑا ہوگیا - یہ بولا کہ او موذی اس بیچارے نے تیرا کیا بگاڑا ہے کہ تو اس کی جان کا درپے ہوگیا ہے - سانپ نے جواب دیا کہ مجھ کو اس سونے والے کی رگ شرائین کا خون مطلوب ہے - اسنے کہا کہ تو ہٹ جا مین خون دیتا ہون - اور یہ کہکر وہ سونے والے کے سینے پر چڑھا اور پیش قبض سے گلے مین نشتر دیا - نشتر کی نوک جو چبھی تو وہ شخص جاگ پڑا - مگر فورًا اسنے آنکھین بند کرلین - خیر خون نکال کر اسنے سانپ کو دیا اور زخم پر پٹی باندھدی تھوڑی دیر کے بعد دوسرے دوست کے سونے کی باری آئی وہ سوگیا - یہ پہرہ دینے لگا - لیکن کسی نے بھی بوجہ صاف دلی کے ایک دوسرے سے اس واردات کا کوئی تذکرہ نہ کیا - آخرکار صبح ہوتے یہ لوگ منزل مقصود کو روانہ ہوے - جب تھوڑا راستہ باقی رہا - بلکہ جس شہر کو جا رہے تھے - اُس کی شہرپناہ نظر آنے لگی - تو جسنے خون نکال کر سانپ کو دیا تھا اُسنے پوچھا کہ بھائی رات کو ایسا واقعہ ہوگیا اور تمنے مجھ سے ذکر تک بھی نہ کیا وجہ تو بوچھی ہوتی - وہ بولا - کہ جب تم سینے پر چڑھے تھے -

مین نے دشمن سمجھ کر آنکھ کھولدی تھی - جب دیکھا تم ہو - مین نے پھر بند کرلی - کیونکہ مین نے سوچا کہ تم کسی مصلحت ہی سے ایسا کرتے ہو گے - اس مین سوال و جواب کی ضرورت ہی کیا تھی

والد یہ قصہ بیان فرما کر اکثر کہتے تھے کہ سانپ کی دار دات نکالدینے سے بھی اتنا تو ضرور ظاہر ہوتا ہو کہ کسی زمانہ مین دوستیان ایسی ہوتی تھین -

مین - یہ باتین اب خواب وخیال بلکہ قصے اور افسانے ہی رہ گئے ہین - آج کل تو دوستی کا مفہوم یہ ہو کہ دھوکا دیکر دوست کچھ اینٹھو - اکثر ایسے بھی ہین - جو دوست کے ناموس مین خلل ڈالنا ایک نہایت قابل تعریف کام اور بہادری کی ایک اعلا مثال سمجھتے ہین -

مرزا صاحب - جی ہان - مجھے ایسے حضرات کا تجربہ ہو چکا ہی جس زمانے مین میرا قیام لکھنؤ مین تھا - ایک صاحب میرے محلے سے قریب رہتے تھے - آدمی تھے ذرا شوقین - بعد مغرب اُن کے ہان گانے بجانے کی صحبت رہتی تھی - ان کے ایک دوست تھے دلارے صاحب نامے - دونون ایک جان دو قالب تھے - گانے کے وقت ان حضرت کی ایک آشنا بھی شریک صحبت رہتی تھی - دلارے صاحب نے اپنے دوست کی غیبت مین اُن کی بُرائیان کرکرکے آخر اُسکا جی اُن سے پھیر دیا - اور اُس آشنا کی مان کو ملا کر خود ڈورے ڈالنا شروع کر دیے - یہ حرکت بہت دنون سے جاری تھی - مگر اس معصوم صفت دوست کو مطلق شبہہ بھی نہ ہوا - بلکہ جب کبھی اُس عورت نے ایسا خطرہ ظاہر کیا - یہ اُسلئے لڑنیکو تیار ہوے اور دوست کی شرافت کا دم بھرنے لگے ایک دن کا ذکر ہو کہ وہ عورت دو چار دن سے نہ آئی تھی - اسروز کی مین بھی اتفاق سے وہین بیٹھا تھا - وہ آتے ہی دُلارے صاحب

کی گود مین بیٹھ گئی - پہلے تو ہم سب نے جانا کہ مذاق ہی - مگر اُسنے اور بھی حد سے زیادہ بے تکلفی شروع کردی - تب تو مجھ سے رہا نگیا مین نے اُسے ڈانٹا کہ مردار یہ شریفون کی صحبت ہی یا لکاہی کا کوٹھا - قرینے سے بیٹھ - اُس عورت نے جِنَاک کر جواب دیا کہ شریف ایسے ہی ہوتے ہین نا ؟ - جیسے دُلارے صاحب ہین کہ جس ہانڈی مین کھائین اُسی مین چھید کرین - کیا شرافت اسیکا نام ہی - کہ مین ان کے دوست کی آشنا اور مجھ سے تعلق کرنے کی خواہش - دُلارے صاحب پر اس تقریر کا اثر پہلے پہلے تو کچھ نہ ہوا - اور اُنھون نے ہنسی مین اُڑا دینا چاہا - مگر جب وہ عورت یہ کہہ چلی تو صاحب خانہ کے تیور بدلے دیکھکر میان دُلارے صاحب وہان سے بھاگے - اور پھر اُن کے پاس نہین آئے - لیکن وہ عورت بہت دنون تک اُن کے پاس رہی اور عجب کیا ہی کہ اب بھی ہو -

مین - ایسے حضرات کا ذکر نہ کیجیے - یہ لوگ اپنے منہ میان مٹھو ہین - انکی شرافت فقط حیدرآبادی شیروانی اور ایرانی ٹوپی کی ہی - آگے آئی آیت - مگر قیصر مرزا قطع نظر دوستی کے میرے بھائی ہین اگر ان کو اسبات کی خبر ہوئی - تو میری انکی ملاقات مین فرق آجائیگا -

مرزا صاحب - یہ صلاح تو میری ہی - مین ہی قیصر مرزا صاحب سے کہہ لونگا -

مین - بہتر ہی تو مین کچھ تدبیر کرونگا - بلقیس سے مدد لینی پڑیگی -

مرزا صاحب - صلاح معقول ہی - اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون - پھر کسی روز حاضر ہونگا -

باب بست وسوم

"باجی قبول دین"

بلقیس نے رقیہ سے بات چیت کرنے کا جو وعدہ مجھ سے کیا تھا۔ اس کے ایفا کی مجھے سخت بیتابی تھی۔ مگر دو تین دن وہ مجھے تنہا نہ ملی۔ کیونکہ ممانی کی چند جان پہچان بیگمین مٹیا برج اور سینئی بازار سے آگئی تھین۔ جن کے کئی روز تک مہمان رہنے کے باعث سے مجھ کو اپنے اور خالہ صاحبہ کے محل مین جانے کا بہت کم موقع ملا۔ ماموں صاحب بھی زیادہ کوٹھی ہی مین رہے۔ جب سب بیگمات چلی گئین۔ اور مین پھر بے تکلف محل مین جانے لگا۔ ایک روز بلقیس سے دن کے کھانے کے وقت ملاقات ہوئی۔ کھانا ہو چکا۔ اور ماموں صاحب سونے کے لیے تشریف لے گئے۔ تو مین کچھ دیر خالہ صاحبہ کے پاس جا بیٹھا وہ مجھ سے اپنے خانگی معاملات مین مشورہ کرنے لگین۔ خالہ۔ بیٹا۔ تمھارے خالو ابا انگوزی جائداد کی طرف بالکل متوجہ نہین ہوتے۔ آج بیس پچیس دن سے برابر سن رہی ہوں کہ چورنگی والی کوٹھی مرمت طلب ہی۔ خضر پور کے گھر کا کرایہ دار اُٹھا جاتا ہی۔ ایک کوٹھی دو مہینے سے خالی پڑی ہی۔ دو چار دفعہ ان سے کہا۔ کبھی کہتے ہین۔ بھول گیا۔ کبھی کہتے ہین کرایہ دار کا گرمنٹ (اگریمنٹ) ختم نہین ہوا۔ کیسے اُٹھ جائیگا۔ کبھی دوسرا کرایہ دار تلاش ہوتا ہی۔ غرض یون ہی ٹال مٹول مین گذارتے ہین۔ اور جائداد ہوئی غارت غول ہوئی چلی جاتی ہی۔ تم ذرا میر تراب علی سے کہدو۔ کہ حال دریافت کرلا دین۔ دبلقیس کو ہمارے محل

کی طرف آتے دیکھکر) بیگم صاحب - ذری یہان آئیے - وہ کاغذ جو مین نے دیے تھے - کہان پھینکے -
بلقیس - پھینکتی مین نوج - لے آؤن -
خالہ - ہان -
بلقیس - (مجھ کو سلام کرکے) آپ کئی دن سے کہان تھے - (کاغذ لاکر) لیجیے -
مین - سوال بھی کرتی ہو - اور بھاگی بھی جاتی ہو -
بلقیس - اے توبہ - قصور ہوا - معاف فرمائیے -
مین - گھر ہی پر تو تھا - تمھارے یہان تو مہمان تھے - اسوجہ سے زیادہ محل مین نہین آیا - تمھین بھی تو خاطر مدارات سے فرصت نہ تھی -
خالہ - خیر یہ گلے شکوے تو پھر ہوتے رہینگے - لو بیٹا یہ حساب ہے انھین کوٹھیون کا - ذرا اسے دیکھو - مین تو زندگی بھر دیکھون گی تب بھی سمجھ مین نہ آئیگا - بلقیس کے ابا جانی نے دیکھا دکھا ہی نہین کہتے ہین سب درست ہی -
مین - کوٹھیون کی دیکھ بھال کون کرتا ہی -
خالہ - کوئی بنگالی بابو ہی - چالیس روپیے مہینا تنخواہ لیتا ہی - نگوڑمردا حضور ہی سے بیٹھے بیٹھے کاغذ کے گھوڑے دوڑاتا ہی - جب سے مین یہان آئی ہون - خدا جھوٹ نہ بلوائے ایک دن بھی اس ڈیوڑھی پر نہین آیا - جب کہتی ہون ایسے نمک حرام کو نکال باہر کرو - تو بگڑ جاتے ہین -
مین - خالو ابا کو خوف ہوگا کہ پھر دوسرا آدمی ملنا دشوار ہوگا - کچھ دقت تو نہین ہی -
خالہ - مین کیا جانون - دیکھو انھین کو بلاتی ہون - گمانی خانم ذرا نواب کو بلا بھیجو -

خالو۔ (اندر آکر) خیریت تو ہی۔
خالہ۔ ہان خیریت ہی۔ ذرا بیٹھ جاؤ۔
خالو۔ کوئی ضروری کام ہو تو بیٹھون۔ مجھے ایک جگہ جانا ہی۔
خالہ۔ توبہ اللہ۔ چلے جانا۔ دم بھر کو بیٹھ تو جاؤ۔
خالو۔ (ہنسکے) تم تو واللہ ہمیشہ بیوقت کی شہنائی بجاتی ہو۔ ادھر مین نے قصد کیا کہین باہر جانے کا ادھر تم نے بلالیا۔
خالہ۔ بوڑھے ہوگئے ہو۔ مگر پڑے پھرنے کی ہوس دل سے نہین گئی۔ مین منے صاحب سے کہ رہی ہون کہ میر تراب علی کو بھیجکر کوٹھیون کا حال دریافت کرائین۔ کہ کیا ٹوٹا پھوٹا ہی۔ کون کرایہ دار اٹھا جاتا ہی۔ کون خالی ہی۔ مجھے اس تمھارے بابو کا اعتبار نہین ہی
خالو۔ (مجھ سے) اب دیکھو بھئی ان کی ناانصافی۔ ایک آدمی ملگیا ہو اسکا اعتبار نہین۔ پھر کیا فرشتے کام کرنے کو آئینگے۔
مین۔ خالہ اماں کا یہ مطلب ہی۔ کہ بابو کبھی خود آکے حال بیان نہین کرتا۔
خالو۔ اُس کو کام سے فرصت ہو تو آئے۔ اجی نہین۔ یہ زود فربہ زود لاغر ہین۔ دل مین بات آنی چاہیے۔ انھین کہ ڈالنا فرض ہی (اپنی بی بی سے) لاؤ۔ گلوری دو۔ مجھ کو گلوریان کسنے بنائین تھین۔ بیچارے میر یوسف علی کا منھ ایسا کٹا ہی کہ تین دن تک یاد کرینگے۔

خالہ اپنے میان کے اس فقرے پر بے اختیار ہنس پڑین بلقیس تو ہنستے ہنستے لوٹ گئی۔ اور مین بھی ضبط نہ کرسکا۔
خالو۔ (خفیف ہوکر) ایک غریب کا منھ کٹا تمھین ہنسی سوجھی ہی
بلقیس۔ میر صاحب نے گلوری دیکھ کے کھائی ہوگی تین چار ایک ساتھ کھا گئے ہونگے۔ گلوریان بہن نے بنائی تھین۔

امی کا ہاتھ خالی نہ تھا –
خالو – تو یہ کہیے – آپ کی شرارت تھی – (ہاتھ پکڑکے) ادھر آ – دیکھوں – آ و بڑے اچھے تو ہین – اور چوڑیان –
باقیس – امی نے کہا رکھ چھوڑو – جب کوئی آئے جائے پہننا – پرسوں تو مین نے پہنی تھین – نازک ساخت ہی – ہر وقت پہننے رہنے سے خراب جائینگی –
خالہ – بتاؤ – میرے سر کی قسم – اس باپو نے کچھ غبن دین تو نہین کیا ہی –
خالو – تمھین کچھ خبر ہی غبن کرتا اور مین چپ بیٹھا دیکھا کرتا – یہ ایسے مجھے کوئی دھوکا دیسکتا ہی –
خالہ – برا نہ مانو تو کہوں – تمہین ایک بچہ دھوکا دیجائے – یہ نہین کہ خدانخواستہ تم کو سمجھ نہین ہی – بلکہ سبب یہ ہی کہ تمھارا جی ان باتون مین نہین لگتا ہی –
خالو – اچھا صاحب – جو جی چاہے – سو کرو – مین اب دخل نہ دونگا – (مجھ سے) ہان بھئی – منے صاحب ہم لوگون کی وجہ سے اتنی تکلیف اور گوارا کرو – ذرا تم ہی حساب کتاب دیکھ لیا کرو –
خالہ – اتنے دنون مین آج تم نے میرے دل کی بات کی ہی – منے مین جانتی ہون کہ باجی سب کام کاج چھوڑ بیٹھی ہین – اور آج کل ماشاءاللہ تم ہی اپنے گھر کا کارخانہ چلا رہے ہو – اس سے ہم پر بھی یہ احسان کروگے تو بڑی مہربانی ہوگی –
مین – خالہ امان احسان کیسا – آپ یہ کیا فرماتی ہین – مین ضرور سب انتظام کر دونگا – لیکن باپو مین اگر خرابی نہ پاؤنگا تو مین اسے جواب نہ دونگا –
خالہ – اچھا صاحب مین نے مانا –

خالو ۔ اب میں جاؤں ۔ آج مجھے آنے میں دیر ہو گئی میرا حساب بیٹھے جاتے ہیں ۔ بھائی صاحب پوچھیں تو یہی کہدینا ۔

خالہ ۔ جانے کا مضایقہ نہیں ہے لیکن اب بھائی صاحب یہاں ہیں تو تمھارا گھر ہی پر رہنا مناسب ہے ۔ آج جی کیسا ہے ۔

خالو ۔ اچھا تو ہوں ۔ تم بیکار اپنی طبیعت پریشان کرتی ہو ۔

کاغذات لیکر میں بھی خالو کے ساتھ باہر جانے لگا تو بلقیس اپنی ماں سے مخاطب ہو کر بولی ۔

دیکھیے امی اب بھائی کو میری انگریزی کی طرف پہلی سی توجہ نہیں رہی ۔

خالہ ۔ کیوں بھئی ۔ یہ کیا کہتی ہیں ۔

میں ۔ اب یہ ماشاءاللہ آٹھ دس کتابیں پڑھ چکی ہیں ۔ انکو میری مدد کی بہت کم حاجت ہے ۔ پھر بھی جب کچھ پوچھتی ہیں ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔

خالہ ۔ بلقیس کی شکایت کچھ بیجا نہیں ہے ۔ (بلقیس سے) بھائی کو کیشے کے لیا ؤ ۔ اب جانے دیا تو دن بھر کے لیے ہاتھ سے گئے ۔ رقیہ کہاں ہیں ۔

بلقیس ۔ میرے کمرے میں ہونگی ۔ یا ممانی اماں کے پاس ۔ میں تو انھیں کتاب پڑھتے چھوڑ آئی تھی ۔

خالہ ۔ اچھا تو جاؤ ۔

بلقیس ۔ (راہ میں) دیکھیے حضور ۔ باجی سے میں نے سب پوچھ لیا اور وہ قبول بھی دیں ۔

میں ۔ مفصل کہو ۔ تم نے کیا پوچھا اور انھوں نے کیا کہا ۔ وہ تمھارے کمرے میں ہونگی ۔ ان کے سامنے کیا کہو گی ۔

بلقیس ۔ اس وقت نہ سہی دوسرے وقت آخر تم مجھ سے اتنے چھپاتے کیوں ہو ۔

مین - بھاگنے کی بات نہین ہے مگر -
بلقیس - میرے تمھارے اگر کچھ کی غرض نہین ہو چھپا چھپا کے
باتین نہ کرو - صاف کہدو -
مین - تمھارا اور میرا تنہائی مین دیر تک بیٹھنا اچھا نہین -
بلقیس - (نہایت غرور سے) یہ بات مین آپ کی زبان سے
کئی بار سن چکی ہون - بارہا جواب لب تک آ کے رہگیا - آپکا
شاید یہ مطلب ہے کہ جوان مرد اور عورت کا تخلیے مین بیٹھنا خطرناک ہے
بیشک ہے - مگر مین سمجھتی ہون کہ اگر عورت مرد کو جرأت نہ دلائے
اور از خود موقع نہ دے - مرد کی مجال نہین کہ کسی قسم کی بے حیائی
کر سکے - آپ کو اپنے اوپر بھروسا نہین تو نہ ہو - مگر یہ بندی اپنی
طبیعت پر پورا پورا قابو رکھتی ہے - مجھ کو اپنے سب سے زیادہ
پیارے زیور کی حفاظت کا جان سے زیادہ خیال ہے -
مین - (خوش ہوکر) بلقیس! [illegible] مثال آلی تیری -
کرے مین ہم لوگون سے [illegible] کو دیا [illegible] -
بلقیس نے اپنی اور رقیہ کی گفتگو کا اعادہ کیا جسکو مین بجنسہ اسی کے
الفاظ مین بیان کرتا ہون -
" **بلقیس** - باجی آؤ - کہان چلین - کئی روز ہوگئے تم نے قرینے
سے باتین ہی نہین ہوئین "
" رقیہ - ہان سچ تو کہتی ہو - مین چچی کے پاس دن بھر رہتی ہون
تمھارے پاس کسوقت بیٹھون -
" **بلقیس** - وہان تمھاری دلچسپی ہے - میرے پاس کیا رکھا ہے
" رقیہ - دلچسپی کیسی -
" **بلقیس** - (ہنسکے) ممانی امان کو تمھارا گھڑی بھر کے لیے
ادھر ادھر ہو جانا بھی گوارا نہین - جو اپنے سے ایسی محبت کرے
اسکے پاس دلچسپی کے سامان ہوتے ہی ہین -

رقیہ - کیون شہید مردون سے دل لگی - آپ مجھپر چوٹ چپیٹ کرنے لگین -

بلقیس - کیا مین نے چوٹ کی - اے لو مین کیا جانون - مین نے تو دنیا کی ایک بات کہی تھی -

رقیہ - (ہنسکے) چل ہٹ - جھوٹی - جا - اب مین تجھ سے نہین بولون گی - اودھر کی بات مجھکو اچھی نہین معلوم ہوتی -

بلقیس - (گلے مین ہاتھ ڈال کر) میری باجی! - خفا نہو تو کہون بھائی کے پاس بیٹھنے کا سبب تو اور ہی کچھ ہے -

رقیہ - (گھبراکر) کیا سبب ہے - بتاؤ - جبتک نہ کہو گی - ایمان سے کہتی ہون مین نہ مانون گی -

بلقیس - تمھارا بھید مین نے پالیا -

رقیہ - آخر میرا بھید کیا تھا - کسی نے کہا ہوگا -

بلقیس - تمھاری جان کی قسم کسی نے کچھ نہین کہا - مین خود سمجھ گئی - سچ کہو - قیصر بھائی تم کو چاہتے ہین - کہ نہین -

رقیہ - (آبدیدہ ہوکے) بہن - بات تو یہ ہے کہ آج تین برس سے ہم دونون مین محبت ہے - مگر انجام نہ ان کی سمجھ مین آتا ہے نہ میری یہ حالت اور کچھ دن باقی رہی تو مین ضرور بیمار پڑجاؤن گی خیر کہین قصہ بھی چکے -

بلقیس - نوج - باجی - تمھاری جان سے دور - بیصبری سے کیا فائدہ ہوگا - خدا پر نظر رکھو - وہ کارساز ہے - ضرور کوئی صورت نکالیگا - اسکا شکر کرو - کہ محبت دونون جانب سے برابر ہے -

رقیہ - شکر سے کہین تسکین ہوتی ہے -

بلقیس - صبر کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے -

میں ۔ دلبقیس کی زبان سے اوپر کی تقریر سُنکر) اب بتاؤ کیا صلاح ہو ۔
بلقیس ۔ میں صلاح کیا بتاؤں ۔ میری عقل تو کام نہیں دیتی ۔
میں ۔ میں نے تدبیر سوچی ہی ۔ مگر ابھی نہیں کہونگا ۔ آج میں تم سے ایک بات اور پوچھتا ہوں ۔ تم کو جواب دیتے شرم آئیگی ۔ آئے لیکن دیکھو ۔ اسوقت یہاں میں ہوں اور تم ہو ۔ تمھارے جواب پر میری زندگی بھر کا عیش موقوف ہے ۔
بلقیس ۔ (سر جھکا کر) پوچھو ۔ بن پڑیگا تو جواب دونگی ۔
میں ۔ تمھیں میرے ساتھ بیٹھتے اُٹھتے ایک برس ہوگیا ۔ تم نے مجھے دیکھ لیا ۔ اور میری طبیعت کو پہچان لیا ۔ یہ بھی تم کو معلوم ہوگیا ہی کہ میں دل و جان سے تم کو چاہتا ہوں ۔ اب میرا سوال یہ ہی کہ کیا محبت خالی میری ہی طرف سے ہی یا اس نے تمھارے دل پر بھی کوئی پرتو ڈالا ہی ۔ دبلقیس نے کوئی جواب نہ دیا) تم کو چاہنا میرے بہت آڑے آیا ۔ اس نے پورے خاندان کو بربادی سے بچا لیا ۔
بلقیس یہ میں نہیں سمجھی ۔ خاندان کی تباہی کا اس میں کیا دخل ہی ۔
میں ۔ سنو ۔ ابتک میں نے تم سے اپنی بہت سی باتیں چھپائی ہیں ۔ آج کہتا ہوں ۔ کہ تمھارے سننے بازار سے کلکتے آنیسے کوئی مہینے چار مہینے پہلے سے مجھ سے اور ایک بازاری عورت سے واسطہ ہوگیا تھا ۔ میں نے بہت روپیے قرض لے لے کے اُسے دیدیے ۔ جسکا حال امی جان کو اب تک معلوم بھی نہیں ہی جب تم یہاں آئیں ۔ تب بھی میری آمد و رفت اُس عورت کے پاس تھی ۔ اور اسی لیے جب تمنے ایک دن مجھ سے شام کے وقت باہر جانے کا حال پوچھا تھا ۔ میں نے صاف جواب نہیں دیا ۔ بلکہ ٹال دیا ۔ لیکن تم کو دیکھنے کے بعد ہی سے میری طبیعت اس

عورت کی جانب سے رفتہ رفتہ پھرنے لگی - جانا بھی گنڈے دار
رہ گیا - ایک دن گیا - چار دن نہ گیا - جب تم سے لگاوٹ
بڑھی - تو تمھاری فطری اداؤن کے سامنے اُس کی بناوٹ کی
باتین جھوٹی اور بے مزہ معلوم ہونے لگین - آخر مین نے اُس سے
تعلق قطع کرلیا - وہ جلسہ جو مین نے کیا تھا - اسی خوشی مین تھا -
قرضہ بھی سب ادا ہوگیا - اب مین سب آلایشون سے پاک
صاف اور اس قابل ہون کہ تم سے محبت کا دعوے کرکے
اپنے نفس سے شرمسار نہون -

بلقیس - (ہنسکے) توبہ فرمائیے - آپ چھپے ولی نکلے - اسی سے
اس روز جب مین نے شام سے غائب غلہ ہو جانے کی
وجہ پوچھی تھی تو آپ بغلین جھانکنے لگے تھے - خیر - مگر اس
بیچاری سے تم نے جیتا اور بے قصور بیوفائی کیون کی - اسکا
دل نہ دُکھا ہوگا -

مین - اس کی خطا بھی تھی - قصور بھی تھا - اور تم اطمینان رکھو
کہ اُسکا دل بھی نہین دُکھا - مگر مین اُس ناپاک قصے سے تمھارے
پاک اور معصوم کانون کو تکلیف دینا نہین چاہتا -

بلقیس - (مسکراکے) ناپاک قصہ ہو تو جانے دو مین بھی
نہین سُننی -

مین - اب میری اُس بات کا جواب دو -

میرے اس آخری سوال کے جواب مین بلقیس کے
لبون کو جنبش ہوئی - اور "ہان" کی سی آواز آئی -

مین - ذرا زور سے کہو - بھلا اسے ہان کون کہیگا -

بلقیس نے شرمیلی آنکھون سے میری طرف دیکھا -
پھر اپنی دونون ہتھیلیون کو میری آنکھون پہ رکھدیا تاکہ مین اسکا
شرمانا نہ دیکھ سکون -

مین - خیر میرا مطلب نکلگیا - تم زور سے نہین کہتین نہ کہو - مگر مین جو دعا مانگتا ہون - اسپر آمین تو کہو -

بلقیس - چلو ہٹو بھی - اسوقت دعا کا کیا موقع ہی -

مین - موقع بے موقع مین نہین جانتا - مین ہاتھ اُٹھاتا ہون کہو - آمین -

بلقیس - توبہ - اچھا لو - آمین - بس اب خوش ہوے -

مین - رقیہ نے تمھارا کچھ حال پوچھا تھا -

بلقیس - جی - بندی کا حال بڑے - بڑے تو جان نہین سکتے رقیہ بیچاری کیا چیز ہین - اگر مین بھولے سے اُسروز وہ بات نہ کہہ بیٹھتی - تو حضور کبھی نہ جانتے -

مین - تمنے بات تو کچھہ کہی نہ تھی - مگر اٹکگئین - تو مین سمجھ گیا -

بلقیس - خیر ہوگا - اب تو جو ہونا تھا ہوگیا - خدا باجی غریب کے ارمان پورے کرے -

مین - اور ہمارے تمھارے ارمان -

بلقیس - اوکفر -

خالہ - (آکے) رقیہ کہان گئین -

بلقیس - ابھی تو یہین لیٹی تھین - مین پڑھ رہی تھی - مین نے جاتے نہین دیکھا -

خالہ - خدا تیرا یہ شوق قایم رکھے - گانی خانم - ذرا رقیہ کو دلہن کے کمرے سے بلا لاؤ -

(رقیہ آگئین)

خالہ - بیٹی - بھائی صاحب بلاتے ہین - تم تو اندنون انکے پاس جاتی ہی نہین ہو -

رقیہ - صبح کو تو ہو آئی تھی - چچی چھوڑتی ہی نہین - کہتی ہین - کہ میرا جی تجھہ سے بہلتا ہی -

خالہ - یہ سب سچ ہی - مگر پھر بھی ایک آدھ دفعہ باپ کے پاس ہو آیا کرو -

رقیہ - آپ بھی چلتی ہین -

خالہ - نہین بیٹی - مین ذرا لیٹون گی -

(خالہ اور رقیہ چلی گئین)

مین - اب مین بھی جاتا ہون - ایک بات اور بہت ضروری تم سے کہنی ہی - وہ یہ کہ تم رقیہ کو جب قیصر ممانی کے پاس ہو آکرین وہان جانے سے روکا کرو - ہمین ایک مصلحت ہی -

بلقیس - یہ تو مجھ سے نہین ہوسکتا اور مجھے ہرگز یقین نہین ہی کہ قیصر بھائی کا محل مین ہونا سنکے باجی کسی کے روکے رُکین - مین تو کیا چیز ہون -

مین - اس طرح روکو کہ روکنا معلوم نہ ہو - کوئی بہانہ کر دیا - کوئی کتاب ہی نکال لی - ادھر اُدھر کی کوئی بات ہی چھیڑ دی - اب رقیہ ایسی بھی نہین ہین کہ تمسے پیچھا چھڑا کہ بھاگ جائین -

بلقیس - مین اپنی سی کوشش کرون گی - دیکھون جو چال چلے گی قیصر بھائی برا نہ مانین گے -

مین - بیشک - انہیں یہ بات گران گذریگی - مگر جو کچھ مین نے تجویز کیا ہی انہین کے فائدے کی غرض سے - جب ان کو وجہ بتلا دی جائیگی - وہ قائل ہو سکے مان جائین گے - ذرا ممانی کے پاس ہو آؤن -

ٹھہرو مین بھی چلتی ہون -

باب بست چہارم

رقیہ اور بلقیس سے مین نے ناولین منگا دینے کا وعدہ کیا تھا پارسل بہت دنون سے آیا ہوا پڑا تھا ۔ مگر مین ایک ہفتے کے لیے ماموں صاحب کے ایک کام پر پٹنے چلا گیا تھا ۔ اُس کا موقع ہی نہ ملا ۔ کہ کھول کر دیکھتا ۔ وہان سے نہ ابھی پر ایک دن اتفاق سے نظر پڑ گئی ۔ اُٹھا کر پارسل کھولا ۔ اور کتابین لیے ہوے اُس ونت سل مین چلا گیا ۔ رقیہ بیگم تنہا بیٹھی ہوئی موزے بن رہی تھین مین ۔ لو بھئی اپنی کتابین ۔ پارسل کو آئے مدتین ہوگئین مگر مین کھولنا بھول گیا ۔

رقیہ ۔ خیر بلا سے میری دلچسپی کا سامان تو ہو گیا ۔ کچھ ہی دنون کے لیے سہی ۔

مین ۔ یہ کیا کہتی ہو ۔ کتابون کے سوا تمھاری دلچسپی کے خدا رکھے اور بھی سامان موجود ہین ۔

رقیہ ۔ (رنگ بدل کر) ہان خدا بلقیس کو جیتا رکھے ۔ اس سے میری بڑی دلبستگی ہے لیکن بعض وقت وہ بی بی جو چپ سادھ لیتی ہین تو دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے ۔ بولنے کا نام نہین لیتین ۔ اور آج تو دس پانچ دن سے اُنھین فرصت ہی نہین ہوتی ۔

مین ۔ کیون ۔ اُس گھر مین تو نظر نہین آتین ۔

رقیہ ۔ آتین ۔ آپ کو ابھی تک معلوم نہین ہوا ۔ آپ کے پٹنے جانے کے بعد پھوپھی امان نے توشے خانہ کی کنجیان بلقیس کو حوالہ کر دین ۔ آج کل وہ آپ کے گھر مین سیاہ و سفید کی مختار ہو ئی ہین ۔

مین - سچ کہو - مجھے خبر نہین ہوئی - مین کل صبح کو آیا - دن بھر سفر کا تکان رہا - امی جان کے پاس صبح ہی کو گیا تھا کل دونون وقت کا کھانا بھی مین باہر ہی کھایا -

رقیہ - مین تو بہت خوش ہون بلقیس کا چلبلا پن کم ہو جائیگا -

مین - خوشی کی وجہ میری سمجھ مین نہ آئی -

رقیہ - (ہنسکے) بس بیکار سوال تو پوچھیے نہین - ہان ان ناولون مین سے پہلے کون پڑھون -

مین - جو تمھارا جی چاہے - میرے نزدیک تو یہ کتاب طرحدار لونڈی دیکھو -

رقیہ - یاد بخیر - وہ آپ کی بلقیس آرہی ہین - (لپک کر) آئیے سرکار تشریف لائیے - آپ کے بھائی آپ کے فراق مین آہ وزاری کر رہے ہین -

بلقیس - (کمرے مین آکر) تسلیم - خالہ امان آپ کو پوچھ رہی تھین - مجھے دیکھنے کو بھیجا ہے - یہ کیا ہے - کتابین - خیر - آپ نے وعدہ تو پورا ہوا - مین تو دیکھون - کایا پلٹ - امیر الدین نام تو خوب ہین - حاجی لغلول - اوئی - طرحدار لونڈی - اسے تو مین پڑھون گی -

رقیہ - تمھین پڑھو - مگر بھیا کے کہنے سے پہلے مین پڑھنے والی تھی -

بلقیس - اچھا تم دیکھ لو تو مجھے دینا - مین جب تک یہ کایا پلٹ پڑھون گی -

مین - تم اپنی باجی کو اکیلا چھوڑ کر ادھر ادھر ہرا ہوائی پھرا کرتی ہو آخر اخلاق بھی کوئی چیز ہے -

بلقیس - ہرا ہوائی پھرنے کی عادت اور صاحبون کو ہے - مین محل کے قفس ہی مین بھید کون گی - اور کہان دیا سکتی ہون

آپ کو شاید معلوم نہین ہوا کہ کئی روز ہوے خالہ امان نے مجھے امی سے مانگ لیا - اب ذرا مجھ سے سنبھلکے بات کیجیے گا - سب کی کل میرے ہاتھ مین ہو -

مین - یہ کب ہوا - مجھ سے تو ابھی تک کسی نے بھی نہین کہا -

بلقیس - آپ کے سدھارنے کے دو روز بعد - خالہ امان یا امی آپ سے کس وقت کہتین - صبح کو ذری کی ذری آپ آئے - پھر دن بھر باہر رہے - قیصر بھائی بھی اندر نہین آئے -

مین - قیصر مجھے اسٹیشن پر لینے گئے تھے - اسی طرف سے سنئی بازار چلے گئے - پھر کل آئے ہی نہین -

بلقیس - اب توشے خانے کی کنجیان میرے پاس رہتی ہین - سب نوکرون کو حکم ہوا ہو کہ جس بات مین کچھ پوچھنا یا حمضنا ہو خالہ امان کی جگہ مجھ سے دریافت کیا کرین -

مین - (دل مین خوش ہوکر) تو حضور میرے بارے مین کیا حکم ہوتا ہو ؟

بلقیس - (منھ بنا کے) آپ کی بابت یہ حکم ہو کہ بغیر میری اجازت کے آپ باجی سے بات نہ کیا کرین -

رقیہ - (ہنسکے) چل ہٹ آئی بڑی بیچاری حکم چلانے والی -

بلقیس - دیکھو اب تم سب کے سب میرے اختیار مین ہو - مین کہون اٹھو تو اٹھ بیٹھو - مین کہون بیٹھو تو بیٹھ جاؤ -

رقیہ نے یہ سنکر قہقہہ مارا - مین بھی ہنسنے لگا - اور بلقیس خود بھی شریک ہوئین - ہم لوگون کی ہنسی سنکر خالہ اپنے دالان سے ادھر آئین -

خالہ - یا اللہ کیا بات ہو جو تم سب ہنسی کے مارے فرش ہوے جاتے ہو -

رقیہ - (ہنستے ہوے) بلقیس حکم چلا رہی ہین - کہ یہ کہین تو

ہم لوگ اُٹھین اور ان کا حکم پائین تو بیٹھین - اسی پر ہنسی ہو رہی ہے اب توشے خانے کی کنجیاں انھین کے ہاتھ مین ہین نا ؟

خالہ - (ہنسکے) یہ بڑی اوچھی ہے - ذرا حکومت پائی اور اترائی - جا بیجا حکم جاری کرنے لگی -

بلقیس - وہ جا ہے ہون یا بیجا - حکم تو ان لوگون کو ماننے ہی پڑین گے -

خالہ - بیٹے سنتے ہو - اس کی باتین - تم بھی تو کچھ کہو -

مین - مجھے بغاوت منظور نہین - مین ان کا حکم ایک بار نہین سو بار مانون گا -

بلقیس - دیکھو باجی قرینے کی باتین ایسی ہوتی ہین -

خالہ ہنستی ہوئی دالان مین جا بیٹھین کہ والدہ اسطرف آتے نظر پڑین اور دونون بہنین ہم لوگون کے پاس آئین -

والدہ - (مجھ سے) کل سے تم نظر ہی نہین پڑے - باہر کیا کرتے تھے -

مین - دن بھر سفر کے تکان سے مین دیر تک سوتا رہا - آج ابھی حاضر ہونے والا تھا - ان دونون نے مجھ سے بہت دن ہوے ناولون کی فرمایش کی تھی - پارسل آیا پڑا ہوا تھا - آج اُس پر میری نظر جا پڑی تو دینے آیا تھا - کیون امی جان اب تو بلقیس آپ کے ہان سیاہ و سفید کی مختار ہو گئی ہین - ابھی سے یہ حضرت نادرشاہی حکم جاری کرنے لگین -

والدہ - تم کسی وقت میرے پاس آتے تو کہتی - تمھاری خالہ چھوٹی بیگم نے اب تک خانہ داری بلقیس کو سکھائی ہی نہین - دن رات کتابون مین اُلجھائے رکھا - یہ بھی کوئی بات ہے - دیکھو قمر ماشاء اللہ کیسی ہوشیار ہین - سبب یہ کہ وہ بچپن سے ایک بڑے گھر کا کارخانہ چلاتی رہین - مین چاہتی ہون کہ بلقیس بھی گھر کا کام دھندا سیکھ جائے

خالہ - باجی مین کہتی تھی - کہ یہ کچھ پڑھ لکھ جائے تو پھر خانہ داری مین لگاؤن - اسی لیے ابتک مین نے اسے گھر کا کام دھندھا کرنے نہین دیا -

مین - تو مجھکو اگر کسی کی دعوت کرنی ہوگی اُس کے واسطے بلقیس سے کہنا پڑیگا - یہ تو بڑی مشکل ہوئی - یہ دعوت کا سبب پوچھین گی مہمانون کے نام گنوائین گی - اور خدا جانے کیا کیا بال کی کھال نکالین گی -

والدہ - (ہنسکے) سنو بھئی - صاف بات تو یہ ہے - اب محل کے اندر میرا کچھ اختیار نہین ہے - باہر پہلے بھائی جان کا حکم ہے - اور پھر تمھارا اور یہان خالی بلقیس رانی بیگم کا

بلقیس - (مجھکو ایک خاص ادا سے سلام کر کے) سنا نواب صاحب آپ نے - دعوت ذرا سمجھ بوجھ کے کیجیے گا - یہ کہکر وہ امی جان کے گلے سے لپٹ گئی -

رقیہ - بلقیس - تھین بڑا کام ملا ہے - لوگون کو مٹھائیان کھلاؤ - دعوتین کرو - کیون پھوپھی امان -

خالہ - ہان بھئی چاہیے تو ہی -

بلقیس - (والدہ کا منھ دیکھ کے) مجھے کیا عذر ہے -

والدہ - میرا منھ کیا دیکھتی ہو - کہدو - بہت اچھا -

بلقیس - اچھا کل آپ لوگ نان ونمک لونڈی کے ہان قبول فرمائین -

رقیہ - خوشی سے - جان ودل سے -

مین - بسر وچشم -

خالہ - اور میری دعوت نہین ہے -

بلقیس - آپ کی دعوت پہلے -

والدہ - اپنے ابا جانی کو تو دعوت دو - اور دلھن سے جاکر بھی

کہہ آؤ ۔

میں ۔ اور ماموں جان اور امی جان کو تو تم نے پوچھا ہی نہیں ۔

بلقیس ۔ توبہ اللہ کہتی تو جاتی ہوں ۔ سب کی دعوت ہے ۔ خالہ اماں کا تو گھر ہی ہے ۔

والدہ ۔ بھئی ۔ میں بھی مہمان ہوں ۔ گھر سے میرا کوئی تعلق نہیں ۔

میں ۔ اور قیصر مرزا کو ۔

بلقیس ۔ قیصر بھائی ادھر دو تین دنوں سے مجھے نظر نہیں پڑے دیکھوں جو ممانی کے پاس ہوں ۔

خالہ ۔ گنائی خانم ۔ دیکھ آؤ ۔ قیصر مرزا اپنی امی کے پاس ہیں ۔ آج میں نے انھیں آتے تو نہیں دیکھا ۔

گنائی خانم ۔ (آ کے) حضور دلھن بیگم صاحبہ آرام کر رہی ہیں ۔ نواب قیصر مرزا صاحب وہاں نہیں ہیں ۔

میں ۔ میں تمھاری طرف سے دعوت دیدوں ۔

بلقیس ۔ ۔ (ذرا سکوت کے بعد) کیا مضائقہ ۔

والدہ اور خالہ تو چلی گئیں ۔ میں باہر آیا ۔ اس خلاف توقع واقعے نے مرزا صاحب کے اندازے کی ایک طرح پر تصدیق کردی ۔ اور میرا وہ دل جس میں ایک بحر یاس و نا امیدی کے اطمینان کا پتہ بھی نہ تھا اب کسی قدر بشاش و مطمئن جو ہوا تو ساتھ ہی اسکے خیال آیا ۔ خیال کیا آیا بقول شخصے الہام ہوا کہ یہی وقت والدہ صاحبہ کو اپنی راے سے آگاہ کرنے کا ہے ۔ چونکہ پنجشنبہ یوم سعید خیال کیا جاتا ہے ۔ اُسی کو میں نے خط بھیجنے کا دن قرار دیا ۔

دوسرے دن بلقیس کے ہاں دعوت تھی ۔ گیارہ بجے کا وقت مقرر تھا ۔ اور والدہ کی نشست کا کمرا کھانا کھلانے کے لیے تجویز ہوا تھا ۔ صبح کو میں حسب معمول والدہ کے سلام کو گیا ۔ ماموں صاحب اور خالو بھی وہیں بیٹھے تھے ۔

ہن ۔ (خالو سے) آپ بھی مدعو ہین ۔
ـالو ۔ ہان بھئی ہون تو سہی ۔ میزبان صاحب کہان ہین ۔
اسنے دکھائی نہین دیتین ۔
ـلدہ ۔ کھانا پکا رہی ہین ۔
(بلقیس پائنچے چڑھائے سامنے سے نمودار ہوتین)
ـ ۔ بیگم صاحب ذری ادھر تشریف لائیے ۔ کھانے مین کتنی
ہم لوگ سویرے کھانے کے عادی ہین ۔
ـ ۔ (سلام کرکے) ابا جانی مجھے بہت کام ہی ۔ ذری فرصت
ـہی ۔ کھانا سب تیار ہی ۔ باجی شامی کباب تل رہی ہین ۔
ـان صاحب ۔ کیا در اصل کھانا تم لوگون نے خود پکایا ہی ۔
ـیس ۔ جی ہان ۔ باورچنین تو روز پکاتی ہین ۔ ایسی دعوت کیا
لطف کیا ہوتا ۔ خالہ امان کشمیری پڑیان کہان رکھی ہین ۔
ـالدہ ۔ مجھے یاد نہین ۔ زبیدہ خانم سے پوچھو ۔
ـلقیس ۔ بی زبیدہ خانم کشمیری پڑیان کہان ہین ۔ بھئی اللہ تم تو
رہی ہو ۔
ـبیدہ خانم ۔ باورچی خانے مین تو رکھ آئی ہون ۔ (ہنسکے)
ـ اتنی جلدی کیون کرتی ہین ۔ سارا دوپٹا کیچڑ مین لتھڑ گیا ہی ۔
ـ مین پڑیان دون ۔
ـیس ۔ آنے کا مضایقہ نہین ۔ مگر خبردار جو تمنے کسی شی مین ہاتھ
لگایا ۔ سب سے پہلے یہ بھائی کہینگے کہ ہم لوگون نے کھانا نہین
پکایا ہی ۔
ـین ۔ مین تو اب بھی کہتا ہون ۔
ـقیس ۔ (ہنسکے) جو ایسا کہیگا اُس کی دعوت نہین ہی ۔ حضور
ـنے واسطے کوئی اور انتظام کرین ۔
ـن ۔ باورچی خانے مین ہم بھی آئین ۔

بلقیس ۔ تشریف لائیے ۔ مگر جب تک یہ نہ کہہ دیجیے گا ۔ کہ کھانا ہم لوگون ہی نے پکایا ہی ۔ مین چھوڑنے نہ دونگی ۔

(خالہ آگئین)

خالہ ۔ یہ کیا حجت ہو رہی ہی ۔

والدہ ۔ (ہنسکر) حجت یہ ہی کہ نئے صاحب کہتے ہین بلقیس نے کھانا خود نہین پکایا ۔ بلقیس کہتی ہی کہ ایسا کہیے کھانے کی کچھ اور فکر کیجیے ۔

خالہ ۔ توبہ کہہ بھی دو ۔ اسوقت کھانا کہان سے آئیگا

مین ۔ آپ فرماتی ہین تو خیر ۔ مین مانے لیتا ہون ۔ ان کسی سے کچھ پوچھا یا اچھا بھی نہین ہی ۔

(سب لوگ ہنس پڑے)

بلقیس ۔ بھئی اللہ آنا ہو تو آئیے ۔ سارا کام نگوڑا پڑا ہوا ہی ۔ اباجانی جدا سویرے سے کھانا مانگ رہے ہین ۔ باجی خفا ہون گی ۔

رقیہ ۔ (باورچی خانے سے پکار کر) بلقیس تم تو جہان جاتی کی ہو رہتی ہو ۔ بڑیان جلد لاؤ ۔ نگوڑی شند کاپ خراب ہو

بلقیس ۔ حمیدہ خانم تم میرا انتظار کیون کرتی ہو ۔ بڑیان باجی کو دے نہین آئین ۔ (پکار کر) مین کیا کرون کوئی آنے دے پہلے اباجانی نے روک لیا ۔ اب بھائی پیچھا نہین چھوڑ

خالہ ۔ (ہنسکر) لڑکی تو جاتی کیون نہین ۔ تجھے کون روکتا آپ ہی تو توچہ میگوئیان کر رہی ہو ۔ (پکار کر رقیہ سے) بیوی کسی نے تمھاری بہن کو نہین روکا ۔ یہ خود باتون کی چاٹ مین یہان سے ٹالے نہین ٹلتین ۔

رقیہ ۔ خیر آئین تو سہی ۔ دیکھیے مین کیسا ٹھیکا بناتی ہون ۔

بلقیس ۔ (مجھ سے) سن لیا آپ نے ۔ آنا ہو تو آئیے آپ سے تو اٹھا بھی نہین جاتا ۔۔

مین ۔ تم چلو ۔ مین بھی آتا ہون ۔

ماموں صاحب ۔ ان لڑکیون مین الحمد للہ بہت ہی بہت سمجھ آگئی ہی

والدہ ۔ نہ ہوتی تو تعجب تھا ۔ بلقیس اور رقیہ مین ایسا فرق ہو گیا ہی ۔ رقیہ سال بھر بڑی ہو گی ۔

خالہ ۔ ہان اسی کے لگ بھگ ۔ جب مین کلکتے آ رہی تھی پہلے پہل لکھنؤ گئی ہون بلقیس گود مین تھی ۔ اور رقیہ چلنے پھرنے لگی تھی ۔

مین ۔ (باورچی خانے مین پہونچکر) کیون ۔ باورچی خانے مین کیا پکا ہی ۔ تو سب چیزین میرے سامنے کیون نہین لاتین ۔

بلقیس ۔ باجی سے کہیے ۔ یہان ان کی حکومت ہی ۔

رقیہ پسینے مین شرابور کباب تل چکی تھین ۔ شیدا بیگم مین بڑیان تلا رہی تھین ۔ مجھے سلام کرکے بلقیس سے بولین ۔ "وہان جا کر بیٹھ رہین ۔ یہ نوکر پلیٹون اور پیالون کی کشتیان اٹھوا لے لائین "

بلقیس ۔ توبہ ۔ باجی ۔ مین بھول گئی ۔ سنبل کسی اور کو ساتھ لیکر کشتیان لے آ ۔ (رقیہ سے) ابا جانی کھانا مانگ رہے ہین ۔ اور یہ بھائی وہان کہتے تھے کہ کھانا ہم لوگون نے نہین پکایا ہی ۔ جھوٹ موٹ کی شیخی ہی ۔ اسپر تماشا سنو ۔ کہ یہین باورچی خانے ہی مین کھانا کھانے کو بھی کہتے ہین ۔

رقیہ ۔ خیر بھئی چھیڑ چھاڑ کی باتین تم جانو تمھارے بھائی جانین ۔ مین بیچ مین بولنے والی کون ۔ لیکن توبہ ۔ اسکے دشمن باورچی خانے مین کھائین ۔

بلقیس ۔ کیون باجی ۔ اب تم بھی مجھپر چوٹ چپیٹ کرنے لگین ۔ (رقیہ کے گلے مین بانہین ڈال کے آہستہ سے) چھیڑ چھاڑ تو اسی چاند سے مکھڑے پر زیب دیگی ۔

اور باورچی خانے میں کھانے کی بات انھیں سے پوچھ لونا۔

بڑے تو ہیں۔ کیوں میں جھوٹ کہتی ہوں۔

میں۔ اس جھوٹ میں کیا سچ ہے۔

بلقیس۔ (روٹھ کر) بات کھلے کر جانا کوئی آپ سے سیکھ لے۔ واہ!
رقیہ خفیف تو نہ ہوئی ہوگی۔

بلقیس۔ اوہو۔ اب کھانا نکلواؤ۔ دیکھو زبیدہ خانم تقاضے کو
آرہی ہیں۔

رقیہ۔ حکومت کس پہ جتاتی ہو۔ تم اُدھر قورمے سے شروع کرو۔
شبہ تک میں ذرا ہڑان حل ہوجائیں، تو میں نکال دونگی۔

بلقیس کرسی سرکا کر بیٹھ گئیں۔ سیشل نے قورمے کا دیگچہ
آگے رکھدیا۔ وہ نکالنے لگیں۔ تو رقیہ نے کہا۔

"سب پیالے برابر نکالنا۔ یہ نہیں کہ کسی میں دو ایک بوٹیاں
ذرا سا شوروا۔ کوئی لبالب بھرا ہوا۔"

بلقیس۔ بہت خوب اُستانی جی۔ آگے ع جو چاہو حکم کرو اختیار
باقی ہے۔

میں مجھے ہمیشہ یاد رہیگا۔ رقیہ کا سلیقہ۔ اُسکی انتظامی
لیاقت۔ بلقیس کا انبلاپن۔ ناتجربہ کاری۔ الھڑپنا۔ مگر ساتھ ہی
ہر بات سیکھنے کی کوشش۔ ایسی دلکش باتیں تھیں۔ کہ باورچی خانہ
سے ہٹنے کو میرا جی نہیں چاہتا تھا۔

قورمہ نکل چکا۔ تو بلقیس نے کہا۔ باجی دیکھنا تو سہی پیالے
سب ٹھیک ہیں۔ ای ہاں۔ کھانے والوں کی عادتیں جانتی ہو
ذری ادھر سے اُدھر ہوئی تو طعنوں کے مارے ناک میں دم
کردینگے۔

میں۔ اسمیں میرا ذکر تو نہیں ہے۔

بلقیس۔ عاقلاں را اشارہ کافیست۔

رقیہ - اور سب تو ٹھیک ہین - یہ دو تین پیالے خالی ہین -
ان مین تھوڑا سا شوروا اور ڈالدو - اور قلیہ نکالو۔ (بلقیس نے
ہے سے کے پیالے بھی نکالے)
رقیہ - پیالون کا نکالنا مشکل نہین ہے - پلاؤ زردے کی پلیٹین
لینی ذری دشوار بات ہے - سارا دوپٹا تو تم نے ابھی سے بگھولیا -
ج ہی صبح کو کپڑے بدلے تھے -
زبیدہ خانم - اسوقت مین نے بھی یہی کہا تھا -
بلقیس - ہوگا بھی - میرا پیچھا چھوڑو - پھر بدل ڈالون گی -
(والدہ اور خالہ کو آتے دیکھکر) اے لو یہ بھی امان اور امی
ہین - خدا آبرو رکھے -
والدہ - منے تم کیون آگ مین تاپ رہے ہو - جاؤ وہان کمرے
ن بیٹھو - (رقیہ سے) کیون بھئی کھانا تیار ہے - تمھارے چچے ابا
کے تقاضے تو جان کھائے جاتے ہین -
رقیہ - جی ہان سب تیار ہے آپ تشریف لیجایین مین بھیجتی ہون
(زبیدہ خانم سے) کھڑی دیکھتی کیا ہو - جاکر دسترخوان بچھواؤ -
والدہ - (پیالون کو دیکھ کے) قورمہ تو بہت اچھا پکا ہے - رنگ
بھی سب درست ہے -
یس - رنگ سے کیا ہوتا ہے - مزے مین اچھا ہونا چاہیے -
بلقیس - آپ کو بھی قسم ہے جو تعریف کیجیے - مگر تو سہی جو آپ
بے اختیار ہوکر تعریفین نہ کرنے لگین -
خالہ - (والدہ سے) تم نے تو چار ہی دن مین اسکی ساری عادتین
بدلدین - وہ بلقیس ہی نہین رہی ہے - پلنگ سے ہل کر پانی تو
پیتی ہی نہ تھی -
والدہ - تمھارے لاڈ پیار کی وجہ سے ایسا تھا - پیار مین بھی کرتی
ہون - مگر دیکھو میرے پیار کا یہ اثر ہے - (رقیہ سے) اب کھانا

جلد بھیجو - تمھارے کھانے کے اشتیاق میں آج کسی نے جا ب کے ساتھ ناشتہ تک نہیں کیا -

میں - اور میرے شوق کی تو یہ حالت تھی - کہ میں شب کو کھانا نہیں کھاتا تھا - مگر امی جان نے زبردستی کھلادیا -

والدہ - (ہنسکے) اے چل جھوٹے -

بلقیس - باجی دیکھتی ہو - ان کا کھانا (مجھ سے) بنائے جا میں کچھ بولوں ہی گی نہیں - (رقیہ سے) لو باجی پلاؤ کی پلیٹیں نکل چکیں - اب -

رقیہ - زردہ گمانی خانم نکال دینگی - سنبل بلا تو لا گمانی خانم (خالہ سے) دیکھیے امی گمانی خانم باورچی خانے میں جھانکیں نہیں - اور میں کتنا کتنا کہہ آئی تھی -

خالہ - تمھاری یہ بہن منع کر آئی ہونگی - زبیدہ خانم کو بھی آنے سے ممانعت کر رہی تھیں -

گمانی خانم - مجھے کیا حکم ہے -

رقیہ - اتنا اتنا کہنے پر بھی تم بلانے پر آئی ہو - آخر وہاں تمھیں کیا کام تھا -

گمانی خانم - (بلقیس کی طرف دیکھکر) سرکار کے کپڑے دھو میں دے رہی تھی -

بلقیس - باجی یہ میرا قصور تھا - میں نے انھیں منع کر دیا تھا کہ باورچی خانے میں نہ آنا - ان کی عادت ہے کہ بیچ میں بول اٹھتی ہیں - اچھا زردہ نکالو -

زبیدہ خانم - (آکر) دسترخوان بچھ گیا - کون کون سی چیز لا رہی ہوں -

بلقیس - (بتا کے) قورمے قلیے کے پیالے - کباب کی تشتریاں اور پلاؤ کی پلیٹیں -

تھوڑی دیر مین سب دستر خوان چن دیا گیا - تو بلقیس رقیہ
دیے لیے ہوے آئین -
بلقیس - (آہستہ سے) جی تم سب سے کہو - کھانا تیار ہے
[illegible] سے چلیے -
رقیہ - تم نے دعوت کی ہو تمہین کہو -
بلقیس - نہین تم بڑی ہو - تم کہو -
رقیہ - مین نہین کہون گی - کہدون ؟ اس مین شرم کی کیا
بات ہے -
[illegible] - اسی سے تو کلکتہ والے لکھنؤ والون کو طعنے دیتے ہین
[illegible] اتنی بات کے کہدینے مین کہ چلیے دستر خوان بچھ گیا کیا
شرم ہے - کہ تم دونون مین سے کوئی راضی نہین ہوتا -

اعلان - باقی قصہ [illegible] سوم و حصۂ چہارم مین ناظرین کی خواہش پر پیش
کیا جائیگا - یہ حصہ [illegible] ختم کر دیا گیا -

جلد بھیجو - تمھارے کھانے کے اشتیاق میں آج کسی نے جا۔
کے ساتھ ناشتہ تک نہیں کیا -
مین - اور میرے شوق کی تو یہ حالت تھی - کہ مین شب کو
کھانا نہین کھاتا تھا - مگر امی جان نے زبردستی کھلا دیا -
والدہ - (مسکے) ای چل چھوٹے -
بلقیس - باجی دیکھتی ہو - ان کا بنانا (مجھ سے) بنائے جا
مین کچھ بولون ہی گی نہین - (رقیہ سے) لو باجی پلاؤ کی پلیٹیر
نکل چکیین - اب -
رقیہ - زردہ گمانی خانم نکال دینگی - سنبل بلا تو لا گمانی خانم
(خالہ سے) دیکھیے امی گمانی خانم باورچی خانے میں چھانکنے
نہین - اور مین کتنا کتنا کہہ آئی تھی -
خالہ - تمھاری یہ بہن منع کر آئی ہونگی - زبیدہ خانم کو بھی آنے کی
ممانعت کر رہی تھین -
گمانی خانم - مجھے کیا حکم ہو -
رقیہ - اتنا اتنا کہنے پر بھی تم بلانے پر آئی ہو - آخر وہان تمھین
کیا کام تھا -
گمانی خانم - (بلقیس کی طرف دیکھکر) سرکار کے کپڑے دھوپ
مین دے رہی تھی -
بلقیس - باجی یہ میرا قصور تھا - مین نے انھین منع کر دیا تھا
کہ باورچی خانے مین نہ آنا - ان کی عادت ہو کہ بیچ مین بولا کرتی
ہین - اچھا زردہ نکالو -
زبیدہ خانم - (آکر) دسترخوان بچھ گیا - کون کون سی چیز
[illegible]
بلقیس - (بتا کے) قورمے قلیے کے پیالے - کباب کی تشتریان
اور پلاؤ کی پلیٹین -

تھوڑی دیر میں سب دستر خوان چن دیا گیا - تو بلقیس بیگم [illegible] لیے بیٹھے ہیں -

[illegible] - [illegible] سے ، جی تم سب سے کہو - کھانا تیار ہے [illegible] سے کہ چلیے -

[illegible] - تم [illegible] عورت کی ہو - تمہیں کہو -

[illegible] - میں تو بڑی ہو - تم کہو -

[illegible] - میں نہیں کہوں گی - کہہ دو نہ - اس میں شرم کی کیا بات ہے -

[illegible] - اسی سے تو کلکتے والے لکھنؤ والوں کو طعنے دیتے ہیں [illegible] اسی بات سے کہ کہنے میں کہ چلیے دستر خوان چن گیا کیا شرم ہے - کہ تم دونوں میں سے کوئی ذرا سی [illegible] ہوتا -

---

اعلان - [illegible] حصہ سوم و حصہ چہارم [illegible] کی خواہش پہ پیش [illegible] کر دیا گیا -

نام کتاب	قیمت
[?]ار آستین۔ مؤلفہ بابو جوالا پرشاد صاحب برق بی اے سب جج	۸ر
[?]ر نامہ۔ مؤلفہ بابو جوالا پرشاد۔	۱۰ر
[?]دہنی۔ مترجمہ بابو جوالا پرشاد۔	[illegible]
[?]ن فوجدار۔ ترجمہ کتاب [?]ن کونٹ ڈی لامان جلد [?] دوم۔ یکجائی مترجمہ پنڈت [رت]ن ناتھ صاحب۔	[illegible]
ناول زیب النسا مصنفہ بابو [?]اجی داس صاحب بھارگو۔	[illegible]
شاہد رعنا۔ مترجمہ پنڈت دھرم نرائن	[illegible]
[فسا]نہ آزاد۔ کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب [سر]شار لکھنوی۔ یہ تمام ہندوستانی [زبا]ن میں ایک دلچسپ اور [م]شہور افسانہ ہے۔	[illegible]
[ا]ور متفرق جلدیں بھی برائے فروخت ذیل [میں د]رج ہیں۔	
۱۔ جلد اول۔	[illegible]
۲۔ جلد دوم۔	[illegible]
۳۔ جلد سوم۔	[illegible]
۴۔ جلد چہارم۔	[illegible]
سیر کہسار۔ کامل در دو جلد از پنڈت رتن ناتھ صاحب [?]	

نام کتاب	قیمت
[?] اس کتاب میں مضامین نصیحت کو افسانہ کے پیرایہ میں لائق مصنف نے ظاہر فرمایا ہے اور [ر]ئیسان خانہ کار اور اُن کے رفقائے غدار و مکار کا نمونہ ناظرین کے پیشکش کیا ہے ایک [ر]ئیس کی بیوقوفیاں اور مصاحبین کی لطف بیان نہایت خوب لکھی ہیں۔	[illegible]
جذبۂ عشق۔	[illegible]
جام سرشار۔ یا تصویر جس کا پہلے نام فسانہ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی مشہور ناول ہے۔	[illegible]
فریب حسن۔ ترجمہ ناول نوشت[ہ] آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست مہنگن ملی۔	[illegible]
ارنسٹ مالٹروورس۔	[illegible]
وینس کی شہزادی۔	۱۲ روپیہ
غریب الوطن۔	[illegible]
اسرار آصفیہ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب نگرامی۔	۵ روپیہ
ناول روز ایلمر[?]۔ مترجمہ	

نام کتاب	قیمت
منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی۔ حصہ اول	[illegible]
ایضاً حصہ دوم	[illegible]
خون ناحق۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب۔ اس میں علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے۔	[illegible]
دلستان مترجمہ ابو راجی داس صاحب ... اسکی بہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے۔	[illegible]
شہید جفا۔	[illegible]
ناول بیتا۔ دو جلد	[illegible]
فسانہ لارنس دو حصہ کامل۔	[illegible]
الف لیلہ اردو نثر۔ بطرز ناول مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب۔ اسمیں قصص راتوں کی ترتیب سے نمبروار درج ہیں جلد اول۔	[illegible]
ایضاً جلد دوم۔	[illegible]
راز عشق۔	[illegible]
گناہ بے لذت۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب۔	[illegible]
ستے پکڑے۔	[illegible]
اردو شکسپیر یعنی اردو ترجمہ	

نام کتاب	قیمت
کنگ لیر مترجمہ لالہ سیتا رام صاحب بی۔ اے۔ مجلد۔	۲
پولیس کی ایک شہر لوٹی۔ یہ ناول بھی ... معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے تصنیف کے وقت ہندوستانی مذاق کا خیال رکھا تھا	[illegible]
لعبت فرنگ مسمیٰ بہ افسانہ نادرہ حقیقت میں افسانہ ... کتاب ... اور جنرل ... منشی ... منشی رام نرائن صاحب نے ترجمہ فرمایا ... عبارت ہو اگر ... صاحب ملاحظہ فرمائیں ... کتاب ...	[illegible]
قصہ حاجی بابا اصفہانی۔ ترجمہ کتاب ایڈونچرز آف دی حاجی بابا آف اصفہان مصنفہ کپتان ... صاحب مشہور سیاح ممالک ایران مترجمہ منشی امراؤ مرزا حیرت دہلوی	[illegible]
ناول ... انگریزی ناول کا ترجمہ	[illegible]
جنگ ... مصنفہ سید ولایت حسین صاحب۔	[illegible]
چین و جاپان	[illegible]